صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیاتِ نور

مجموعۂ حمد ونعت، مناقب ومناجات

سیّدہ پروین زینب سروری

Aashna publication

بسم الله الرحمن الرحيم

آیاتِ نُور

سیّدہ پروین زینبؔ سروری

نام کتاب	:	آیاتِ نُور
از قلم	:	سیّدہ پروین زینبؔ سروری
سنِ اشاعت	:	2025ء
تزئین و ترتیب	:	کامران کریم کنڈی
تعداد	:	1,000

ملنے کا پتہ:

سیّدہ پروین زینبؔ سروری

مکان نمبر 32، گلی نمبر 63، ایف ٹین 3، اسلام آباد۔ پاکستان

http://www.facebook.com/parveen.sarwari

Aashna publication

پاک ٹاور، دوسری منزل، اُردو بازار لاہور

0300 9187575 / 0317 6756650

اِنتساب

بنامِ سیّدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا

اُن کی پاک ہستی پر ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں درُود و سلام

فہرست

مضامین

حمدِ باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

قطعات

مناقب

شروع ربِّ جلیل کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مضامین

عرضِ حال

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

معزز قارئین!

"آیاتِ نُور" میرا پانچواں حمدیہ اور نعتیہ مجموعہ آپ کے پیشِ نظر ہے۔ الحمدللہ امید ہے کہ یہ مجموعہ بھی آپ کے ذوق وشوق کی تسکین کا باعث بنے گا۔ انشااللہ

اس نعتیہ مجموعے میں پہلی مرتبہ میرا لکھا ہوا کچھ فارسی نعتیہ کلام اور کچھ نیم فارسی نعتیہ کلام بھی شامل ہے۔ قارئین کو پسند آئے گا۔ "آیاتِ نُور" کا نعتیہ اور حمدیہ کلام میں نے بہت محنت، شوق اور لگن سے لکھا ہے۔ دعا ہے کہ رب العزّت اور اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں اسے شرفِ قبولیت عطا ہو، آمین یارب العالمین، بجاہِ سیّد المرسلین و سیّد العالمین ﷺ اگر مجھے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اور اس کے حبیب ﷺ کی تائید ونصرت حاصل نہ ہوتی، تو میں یہ کتاب تو کیا ایک مصرع بھی نہ لکھ پاتی۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

الحمدللہ میرے تین نعتیہ مجموعوں کو صدارتی سیرت ایوارڈز سے نوازا جاچکا ہے۔ مجھے اپنے رب سے اُمید ہے کہ اس کتاب کو بھی صدارتی سیرت ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ انشااللہ

اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں برادرم ڈاکٹر فقیر جاوید احمد سروری قادری، جناب فیض الاسلام عرش ہاشمی صاحب اور جناب بابر حسین بابر صاحب کے قیمتی مشوروں اور آرا کا بھی کافی ہاتھ ہے۔ آپ تینوں معزّز شخصیات کی تازیست ممنون و شکرگزار رہوں گی۔

سیّدہ پروین زینؔب سروری

اسلام آباد

تبصرہ بر کلام سیّدہ پروین زینبؔ سروری

بارِ دگر مجھ جیسے کم علم اور بے بضاعت شخص سے فرمائش کی گئی کہ میں سیّدہ پروین زینبؔ سروری جیسی متنوّع صفات کی حامل عظیم المرتبت روحانی و عرفانی، علمی اور ادبی شخصیت اور قادر الکلام نعت گو کے شاعری وفنّی محاسن کا جائزہ لوں۔

آپ کے والدِ بزرگوار حضرت فقیر عبد المجید سروری قادری نے بھی دنیائے شعر و سُخن میں اپنی فِکر و نظر کے بڑے انمٹ نقوش ثبت فرمائے ہیں۔ سیّدہ پروین زینبؔ صاحبہ نے اس سلسلہ شعر وادب کو آگے بڑھاتے ہوئے میدانِ سُخن میں قدم رکھا اور بلندیوں کو چھُوا۔ اس لئے یہ کہنا بجا ہو گا کہ آپ کو فنِ نعت گوئی ورثے میں مِلا ہے۔

آپ کو اُردو اور فارسی دونوں زبانوں پر عالمانہ اور فاضلانہ دسترس حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی فِکر و نظر میں بلا کی گہرائی اور گیرائی جلوہ فگن ہے۔ نعتیہ شاعری آپ کا خاص میدانِ فِکر و عمل ہے۔ آپ نے اصلاحِ اُمّت، رُشد وہدایت اور سیرتِ طیّبہ کے اہم گوشوں کو اُجاگر کرنے کے لئے اب تک چار ضخیم مجموعے تصنیف فرمائے ہیں۔

آپ کا اسلوبِ نگارش انتہائی نکھرا اور ستھرا ہے۔ سلیس اور با محاورہ زبان میں اپنے مافی الضمیر کو قاری تک پہنچاتی ہیں۔ تفسیر اور احادیث کے حوالے جابجا آپ کی تصانیف میں بکثرت موجود ہیں۔

سیّدہ صاحبہ کی نعت نگاری روز و شب ارتقائی منازل طے کر رہی ہے۔ نعتیہ شاعری کے ضمن میں آپ نے لائقِ تحسین اور قابلِ ستائش خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے کم عرصہ میں نعتیہ ادب کو بہت سارا مواد عطا کیا ہے۔

آپ کا کلام عشق و محبّتِ رسول ﷺ کا گنجینہ ہونے کے ساتھ ساتھ فنی و شعری محاسن کا خزینہ بھی ہے۔ آپ نے جگہ جگہ بالکل اچھُوتے اور نرالے موضوعات کو پیش کیا ہے۔ آپ کی ردیفوں میں جدّت ہے۔ اشعار انتہائی مترنّم اور اندازِ بیان میں نُدرت و دِلکشی ہے۔ آپ کا نیا مجموعۂ حمد و نعت "آیاتِ نُور" ایک ایسا نُور ہے جس نے اپنی چمک دمک سے ہر کسی کو اپنے حصار میں لے لیا ہے۔ آپ نے جس سلیقے اور عمدگی سے "آیاتِ نُور" مرتّب اور شائع کی ہے، وہ یقیناً قابلِ تعریف ہے، معیار اور حُسنِ طباعت کے اعتبار سے بھی بے مثال ہے۔ آپ کی نعت کی تحریری قوس و قزح میں شامل چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

یہ رُخ، یہ خَد، یہ جبیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں
نہیں ہے تم سا حَسیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

جمال سے ترے سات آسماں ہوئے روشن
کہ تجھ سا ماہِ مبیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

جو متصل ہے خداوندِ ذُوالجلال کے ساتھ
وہ تم سا عرش نشیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

نیاز و عجز کا پیکر ہے تیری ذاتِ عُلا
کہ تجھ سا خاک نشیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

سیّدہ صاحبہ کی نعت کا نمایاں حُسن روانی کلام ہے۔ آپ کی سب نعتوں اور خصوصی طور پر طویل اور پسندیدہ نعتوں میں موسیقی اور ترنّم کی غیر معمولی لے دھیمی دھیمی روانی کے ساتھ واضح ہے۔ آپ اپنی نعتوں کی ہر ردیف بڑی توجہ سے سنوارتی ہیں، جس میں فنیّ طور پر ایک ترنّم اور فِکری طور پر معنویّت کا رنگ آجاتا ہے۔ آپ کی نعتوں کا رنگ نیا اور نرالا ہے۔ ردیف والی نعتیں اس حوالے سے دیدنی ہیں۔

جہاں کے پیشوا، رہبر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
ہیں جو بے مثل پیغمبرؐ، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

نظر کے سامنے ہو رُوح پرور سبز گنبد کا
دل آرا، دلنشیں منظر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

مدینے پر خدا کی رحمتوں کا، ابر ہے چھایا
تنی ہے نُور کی چادر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

اُنہی کا دم بھریں اور ذکر بھی ایسا کہ دل جھومے
کریں اکثر بچشمِ تر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

آپ کے ذہنی میلانات کا اندازہ آپ کی نئ تصنیف سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو اپنے خالق اور اپنے خالق کے محبوب ﷺ اور محبوبِ کائنات ﷺ سے کس درجہ لگاؤ ہے۔ "آیاتِ نُور" اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ سیّدہ صاحبہ کا انداز دیکھیے کیا خوب اور دلنواز ہے۔

تری عطاؤں کے امیدوار، ہم بھی ہیں
ترے کرم کے سدا خواستگار، ہم بھی ہیں

مکاں، زماں ہوئے تجھ پر نثار، ہم بھی ہیں
ترے محبّوں میں آفتا شمار، ہم بھی ہیں

نبیؐ کی حُرمت و عِصمت عزیز ہے رب کو
اِسی رَوِش کے سدا پاسدار، ہم بھی ہیں

ہے جن پہ فضل و کرم، سیّدؐ الوراتیرا
خدا کا شکر اُنہی میں، شمار ہم بھی ہیں

اللہ جلّ جلالہٗ نے سیّدہ زینبؔ کو بیدار دِل اور تابندہ ذہن سے نوازا ہے اور یہ ذہن و دِل کی پاکیزہ ہم آہنگی کا فیض ہے کہ آپ کی نعتوں سے سوز و گُداز اور ناز و نیاز کی دولت ملتی ہے۔ آپ کے اشعار میں رنگینیٔ حُسن کے ساتھ ساتھ سُوزِ دَروں کی آنچ بھی ہے۔ آپ کی نعت کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں کہ ان میں کتنا جذب و جان سپاری جھلکتی ہے۔

وہ جذبِ شوق مُحبّ کا، دکھائی دے مجھ کو
نظر نظر سے ہویدا، دکھائی دے مجھ کو

حبیبِؐ داورِ محشر کی، ہم نشینی میں
مہکتا طائرِ سِدرہ، دکھائی دے مجھ کو

کہیں پہ رحمتِ سرورؐ کا، سائباں دیکھوں
کہیں پہ فیض عطا کا، دکھائی دے مجھ کو

قرار ہے دلِ زینبؔ کا، آپؐ کی زیارت
یہی نجات کا رستہ، دکھائی دے مجھ کو

سیّدہ زینب سروری نعت و منقبت کا گہرا شعور رکھنے والی شاعرہ ہیں اور ادیبہ کے طور پر معروف اور زباں زدِ عام ہیں۔ آپ کا قلم جبرائیل علیہ السلام کے پروں کے مانند ہے، جو فضائلِ نعت میں اُڑتے ہوئے تھکتا نہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی فکری کائنات کو جِلا بخشی، اشعار میں نئی جدّت پیدا کی اور اپنی کیفیات اور محسوسات کو خوبصورت الفاظ میں بیان کیا۔ آپ کی اس نئی تخلیق "آیاتِ نُور" میں حُبّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شعورِ نعت موجزن نظر آتا ہے۔

دَہر کے روح و رواں، سَرور و سلطاںؐ ہیں وہی
قُراۃ العین، قرارِ دلِ حیراں ہیں وہی

وجہِ رعنائیٔ گُل، جانِ بہاراں ہیں وہی
آرزوئے دلِ یوسفؑ، شہِ خوباں ہیں وہی

شاہدِ عرشِ عُلا، صاحبِؐ قرآں ہیں وہی
نُور سے خالقِ اکبر کے، فروزاں ہیں وہی

جن کے دم سے، یہ تمام انجمن آرائی ہے
راحتِ قلب و جگر، رحمتِ یزداں ہیں وہی

آپ کے کلام میں عقیدت اور احترام کی فضا پائی جاتی ہے۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبّت اور عقیدت کا اظہار نمایاں ہے۔ آپ کے اشعار پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے ایک ایک لفظ باوضو ہو کر، اور ہر شعر احرام باندھ کر دہلیز مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چُوم کر لکھا ہے۔

آپ کے کلام میں ایسا فسُوں ہے اور ایک ایسی طِلسم نِگاری ہے کہ پڑھنے والے کو ایک نئے جہاں میں لے

جاتی ہے جو کیفیات اور احساسات کی نئی دنیاؤں سے رُوشناس کراتی ہے۔ آپ نے کائناتِ نعت میں نئی جِہات کو دریافت کیا ہے، اس میں سے چند روشن مثالیں:

یہ شان و شوکت و عظمت یہ جاہ، صاحبِ خیر ﷺ
یہ آن بان تری، واہ واہ، صاحبِ خیر ﷺ

کمال صُورت و سیرت، یہ مرتبت، سَطوت
فقط ہے آپؐ کی عالم پناہ، صاحبِ خیر ﷺ

تمھارے نُور سے روشن ہے کائنات تمام
تمھی سے دَہر کی ہے بَزم گاہ، صاحبِ خیر ﷺ

نہ سیم و زَر کی ہَوس ہے، نہ غیر سے مطلب
غلام پر ہو کرم کی نگاہ، صاحبِ خیر ﷺ

آپ کی نعت کے دامنِ صد رنگ میں اِبلاغ کی چاندنی الفاظ کے ظاہر ہی کو نہیں، بلکہ اس کے باطن کو بھی منوّر کر دیتی ہے۔ آپ کے کلام میں رنگ و نُور کی ایک نئی دنیا آباد ہے۔ رحمت کی بادِ بہاری چل رہی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے آسمان سے کہکشاؤں کے جھُرمٹ اُتر رہے ہوں۔ آپ کی نئی کتاب ایک گُلدستہ کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ نعتوں کا ایک ایسا گُلدستہ جس میں کئی قسم کے پھول اکٹھے ہوں، ہر ایک اپنی اپنی جگہ خوب سے خوب تر اور حسین سے حسین تر ہے۔ یہ اشعار آپ کے جذبِ دَروں کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ زباں و بیاں پر آپ کی گرفت اور حضور ﷺ سے آپ کی دلی وابستگی کے شاہد ہیں۔

دیارِ نُور کی دیکھی ہے شان، سب سے الگ
فضا نرالی، زمیں، آسمان، سب سے الگ

زِ عرش، فرش تلک آبشارِ نُور چلے
نگر ہے آپؐ کا جنّت نشان، سب سے الگ

ہے آرزو کہ دمِ آخریں ہو طیبہ میں
درِ حبیبؐ پہ نکلے یہ جان، سب سے الگ

سیّدہ صاحبہ گزشتہ ۱۰ سالوں سے نعتیہ کلام کہہ رہی ہیں۔ قدیم اور جدید روایات کے اِمتزاج سے آپ نے جو اُسلوب وضع کیا ہے وہ آپ کی الگ پہچان ہے۔ آپ کا لہجہ دھیما اور پُر تاثیر ہے اور گہری سے گہری بات نئی چمک دمک کے ساتھ ایسی دِلنشین اور دِلربا صُورت میں سامنے لاتی ہیں کہ دِل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ آپ کے کلام میں تازہ کاری کی جو دَھنک دِکھائی دیتی ہے وہ آپ کی فنِ نعت سے دِلی وابستگی کا مظہر ہے۔

روضۂ مصطفیٰ ﷺ ہے مرے سامنے — خُلد جلوہ نما ہے مرے سامنے
میری آنکھوں میں اِک جلوۂ دلنشیں — گنبدِ سبز کا ہے مرے سامنے
سائباں وادئ نُور میں چار سُو — رحمتوں کا تنا ہے مرے سامنے
پھر حسیں جالیاں ہیں مرے رُو برو — بابِ جنت کُھلا ہے مرے سامنے

آپ کی نعتوں میں تخلیقی شان پائی جاتی ہے اور آپ کا کلام جذبات کی غیر فانی بنیادوں پر اُستوار ہے۔ آپ کا مخصُوص کمال یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے اشعار میں رُوحانی فضا کا دِل آویز سماں باندھ دیا ہے۔

آپ کے اشعار میں مضامین اور الفاظ کا شِکُوہ نمایاں ہے۔ آپ کی نعتیں روشنی کی کِرنیں ہیں جو ہر طرف پھیلتی نظر آتی ہیں۔

آپ اپنی نعتوں میں الفاظ کا چناؤ بڑے سلیقے سے کرتی ہیں۔ آپ کے خیالات میں سنجید گی اور عُلو موجود ہے جو عظمتِ شانِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شانِ شایان ہے۔ آپ کا ہر شعر ذاتِ رسالت کے تقدس کا آئینہ دار ہے۔

آباد سجدہ گاہِ شبستاں ہے آپؐ سے
ایوان قلب و جاں کا، درخشاں ہے آپؐ سے

گلشن کی زیب و زینت و ساماں ہے آپؐ سے
گُل کی مہک، نگارِ گلستاں ہے آپؐ سے

روزِ ازل سے عشق، دلوں میں ہے آپؐ کا
منسوب بابِ عشق کا، عنواں ہے آپؐ سے

زینؔب نے مدح کی ہے، بڑے جذبِ شوق سے
ایک ایک حرفِ نعت، درخشاں ہے آپؐ سے

آپ کی نعتیں عشق و مَودّت کا بہترین اظہاریہ اور فِکر و فن کا عمدہ نمونہ ہیں۔ موضوعات کی رنگا رنگی، اسلوب کی تازہ کاری اور بحر کی کرشمہ سازی نے اِسے شہکار بنا دیا ہے۔ آپ کے اشعار آپ کے ذوق و شوق اور وسعتِ نگاہ کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ آپ کے کلام میں تازگی اور والہانہ پن ہے۔ آپ نہایت آسانی کے ساتھ تاثر سے بھرپور اور معنویّت سے لبریز شعر کہتی ہیں۔ آپ ایک سچی عاشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اور مومنۂ باصفاہیں، اِس لئے سیرتِ رسول ﷺ کے ہمہ رنگ واقعات اور صفاتِ رسول ﷺ کی ہمہ رنگ تجلیات نے آپ کی فِکر کو گیرائی اور گہرائی کی سرشاری بخشی ہے۔ ایک نعت کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں اور تازگی حرف و معنیٰ کا حِظ اُٹھایئے۔

دستِ کرم میں شاہؐ کے، رحمت کا نُور ہے
روشن جبیں پہ، مِہرِ نبوّت کا نُور ہے

ظلمت میں ہے جو، مثلِ مہ و مِہر ضَوفشاں
وہ سیّدُالورا ؐ کی، رِسالت کا نُور ہے

وجہِ قرار، ہستیٔ تاباں ہے آپؐ کی
اِلہام قلب و جاں پہ، سکینت کا نُور ہے

آپ کی ہر نعت ایک معطّر جھونکا ہے جو فضاؤں کو لطافت بخشتا ہے۔ نعت آپ کے لئے قبلۂ محبّت، طریقۂ تحدیثِ نعمت اور قرینۂ اظہارِ نسبت ہے۔ آپ کے نعتیہ اشعار نئی منزلوں کی سَمت نمائی کر رہے ہیں۔ ایسی پاکیزہ فکری، خوش سلیقگی اور حرف و بیان کی روشنی تخلیقِ نعت کی مِعراج تصوّر کی جاتی ہے۔

آپ نے فارسی میں بھی نہایت رواں، سادہ اور سلیس اشعار لکھے ہیں۔ آپ کے کلام سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی جھرنا روانی کے ساتھ بہہ رہا ہو۔ آپ کی فارسی نعت میں بیان کی نُدرت، مستعارات کی رنگارنگی، جدید تراکیب کی لطافت اور بحُور کا ترنّم بدرجۂ کمال ملتا ہے۔ چند اشعار ہدیۂ ناظرین ہیں۔

رحمتِ ربِ دو جہان توئی ﷺ   گلشنِ زیست را اَمان توئی ﷺ

من کُجا دیدِ تو کُجا مولا　　من زمینم و آسمان توئی ﷺ
پَرتوِ نُورِ کبریا ہستی　　خاتم و میرِ مُرسلان توئی ﷺ
زینبؔ پُرخطا، ترے قرباں　　من گدا، شاہِ دو جہان توئی ﷺ

سیّدہ صاحبہ کی پرورش اور پرداخت جس فضا میں ہوئی اس میں دین و دنیا، مذہب و تصوّف، اخلاق حَسَنہ، رواداری اور غم گساری کی قدریں بہت نمایاں ہیں۔ آپ کے خاندان میں کئی نسلوں سے احسان و سلوک اور روحانی و خانقاہی روایتوں سے وابستگی کا سلسلہ جاری ہے۔

سیّدہ صاحبہ کی نعت نگاری کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کے اشعار سے آپ کے عقیدہ و عقیدت، مذہب و مَشرَب، مَسلک و مَوقِف اور مقصدِ حیات پر روشنی پڑتی ہے۔ آپ کی نعتوں کا مطالعہ کرنے کے بعد عظمتِ رسولِ اکرم ﷺ، اختیاراتِ مصطفٰے ﷺ اور خصائصِ نبوّت کے تعلق سے آپ کی فکری رویّہ کی سَمت اور جہت کا پتہ چلتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سیّدہ پروین زینبؔ سروری کی عمر اور توفیقات میں برکت عطا فرمائے اور اُن کی مدحتِ رسول ﷺ کو قبول فرما کر اِنہیں دارین کے فوز و فلاح سے نوازے۔

آمین بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ

دعا گو

فقیر ڈاکٹر جاوید احمد سروری قادری

ورجینیا، امریکہ

لہجۂ قال و آہنگِ حال کی شاعری

کسی بھی متکلم کے کلام میں دو پہلو ہیں:

۱۔ پہلوئے قال ۲۔ پہلوئے حال

۱۔ پہلوئے قال

قال کا تعلق فقط احوالِ ظاہر سے ہوتا ہے، جہاں متکلم کا مشاہدۂ ذات مظاہرِ کونیہ تک ہی محدود رہتا ہے۔ اس مقام پر متکلم کے الفاظ صرف ابلاغ کی زنجیر سے بندھے رہتے ہیں۔ یہاں بھی تفہیم و تعلیم کے لئے دو اُمور اس کے کلام و بیان کا حصہ بنتے ہیں۔

- وہ جن چیزوں کو جیسا دیکھتا ہے، ان کو ویسا ہی بیان کرتا ہے۔
- وہ جن چیزوں کو دیکھتا ہے، ان کو بیان کرنے میں دوسرے مظاہر کے ساتھ تشبیہ و تمثیل کے ذریعے اظہارِ بیان تک لاتا ہے۔

پہلی قسم کو کلامِ عام جبکہ دوسری قسم کو کلامِ خاص سے تعبیر کیا جاتا ہے، کیونکہ قسمِ ثانی میں وہ اپنے مافی الضمیر کے لئے ایسے الفاظ اور ایسی تراکیب کا سہارا لیتا ہے جن کا تعلق معانی و بیان اور بدیع کے ادبی زاویوں سے مربوط ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قسمِ ثانی سے متعلق کلام کو اس کی ادبی مہارست و ممارست پر بطورِ حجت پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن ایسے کلام ذوق کی سطحِ ظاہر پر اگرچہ نظّارۂ سبزۂ نورستہ کی دعوت تو دیتے ہیں، مگر ان میں وہ کیفیت و لطافت نہیں ہوتی کہ جس کی وجہ سے گریبان چاک ہو جائیں یا آنکھیں پانی بہائیں یا دل و جگر پھٹ جائیں یا ہوش و حواس جاتے رہیں یا پھر وجدان کے ریگ ہائے

خشک سے عقلوں کو سیر اب کرنے والے چشمے پھوٹ پڑیں۔

۲۔ پہلوئے حال

یہ مقام وارداتِ غیبیہ کے تکثّر و تنوّع سے عبارت ہے۔ یہاں متکلم بعض اوقات ہوش و حواس کے دائرے کو توڑ بیٹھتا ہے اور کیفِ سُکر کی وجہ سے پابندِ پاسِ قیوداتِ شعر و شرع نہیں رہتا۔ وہ نظارۂ جمالِ محبوب کے تصوّرِ نظری و بدیہی کے شوق اور طلب میں استغراق و فنا کے مقامات و مراتب کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھ پاتا۔ لیکن پھر بھی اس کے ایسے کلام کو جب بھی کوئی باہوش و باذوق عقل دیکھتی ہے تو اپنے تخیلات و ادراکات میں ایک ہلچل ضرور محسوس کرتی ہے۔ جیسا کہ اقبال کا یہ شعر اسی کی عکاسی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

میری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں
غلغلہ ہائے الاماں بتکدۂ صفات میں

حال وہ مقام ہے جہاں ہوش و حواس میں رہنا ہی سرخ رُوئی کی دلیل ہے۔ یہاں منصوری سے زیادہ جنیدی کارآمد ہے۔

جب کوئی متکلم کلام کہتے ہوئے ہوش میں بھی رہے اور وارداتِ غیبیہ کی لطافتوں کو بھی تعلیمِ معانی سے پیوست رکھے تو ایسے کلاموں کی گونج ملاءِ اعلیٰ کے علاقوں میں بھی سنائی دیتی ہے اور ایسے متکلمین ان علاقوں میں اٹھنے والے غلغلۂ تحسین کو سُن بھی لیتے ہیں۔ ان کو اپنے وجودِ ظاہر کی خبر رہے نہ رہے لیکن ان کے ذوق و شوق پر ہوش کا پانی ضرور چڑھا رہتا ہے اور وہ اپنے سانچۂ روح کو طلب کے مقام پر جمائے رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جب تک طلب ہے تب تک ہوش قائم ہیں۔ پکار اٹھتے ہیں۔

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو
پھر دِکھا دے وہ رخ اے مہرِ فروزاں! ہم کو

محترمہ سیّدہ زینبؔ سروری صاحبہ کی شاعری قال و حال کی دونوں جہتوں کو محیط ہے۔ جہاں کیفِ قال ہے وہاں ظاہری استعارے، تشبیہیں، مجازات و کنایات، ایجاز و اطناب، اتصال و انفصال، صنائع و بدائع اور عروضی تجربات پورے اہتمام سے نظر آتے ہیں۔ تراکیب اور بندشیں اپنی تابانیوں کے سامنے سورج کو جھکنے پر مجبور کرتی نظر آتی ہیں۔

اور جہاں قلبی واردات کے معاملے اپنی گرہوں کو کھولتے دکھائی پڑتے ہیں تو وہاں نعتِ رسول ﷺ کے تقدّس کے مقامات کا پورا پورا لحاظ بھی محسوس ہوتا ہے۔ وہاں ایک باہوش عقل اور باذوق دل کلام کے قالی و حالی مرحلوں کو ایک ساتھ طے کرتے نظر آتے ہیں۔ میری رائے میں سیّدہ زینبؔ سروری شاعرات (اور بالعموم شعرا کے بھی) معاصر منظرنامے پر ایک ایسی الگ حیثیت و منفرد شناخت رکھنے والی ادبی شخصیت ہیں جنھیں اُردو تقدیسی ادب میں ہمیشہ بطور حوالہ یاد رکھا جائے گا۔

سیّد مقصود علی شاہ

انگلینڈ

آیاتِ نُور پر ایک اجمالی نظر

محترمہ سیّدہ پروین زینبؔ سروری کا مجموعہ "آیاتِ نُور" حمد، نعت اور مناقب پر مشتمل ہے۔ بیک وقت تقدیسی شاعری کی سبھی اصناف سے ان کی دل بستگی ظاہر کرتی ہے کہ اللہ، رسول اور آلِ رسول ﷺ کی محبّت نے ان کی تخلیقی فِکر کا احاطہ کر رکھا ہے اور ایمان کی قوّت نقطۂ پرکار کا کام دے رہی ہے۔ اطاعت اور بندگی کا شعور، عشقِ رسول ﷺ کا جذبہ اور وابستگانِ رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا اِدراک، یہ سبھی عناصر ان کی سوچ میں متسلسل ہیں۔ ان کے بیشتر اشعار مذہبی ماخذات کے مطالعے پر مبنی ہیں۔ تلمیحات اور دیگر تلازمات سے اس کی گواہی ملتی ہے۔ فنی اعتبار سے اس مجموعے کی اہم خوبی منفرد ردیفوں کا استعمال ہے۔ بعض طویل ردیفیں مثلاً۔ سیّدی نہیں ہے کہیں / سب سے الگ / صاحب خیر / بچشمِ نم / آپ کی دہلیز پر / دکھائی دے مجھ کو / اور مختصرًا۔ من / لاثانی / توئی / جیسی ردیفوں نے معنی آفرینی اور فضا سازی کو تقویت دی ہے۔ بعض مقامات پر استفہامیہ ردیفوں سے بھی تاثر پیدا کیا ہے۔ وضع تراکیب میں سیّدہ زینبؔ سروری بڑی توجہ اور دلچسپی رکھتی ہیں۔ کہیں لفظوں کا اتصال نئے ڈھنگ سے ہے، کہیں مانوس لفظوں کا استعمال ایسی نُدرت سے کیا ہے جس میں چکاچوند کے بجائے لطافت ظاہر ہوتی ہے۔ غیر مردف کلام میں یہی چاشنی قوافی کے انتخاب سے پیدا ہو گئی ہے۔ سادہ اور رواں انداز نے بیشتر نعتوں میں ترنّم کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ متنوّع ہیئتیں بھی استعمال کی ہیں، نیز فارسی کلام کی موجودگی سے محترمہ کے وسعتِ علمی اور ذوقِ مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ سیّدہ زینبؔ ان

ایمان والوں میں سے ہیں جو اطاعتِ رسول ﷺ کو اپنے لئے لازمی اور وجہِ افتخار سمجھتے ہیں۔ اسی احساس نے انہیں حق آشنائی، اطمینانِ قلب، اور یقین کی دولت عطا کی ہے۔ خود انھی کے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جمالِ مصطفےٰ ﷺ سے ان کی روح نہال ہے اور انھوں نے مِدحتِ سرکار ﷺ کی خاطر خدا سے کیف و جذب و شوق اور روح پرور خیال مانگ لیا ہے۔ زہے نصیب

میں نعتیہ ادب میں ان کے تخلیقی وفور اور جذبۂ صادق کا اشاریہ بن کر سامنے آنے والی اس تازہ کتاب کی اشاعت پر ان کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کی توفیقات میں مزید اضافوں کے لئے دعا گو ہوں۔

صبیح رحمانی

آیاتِ نُور کا تفصیلی جائزہ

"آیاتِ نُور" سیّدہ زینبؔ سروری کا تازہ مجموعۂ نعت ہے۔ اِس سے پہلے بھی اُن کی نعتیہ کتب "تسبیحِ نُور"، "حریمِ نُور"، "قندیلِ نُور" اور "تعبیرِ نُور" چھپ کر نعت دانوں سے داد وصول کر چکی ہیں۔ خواتین میں نعتِ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روایت کا سراغ آپؐ کی حیاتِ مبارکہ ہی سے ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

آپؐ کی والدۂ ماجدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے چند اشعار جو آپؐ کی مدح میں کہے گئے ان اوّلین نمونۂ نعت میں شمار کیے جاسکتے ہیں جنہیں خواتین نے لکھا۔ سفرِ ہجرتِ مدینہ میں اُم مَعبدؓ کا کہا ہُوا سراپائے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی نثر میں ہونے کے باوجود نعت کا عمدہ نمونہ ہے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفاتِ مبارک پر صحابۂ کرامؓ کی طرح صحابیاتؓ نے بھی شعروں میں رثائی جذبات و خیالات کا اظہار کیا۔ جنابِ عائشہ، جنابِ فاطمہ، جنابِ صفیہ اور جنابِ عاتکہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے کہے ہوئے مختصر مرثیے نعتِ صحابیاتؓ کے مطالعہ میں ایک خاص حیثیت رکھتے ہیں۔ نعت کے موضوع میں وفاتِ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر مرثیہ کا نِسائی اظہار درد انگیز اور موثر ہے۔ عہدِ مابعدِ صحابہ میں بھی چند خواتین کے نعتیہ نمونے ملتے ہیں جن میں سعدونہ بنت عصام کا نام قابلِ ذکر ہے۔ اِمام یوسف بن اسماعیل نبہانی نے اپنے نعتیہ انتخاب "المجموعه النبهانیه فی المدائح النبویه" میں اُن کا نمونۂ کلام دیا ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد خصوصاً گزشتہ صدی کے آخری رُبع میں جہاں نعتیہ ادب نے تخلیق، تنقید، تحقیق

اور ترتیب و انتخاب وغیرہ میں ہمہ پہلو ترقی کی وہاں خواتین کی نعتیہ شاعری میں بھی اضافہ ہُوا۔ یہ اضافہ مقدار اور معیار دونوں حوالوں سے ہُوا، اگر گزشتہ پچاس سالوں میں خواتین کے نعتیہ ادب کا گوشوارہ بنائیں تو ہمیں اس میں عشرہ بہ عشرہ ترقی نظر آئے گی۔

اُردو میں نعت گو خواتین کی تعداد سینکڑوں میں نظر آئے گی، ان میں تین طرح کی شاعرات ہیں۔

۱۔ جنھوں نے شعری ادب کے ساتھ کبھی کبھار نعت بھی لکھی۔

۲۔ جن شاعرات نے اکثر نعت لکھی اور جن کے ایک دو نعتیہ مجموعے شائع ہوئے۔

۳۔ وہ شاعرات جن کا نعتِ رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ تخلیقی رابطہ مسلسل رہا اور جنھوں نے متعدد نعتیہ مجموعے لکھے اور جن کا غالب تخلیقی روّیہ نعت کا ہے۔

سیّدہ زینؔب سروری کا تعلق شاعروں کی تیسری قسم سے ہے۔ نعت کی صنف سے اُن کا رابطہ جز وقتی نہیں ہمہ وقتی ہے۔ اس صنف سے اُن کی رغبت مسلسل ہے اور کئی عشروں پر محیط ہے۔ ان کے نعتیہ اثاثے کو بیک نظر دیکھیں تو حیرت و مسرّت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ حیرت اِس بات پر کہ وہ خاتون ہوتے ہوئے اس صنف سے کیسا گہرا انسلاک رکھتی ہیں اور مسرّت اس بات پر کہ یہ انسلاک فطری اور تخلیقی ہے، ہمہ پہلو اور ہمہ وقتی ہے، بے ریائی کا مظہر اور بے لوثی کا عکاس ہے۔

ہمارے معاشرے میں مرد حضرات ادبی حلقوں اور مشاعروں میں آتے جاتے ہیں اور اُن کا دوسرے شاعروں سے مسلسل رابطہ اُن کے تخلیقی شوق میں محرّک ثابت ہوتا ہے۔ وہ اپنے حلقۂ احباب سے رابطے کے سبب فِکر و فن کے نئے نئے پیراؤں کے بارے میں سیکھتے رہتے ہیں، لیکن خواتین خصوصاً

سیّدہ زینبؔ سروری جیسی خاتون (جو ادبی حلقوں اور مشاعروں سے دُور اپنی تخلیقی تنہائیوں میں سرگرمِ کار رہتی ہیں) کسی شاعرہ کا نعت سے ایسا مستقل رابطہ انوکھی بات ہے، اسی لئے ان کی قوّتِ کار اور اثاثہ تخلیق دیکھتے ہوئے حیرت کے ساتھ مسرّت بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے خاتون ہوتے ہوئے نعت کی مبارک صنف سے اپنے آپ کو نمایاں حد تک وابستہ رکھا اور اِس صنف میں مقدار اور معیار دونوں حوالوں سے اپنی مہارت کا ثبوت دیا۔

"آیاتِ نُور" اُن کی تازہ تصنیف (چند نعت پاروں کے علاوہ) غزل کی صنف پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعۂ نعت ایک بھرپور مجموعہ ہے جو ۳۴۰ صفحات اور تقریباً ڈیڑھ سو تخلیقات پر مشتمل کتاب ہے۔ آج کل چھپنے والے نعتیہ مجموعوں میں "آیاتِ نُور" کا پہلا تاثر زینبؔ کے نعت پاروں کی ضخامت کے احساس سے ہوتا ہے جو اِن کے تخلیقی وفُور کی علامت ہے۔ اُن کے پہلے شعری مجموعے بھی ضخامت کے اعتبار سے اہم ہیں مگر "آیاتِ نُور" اُن کے مقابلے میں زیادہ نمایاں ہے۔

"آیاتِ نُور" کا جائزہ اس کے تخلیقی پیرائے کی روشنی میں کیا جائے، تو سب سے پہلے غزل کی ہیئت میں لکھی گئی نعتوں میں وفورِ جذبات سے ہوتا ہے۔ ان جذبات میں حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ، آپؐ کے فضائلِ حمیدہ، کردار مبارک، اہلِ بیتؓ، صحابۂ کرامؓ، آپؐ کا شہر مبارک، آپؐ سے وابستہ اور دوسرے مناسبات سارے زینبؔ کی نعتیہ شاعری کا حصہ بنے۔

"آیاتِ نُور" کی ترتیب شائستگی کی مظہر ہے۔ اس میں حسبِ روایت حمد باری تعالیٰ، مناجات اور نعتیہ کلام کے ساتھ مناقب کے حصے بھی ہیں۔ یوں نعت کے ساتھ کم و بیش دوسرے ضروری اور ذیلی موضوعات کے بارے میں بھی سیّدہ زینبؔ سروری کی منظومات کے نمونے موجود ہیں۔ مثلاً اُن کی حمد

کے یہ نعت پارے دیکھئے:

پڑا سجدے میں سر ہو اور زباں حمد و ثنا سے تر
جبیں پر نقش رہ جائے، ہو یوں سجدہ ادا تیرا

مشیّت پر تری راضی رہیں گے، عمر بھر یا رب!
نہ دے ایسی زباں ہم کو، کرے شکوہ ذرا تیرا

زباں کھولیں اگر حالات کے مارے، نہیں اچھا
زمانے کا گِلا کرنا، خدایا ہے گِلا تیرا

آنکھوں میں گر آ جائے، تری یاد سے آنسو
بندے کے لئے بس وہی، جنت کا ثمر ہے

اُن کی نعتوں میں غِنائیت کے ساتھ مُحاکات کا رنگ بھی نمایاں ہے۔ ان میں ردیف و قافیہ کے نظام نے جو خوش آہنگی پیدا کی ہے وہ پُر تاثیر ہے۔ اس تاثیر کی وجہ وہ مظاہر اور تماثیل بھی ہیں جنھوں نے ان شعروں میں دیگر محاسن کو برتا ہے۔ یہ مثالیں دیکھئے:

فَضا میں خوشبو رچی ہوئی ہے، عجب ہے منظر، وہ آ گئے ہیں
فلک سے فرشِ زمیں تلک ہے ضیا سراسر، وہ آ گئے ہیں

آپ ﷺ کے روضے پہ دل کی، کیفیت کچھ اور ہے
منبر و محراب و دَر کی، تمکنت کچھ اور ہے

جہاں کے پیشوا، رہبر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
ہیں جو بے مثل پیغمبرؐ، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

یہ رُخ، یہ خَد، یہ جبیں، سیّدیﷺ نہیں ہے کہیں
نہیں ہے تم سا حسیں، سیّدیﷺ نہیں ہے کہیں

اسی طرح ان کی بعض نظمیں "غزلِ مسلسل" کی صنف میں ہیں یعنی طویل یک موضوعاتی نعتیں۔ اس کا ایک نمونہ طویل نعت کی صورت میں ہے جو (۱۹) اشعار پر مشتمل ہے، جس کا مطلع دیکھئے:

غریبم، دل فِگارَم، بے نَوایَم، سَرورِ عالمﷺ
زِ مدحِ تَو نِگارَم، مشکبارَم، سَرورِ عالمﷺ

سیّدہ زینؔب سروری کی نعتوں میں کم و بیش وہ تمام فنی محاسن موجود ہیں جو معاصر نعت گوئی میں پسندیدہ شمار ہوتے ہیں مثلاً:

۱۔ تازہ زمینیں ۲۔ تراکیب ۳۔ مُحاکات
۴۔ وفور ۵۔ کیف و گداز ۶۔ جذبات نگاری کے نمونے
۷۔ تاریخ ساز مصرعے ۸۔ مترنم اور خوش آہنگ بحریں

اِن خصوصیات کے نمونے اُن کے درج ذیل اشعار میں دیکھئے:

دلنشیں اُنؐ کا سراپا ہے، مری آنکھوں میں
وہ عرب کا گُلِ چیدہ ہے، مری آنکھوں میں

جو ہمہ وقت رہے، محوِ درُود اور سلام
وہ ترا چاہنے والا ہے، مری آنکھوں میں

عمر کٹ جائے مری، اُنؐ کی ثنا گوئی میں
اب کوئی کارِ جہاں، بارِ دِگر، یاد نہیں

دستِ کرم میں شاہؐ کے، رحمت کا نُور ہے
روشن جبیں پہ، مہرِ نبوّت کا نُور ہے

رودادِ غم انہی کو سنائیں، بچشمِ نم
اُن کو ہی زخم دل کے دکھائیں، بچشمِ نم

الفتِ پنجتن میں نہ آئے کمی
ہم درِ مصطفےٰ ﷺ پر، دُعا کر چلے

سیّدہ زینبؔ سروری کے اظہار کا تخصّص جو انہیں دوسری شاعرات ہی نہیں شاعروں سے بھی علاحدہ حیثیت کا حامل قرار دیتا ہے۔ اُن کی فارسی زبان سے آشنائی اور نعتوں میں اس کا استعمال، زینبؔ کی فارسی دوستی اُن کی نعتوں میں دو طرح سے ظاہر ہوئی۔ ایک تو اُن کی فارسی نعتوں کی صورت میں وہ اُردو کی نعتیہ شاعرات میں اس اعتبار سے مختلف ہیں کہ ان کے کلام میں کئی نعتیں اوّل تا آخر فارسی میں لکھی

گئی ہیں۔ دوسرے اُن کی اُردو نعتوں میں بھی جابجا فارسی زبان کے مصرعے مل جاتے ہیں جو اُن کی فارسی دانی کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

فارسی سے ان کی محبّت سطحی نہیں بلکہ اس سے کچھ آگے کی بات ہے۔ اُن کا فارسی لب و لہجہ 'سبک ہندی' (بلکہ اب اسے 'سبکِ پاکستانی' کہنا چاہیے) سے تعلق رکھتا ہے فی زمانہ جب فارسی کا چلن بڑی تیزی سے ختم ہوتا جارہا ہے فارسی میں کلام لکھنا اور اس میں بے تکلفی کا اظہار قابل توجہ ہے۔ اِن مطلع والی نعتوں میں سیّدہ زینبؔ کے چند نمونے دیکھئے:

غریبم، دل فِگارم، بے نوایم، سَرورِ عالم ﷺ
زِ مدحِ تو نِگارم، مشکبارم، سَرورِ عالم ﷺ

واقفِ سرِّ نہاں، اے کاشفِ اسرارِ حق!
اے شہِؐ دنیا و دیں! اے قافلہ سالارِ حق!

نغمۂ جاں فِزا، مصطفٰے مصطفٰے ﷺ
خوش ادا، خوشنوا، مصطفٰے مصطفٰے ﷺ

رحمتِ ربِ دو جہان توئی ﷺ
گلشنِ زیست را امان توئی ﷺ

من عزیم، خاکسارم، خواجۂ بطحا نظر کُن
بے نوایم، اشکبارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

سرورِ کون و مکاں، اے خواجۂ بطحا! توئی ﷺ
شاہدِ عرشِ معلّیٰ، برتر و بالا توئی ﷺ

اے اَنیسِ عاشقاں، اے مُحرم و غمخوارِ مَن!
شاہدِ عرشِ معلیٰ، سرور و سردارِ مَن

نعت کی صنف سے ان کی رغبت لائقِ تحسین ہے۔ انہوں نے اُردو نعت کو بہت کچھ دیا۔ ان کی کئی عشروں پر محیط نعت دوستی دوسری شاعرات بلکہ اکثر شاعروں کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ نعت سے ان کی وابستگی بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اس صنف کو جس توجہ اور جذب کے ساتھ اپنایا ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی نشاندہی کی گئی ہے، یہ نعت سے اُن کی فطری محبّت کا ثبوت ہے۔ نعت کی صنف، ذوقِ نعت نگاری، سعیِ نعت، نعت کے تخلیقی وفور اور اس سے اپنے گہرے ذوق کا انہوں نے جابجا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ شعر دیکھئے:

اشک آنکھوں میں امڈتے ہیں ثنا سے پہلے
ذکر کرتے ہیں ترا، وقتِ دعا سے پہلے

دن نکلتا ہے، خدائے لم یزل کے ذکر سے
شب نہ گزرے جب تلک، کرلیں نہ مِدحت آپؐ کی

محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت لکھنا
ہے میری زندگی بھر کی کمائی

کیجیے اشکوں کی شبنم سے وضو، اِس کا مُدام
پھر قلم سے نعت، کاغذ پر اُتارا کیجیے

سیّدہ زینبؔ سروری کے فن کا ایک کمال اُن کے تخلیقی وفور کے حامل مصرعے ہیں جو شعر کے سیاق و سباق میں تو اپنے معنی اجاگر کرتے ہیں لیکن اِس سیاق وسباق سے ہٹ کر بھی اپنا جداگانہ اعتبار اور وقار قائم کرتے ہیں۔ آج کل وطنِ عزیز میں شہر شہر میں طرحی نعتیہ مشاعرے ہو رہے ہیں۔ ان کے منتظمین کو ایسے مصرعوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔ ان مصرعوں کے معنوی امکان کے پیشِ نظر ان کی حیثیت ضرب المثل سی محسوس ہوتی ہے۔ یہ مصرعے دیکھیے:

ع ثنا اَلْحَمْد سے وَالنَّاس تک، یوں تو نے فرمائی

ع نغمۂ اہلِ توحید یاں حمد ہے

ع تو رؤف بھی، تو رحیم بھی، تو علیم ہے، تو خبیر ہے

ع مری حمد گوئی کا سلسلہ، ترے دستِ غیب کی ہے عطا

ع ہیں خدا کے نام کی برکتیں، ہے اُسی کے نام سے روشنی

ع اَشکوں سے رقم کی ہے، تری حمد خدایا!

ع سرِ حشر اُمّتِ مصطفیٰ ﷺ، پہ کرم رہے گا بڑا اترا

ع تری رحمتوں، تری برکتوں، تری نعمتوں کا شمار کیا

ع ایک اِک حدیثِ پاک ہے، تفسیرِ بندگی

ع جو رسولؐ آخری ہے، وہی فخرِ آدمی ہے

ع خیر ہو طیبہ کی گلیوں اور کوچوں کی مُدام

ع بعد اَز خدا بڑی ہے، شہِؐ دوسرا کی ذات

ع عشقِ پنج تن سے ہی، میرے دِل کا آئینہ

سیّدہ زینبؔ سروری کے ہاں تراکیب کا اسلوب بھی توجہ طلب ہے۔ انہوں نے معروف تراکیب کے ساتھ کچھ تازہ تراکیب بھی وضع کی ہیں جو اُن کے نعتیہ جذبات کے اظہار میں شائستگی سے استعمال ہو کر مفاہیم کو زیادہ واضح کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ ایسی کچھ تراکیب ملاحظہ ہوں:

- اَرحَمُ الراحمین، قادرِ مطلق، سمیع الدُعا، مجیب الدُعا، خالقِ اکبر جَلّ جَلالُہٗ
- ذاتِ عُلا، شاہِ اَبرار، قرارِ جاں، پیمبرِ آخریں، کنزِ خیر، نبیٔ رحمت، پیشوائے دَہر، مہرِ منیر، ساقیٔ کوثر، رشکِ دوجہاں، کنزِ رحمت، سلطانِ جاں، مسیحائے اُمم، شہِ ابرار، قسیمِ کرم، طُورِ یقیں، مشعلِ ہدایت، شفیعِ روزِ جزا، سیّد الخیرُ البشر، صاحبِ جُود و سخا، محرمِ اَسرارِ حق، وجہِ تخلیقِ خَلائق، رُوحِ گلشنِ ہستی، مقتدائے صفِ انبیا، قاسمِ کنزِ کرم، کنزِ نُورِ رحمت، مشعلِ

بزمِ ہُدیٰ، صاحبِ جاہ و حَشم، ساقیٔ عرصۂ محشر، درمانِ دلِ شیدا، نُورِ ہادیٔ حق ﷺ

- دیدِ مصطفیٰ ﷺ، درِ مصطفیٰ ﷺ، مُشکِ ذکرِ احمد ﷺ، راہِ عشقِ سرورِ دیں، عشقِ شہؐ دیں، مرسلینِ حق، بندگانِ خدا، بادۂ وحدتِ حق، جادۂ حق، ردائے رحمتِ رحماں، بادشاہانِ جہانِ آب و گل، مطلعِ انوارِ لم یزل، دیارِ نُور، دستِ غیب، سرِ تسلیم، غنچۂ دِل، وردِ زباں، راحتِ سرمدی، نگاہِ التفات، صمیمِ قلب، راہِ ہدایت، بارِ دِگر، سرِ نیاز، قلبِ مُضطر، حیطۂ الفاظ، محرومیٔ حیات، کتابِ نُور، قلبِ مُنیب، مسحُور کُن، درگہِ انوار، وَرُودِ نُور، حیطۂ تحریر، درگہِ نُور، ہجرِ شہرِ نُور، دلِ زرنگارِ من، اندیشہ ہائے روزگار، صورتِ ارضِ خُلدِ بریں وغیرہ وغیرہ۔

سیّدہ زینبؔ سروری آج کے نعتیہ منظرنامے کی ایک اہم شاعرہ ہیں، ایسی شاعرہ جنہوں نے نعت نگاری کو رسمی طور پر نہیں اپنایا۔ نعت نگاری اُن کی مدحت شعار طبیعت اور وِلا پرور مزاج کی آئینہ دار ہے۔ نعت اُن کے محبّتِ رسول ﷺ کا ذریعہ ہی نہیں، اُن کی ذاتِ رسالت مآب ﷺ سے سچی محبّت کا اظہار بھی ہے۔ نعت سے اُن کا انسلاک اتنا گہرا اور قابلِ رشک ہے کہ اُن کے وفورِ جذبات کو دیکھ کر اُن کے قاری کو مسرّت ہوتی ہے۔ فی زمانہ نعت نے فکری و فنّی طور پر بہت سے مرحلے طے کر لئے ہیں خصوصاً نعت کے مضامین و موضوعات میں تازہ کاری کی روایت اپنی جگہ بنا رہی ہے۔ زینبؔ کے یہ نعتیہ اشعار دیکھئے جو تازہ کاری کے ترجمان ہیں:

تو شہؐ کی نعت لکھے، زیرِ خاک بھی زینبؔ
وہاں خیال کی پائے اُڑان، سب سے الگ

تیز تر چلتی ہوا سے، ہے سخنا بڑھ کر تری
صاحبِ لطف و کرم، اے قافلہ سالارِ مَن!

عاشقوں کی خَلوتِ جاں میں ہے، جَلوت آپؐ کی
ہر زمانہ آپؐ کا، ہر ایک ساعت آپؐ کی

وہؐ دستِ کرم ہم سے اُٹھائیں، نہیں ممکن
ہم آپؐ سے رُخ پھیر کے جائیں، نہیں ممکن

نسبتِ شہ دیں سے، زندگی فروزاں ہے
ماہ و سال، روز و شب، ہر صدی فروزاں ہے

مجھے یقین ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ زینبؔ کی نعت نگاری میں فکری اور موضوعاتی تازہ کاری مزید اپنی جڑ پکڑے گی اور ان کے آنے والے مجموعہ ہائے نعت ایک جست نما تبدیلی کی نقیب ہوں گے۔

نعت سے ان کی محبّت اُن کے مجموعہ ہائے نعت کے اشاعتی مراحل میں بھی جلوہ گر ہوئی ہے۔ ان کے سارے مجموعے جس اہتمام اور خوبصورتی سے شائع ہوئے ہیں، یہ بذاتِ خود قابلِ تحسین اور توجہ طلب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقاتِ نعت میں اضافہ فرمائے اور وہ ایسے کئی مزید نعتیہ مجموعے اُردو نعت کو عطا فرمائیں۔

آمین یارب العالمین

میں اپنے تاثرات اس رباعی پر ختم کرتا ہوں۔

نُوری جذبوں سے پُر سوغاتِ نُور
یہ نعتیں ہیں یا ہیں نغماتِ نُور
کیا خوب محبّت و عقیدت انداز
ہیں زینبؔ سروری کی 'آیاتِ نُور'

ریاض مجید
ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز
رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

میرے پیشِ نظر، کبریائی تری
اَرحم الرّاحمیں، ہے خدائی تری

حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

نہیں دُنیا و مافیہا میں کچھ بھی
اُسی کی ذات کی حمد و ثنا ہے

نوازے نعمتوں سے روز و شب وہ
مِرے عیبوں پہ پردہ ڈالتا ہے

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

اَزل تیرا، اَبد بھی، خالقِ اَرض و سما تیرا
خدایا عرشِ اَعظم بھی ترا، تحتُ الثریٰ تیرا

مسلسل پھیلتے سیّارگاں کا، کہکشاؤں کا
وَرا ہے فہم سے کونین کا، یہ سلسلہ تیرا

حقیقت تک پہنچنا تیری ہستی کی، نہیں ممکن
نہ ہاتھ آیا کبھی رازِ حقیقت کا، سرا تیرا

سرِ تسلیم خم ہے اے خدا! دربار میں تیرے
ترے یہ ناتواں بندے، کریں کیا حق ادا تیرا

خشیّت سے لرزتے ہونٹ، آنکھوں میں لئے آنسو
دُہائی دیں شکستہ دل، تجھے دیں واسطہ تیرا

پڑا سجدے میں سر ہو اور زباں حمد و ثنا سے تر
جبیں پر نقش رہ جائے، ہو یوں سجدہ ادا تیرا

غضب پر فضل بھاری ہے ترا، فرما دیا تو نے
سدا ہے عاصیوں پر بھی، کرم بے انتہا تیرا

نہیں نومید پُر تقصیر بندے، تیری رحمت سے
گنہگاروں پہ ہر دم ہے، درِ توبہ کُھلا تیرا

مشیّت پر تری راضی رہیں گے، عمر بھر یا رب!
نہ دے ایسی زباں ہم کو، کرے شکوہ ذرا تیرا

زباں کھولیں اگر حالات کے مارے، نہیں اچھا
زمانے کا گِلا کرنا، خدایا ہے گِلا تیرا

نہیں ہے بحرِ ہستی میں، کسی طوفاں کا ڈر ہم کو
سفینے کو کنارے پر لگائے، ناخدا تیرا

چلیں تو دوڑ کر آئے، تری رحمت ہمیں لینے
بُلائے ہر قدم لطف و کرم، میرے خدا تیرا

دیا روشن اسی میں کر دیا، اپنی مَودّت کا
اَجارہ ہر محبّ کے دل پہ ہے، مُحکم سدا تیرا

بِنا دیکھے ہی جانیں اور پہچانیں تجھے بندے
قریں ہے تُو رگِ جاں سے، مگر ڈھونڈیں پتہ تیرا

کرے جو شکر تیری نعمتوں کا بارہا، یا رَب!
بنا لاریب اُس کا دل، ٹھکانہ بَرملا تیرا

نہ جب تک حکم ہو تیرا، کوئی پتہ نہیں ہلتا
رہے گا ہر جگہ نافذ، جہاں میں فیصلہ تیرا

ثنا اَلْحَمْد سے وَالنَّاس تک، یوں تو نے فرمائی
کہ منظورِ نظر ہے بے نہایت، مصطفےٰ ﷺ تیرا

رہے وِردِ زباں اَللہ، لِلّٰہ، ھُو، لَہٗ، زینبؔ
یہی تو اسمِ اعظم ہے، یہ اسمِ بے بہا تیرا

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

خالقِ ارض و سما ہے، مہرباں میرا خدا
لائقِ حمد و ثنا ہے، مہرباں میرا خدا

جَلوتوں میں جابجا ہے، مہرباں میرا خدا
خَلوتوں میں بَرملا ہے، مہرباں میرا خدا

بالیقیں مشکل کشا ہے، مہرباں میرا خدا
ہاں وہی حاجت روا ہے، مہرباں میرا خدا

بادشاہانِ جہانِ آب و گِل ہیں بے ثبات
اَز تغیّر ماوَرا ہے، مہرباں میرا خدا

روح پرور ہر نظارے میں وہی ہے جلوہ گر
ایک اک دل میں بسا ہے، مہرباں میرا خدا

باعثِ تسکینِ روح و جاں ہے اُس کی بندگی
عاشقوں کا مُدّعا ہے، مہرباں میرا خدا

عارفین و مخلصیں پر وہ نگاہِ اِلتفات
بے نہایت ڈالتا ہے، مہرباں میرا خدا

خالق و رازق ہے اپنی، ایک اک مخلوق کا
ہاں وہی اِک بادشہ ہے، مہرباں میرا خدا

عیب سب کے ڈھانپتا ہے، بالیقیں ستّار ہے
عَفو خُو بے انتہا ہے، مہرباں میرا خدا

جو صمیمِ قلب سے مانگیں صراطِ مستقیم
ایک اک کا رہنما ہے، مہرباں میرا خدا

رحمتیں وہ برکتیں بھی، نعمتیں، خیرِ کثیر
ہر گھڑی برسا رہا ہے، مہرباں میرا خدا

قادرِ مطلق وہی، داتا وہی ہے کارساز
چاہتا سب کا بھلا ہے، مہرباں میرا خدا

سُن کے مظلوموں کی آہیں اور فریادیں شِتاب
فضل کرتا بے بہا ہے، مہرباں میرا خدا

رحمتوں کے باب کھولے اپنے بندوں پر سدا
دَرگُزر کرتا خطا ہے، مہرباں میرا خدا

ہر دکھی دل کا ہے درماں، چارہ گر، وہ چارہ ساز
ہاں وہی دیتا شِفا ہے، مہرباں میرا خدا

دل سے جب کوئی خطاؤں کی معافی مانگ لے
نیکیوں میں ڈھالتا ہے، مہرباں میرا خدا

وہ نہ لوٹائے تہی دامن کبھی زینبؔ مجھے
جو سدا سنتا دُعا ہے، مہرباں میرا خدا

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

میرے پیشِ نظر، کبریائی تری
اَرحم الرّاحمیں، ہے خدائی تری

تیری تخلیق، کون و مکاں، لامکاں
دَشت و کوہ و دَمن، یہ زمیں، آسماں

شَش جہت گونجتے ہیں، ترے ذکر سے
تیری ذاتِ عُلا ہے وَرا فِکر سے

آس کی لَو دِلوں میں جَلاتا ہے تُو
روشنی تیرگی میں دکھاتا ہے تُو

ایک اِک شے کے وردِ زباں حمد ہے
نغمۂ اہلِ توحید یاں حمد ہے

جن پہ دستِ کرم ہے ترا بے بَہا
ہیں وہ بے لوث بندے، ترے اے خدا!

قلب و جاں میں تُو مومن کے موجود ہے
ایک تیری رضا اُس کا مقصود ہے

تیرے مُجرم سے مانوس ہوتے نہیں
مِہر سے تیرے مایوس ہوتے نہیں

اے خدا! واسطہ شاہِؐ اَبرار کا
دل بدل دے سراپا گنہگار کا

تیرا بحرِ عطا ہے سدا جوش پر
ہے تری رحمتوں کی رِدا دوش پر

عارفیں کے دِلوں میں ہے تُو جلوہ گر
تجھ سے غافل نہیں کوئی اہلِ نظر

عہد کچھ نے نبھایا، اَزالہ کیا
کچھ نے آ کر جہاں میں خَسارہ کیا

شکر اللہ کا صُبح کر، شام کر
جس کا بندوں پہ ہے فضل، ہر گام پر

تجھ پہ اُس کا ہے زینبؔ کرم بے بہا
تیرا کوئی نہیں، اِک اُسی کے سِوا

حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

تو رؤف بھی، تو رحیم بھی، تو علیم ہے، تو خبیر ہے
ترے فضل کی کوئی حد نہیں، ترا خیر، خیرِ کثیر ہے

مرے حوصلے، مری ہمتیں، مری جُرأتیں ترے دَم سے ہیں
تری رحمتوں کے یہ سائباں، ہیں جو مجھ پہ، تیرے کرم سے ہیں

تری پاک ذات قدیم ہے، تو جلیل بھی، تو کریم بھی
رہیں سر بہ خم، ترے در پہ ہم، کہ تُو لایزال و عظیم بھی

تری یاد غنچۂ دل میں ہے، ترا ذکر وردِ زباں رہے
وہ ترے کرم سے جُدا نہیں، ترا بندہ چاہے جہاں رہے

تری یاد، رنج و الم سبھی، دلِ مضطرب سے نکال دے
مری فِکر کو وہ کمال دے، مرا حرف حرف اُجال دے

نہ یہاں کہیں، نہ وہاں کہیں، کوئی میرا تیرے سِوا نہیں
ترا شکر ہے کبھی میرا سر، کسی اور دَر پہ جھکا نہیں

ترے ذکر میں ہے قرارِ جاں، ہے اِسی میں راحتِ سرمدی
ملے اِنکسار و خشوع بھی، کہ ہو اَوج پر مری بندگی

پڑی جس پہ چشمِ کرم تری، اُسے پھر نہ اپنی رہی خبر
وہی خلد کا ہوا مستحق، جو مطیع ہے ترا سر بسر

مری حمد گوئی کا سلسلہ، ترے دستِ غیب کی ہے عطا
کوئی لفظ ایسا نہیں ملا، ترا شکر جس سے کریں ادا

تری ذات سے جو جڑا رہا، اُسے مشکلوں سے ملی اماں
وہ مصیبتوں سے رِہا ہوا، ترے ذکر میں ہے جو شادماں

تجھے ایسے بندوں سے پیار ہے، کریں اختیار جو راستی
جو قدم قدم پہ کریں خدایا، ترے حبیبؐ کی پیروی

ترے آسرے پہ جئیں یہاں، ترے آسرے پہ مریں یہاں
ترا پاس ہو جنہیں اے خدا! ترے نیک بندے جہاں جہاں

ہے سکوں قیام و سجود میں، ترے ذکر میں ہے میرا بھلا
اُسی راستے پہ مجھے چلا، جو پسند ہے تجھے اے خدا!

میں فقط ہوں زینبؔ پُر خطا، یہی اعتراف ہے بندگی
ہیں خدا کے نام کی برکتیں، ہے اُسی کے نام سے روشنی

حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

جس پر مرے مولا! تری رحمت کی نظر ہے
وہ فخرِ گلستانِ جہاں، رشکِ قمر ہے

جس شخص کو توفیق، ترے دَر سے عطا ہو
وہ راہِ ہدایت پہ، سدا محوِ سفر ہے

جو شخص ترے نام کو، وِرد اپنا بنا لے
دل اُس کا ہے کعبے کی طرف، خود وہ جدھر ہے

آنکھوں میں گر آ جائے، تری یاد سے آنسو
بندے کے لئے بس وہی، جنت کا ثمر ہے

چُن لیتے ہیں جو جادۂ حق، راہِ ہدایت
اُن کے لئے غفران کی، بخشش کی خبر ہے

ہیں وردِ زباں اِک تری، عظمت کے ترانے
دِل پر ترے، اسمائے جلالت کا اثر ہے

اَصنام پرستی کی شبِ تار میں گم تھی
توحید کے انوار لئے، آئی سحر ہے

میرے لئے کافی ہے، ترے ذکر کی راحت
ہے اِس سے جو وابستہ خوشی، اور کدھر ہے

دَر قلب و جگر ہے، تری اُلفت کی حَلاوت
جاں سے ہے جو پیارا، وہ ترا نُورِ نظر ہے

دیکھوں ترا روضہ، تو نہ دیکھوں کسی جانب
بیشک مِرا مقصودِ نظر، اِک ترا دَر ہے

اَشکوں سے رقم کی ہے، تری حمد خدایا!
لِکھا ہے جو اِس میں، وہ ہر اِک حرف گہر ہے

وابستہ ہے زینبؔ بھی، تری ذاتِ عُلا سے
اِس پر تری رحمت کی گھٹا، بارِ دگر ہے

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

تو رؤف ہے، تو رحیم بھی، تو کریم ہے، تو جمیل بھی
تری دَسترس میں ہر ایک شے، تو ہی سب کا مولا، کفیل بھی

تو علیم، تو ہی صبور ہے، تو حکیم، تو ہی غُفور ہے
کوئی رب نہیں ہے ترے سوا، نہیں کوئی تیرا مثیل بھی

تو مجیب، تو ہی حسیب ہے، تو خبیر، تو ہی بصیر ہے
تو ہے ذُوالجلال، تو بادشہ، تو ہے لایزال و جلیل بھی

کروں روز و شب ترا تذکرہ، اسی میں ملے گی مجھے پنہ
تری یاد ہے مری زندگی، تو مرا ثبوت و دلیل بھی

سرِ حشر اُمّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، پہ کرم رہے گا بڑا ترا
ترے فضل کی کوئی حد نہیں، تو سلام بھی، تو فضیل بھی

وہ جو ہے پیمبرِ آخریں، وہی بالیقین ہے اوّلیں
جسے کنزِ خیر عطا کیا، ہے ترا حبیبؐ و خلیل بھی

ہیں ترے رسولؐ کے اُمّتی، ترا دورِ مہر و کرم خدا
شہِ انبیا کے غلام پر، سرِ حشر ہو گا طویل بھی

ہے جو بندگانِ خدا کا بھی، وہ حبیبؐ ِ ربِ جلیل ہے
وہ شفیعؐ ِ روزِ جزا بھی ہے، وہی عاصیوں کا وکیل بھی

تری ہمسری جو کرے کوئی، وہ جہنمی ہے، لعین ہے
ترے رُوبرَو جو جھکائے سر، وہی دیدہ ور ہے، عقیل بھی

تری رحمتوں، تری برکتوں، تری نعمتوں کا شمار کیا
تو وَرا ہے فہم سے اے خدا! تری ذاتِ پاک عدیل بھی

نہیں اُس کے عدل، نہ فضل کا، کوئی ثانی زینبؔ ِ پُر خطا
ہے وہ مہرباں بھی کمال کا، وہی ذاتِ پاک فضیل بھی

مناجات

سرِ نیاز ترے در پہ خم رہے یارب
جو بے حساب ہو، ایسا کرم رہے یارب

زباں کا وِرد ہو توصیف، تیری حمد و صفات
ترے ہی ذکر سے مہکے مُدام میری حیات

قریب اتنا، کہ شہ رگ سے بھی قریب ہے تو
دعائیں سب کی سُنے مہرباں، مجیب ہے تو

خیال میں تُو کسی کے سما نہیں سکتا
کوئی بھی تیری حقیقت کو پا نہیں سکتا

ترے حبیبؐ کی اُلفت، مرا مقدّر ہو
اے کاش اُن کی شَفاعت، مرا مقدّر ہو

بہ روزِ حشر ہمیں، سرخ رُو خدا کر دے
سبوئے کوثر و تسنیم بھی، عطا کر دے

ترا جمال یہاں، ماہ و مہر میں دیکھوں
ترا جَلال سمندر کی، لہر میں دیکھوں

چمن میں، نرگس و سوسن، حسیں نظاروں میں
جھلک دکھائے ترا حُسن، آبشاروں میں

دیا ہمیں وہ نبیؐ جو بنائے، سب کی بات
ترے حبیبؐ کے صدقے، سنور گئی ہے حیات

کسی کو بزمِ محمد ﷺ میں، باریاب کیا
کسی کو اُن کی مَودّت سے، فیضاب کیا

تو شاہ رگ سے بھی، زینبؔ کے ہے قریں مولا
ترے سِوا کوئی، اِس کا نہیں کہیں مولا

مناجات

سُن! دُعائیں مری، ربِّ عرشِ عُلا
اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!
راہ دُشوار ہے اور بے حد کٹھن
تُو ہی مشکل کُشا، سب کا حاجت رَوا
اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!

تجھ سے بندوں نے ہے، آس رکھی ہوئی
دل میں الفت کی ہے، باس رکھی ہوئی
من میں بیج اِک طلب کا ہے بویا ہوا
اور چاہت ہے اِک خاص رکھی ہوئی
اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!

پاک و طاہر، منزّہ تری ذات ہے
تیرا فرماں بھی، محکم تری بات ہے
ساری خلقت میں انساں کو اشرف کیا
اُس پہ تیری عطاؤں کی برسات ہے
اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!

چار سو ذکر ہے اللہ اللہ ترا
وردِ لب ایک اک کے ہے، تو اے خدا!
سیدھے رستے پہ مولا! چلا دے ہمیں
رازق و مالک و خالقِ دوسرا
اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!

مانگنے کو ترے دَر پہ آئیں گے ہم
غیر سے اپنا دامن چھڑائیں گے ہم
تو کہ ماؤں سے بھی ہے سِوا چاہتا
نخل پر فِکر کی جان جائیں گے ہم
اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!

تو نے جن و بشر کو ہے پیدا کیا
بس عبادت کے ہی واسطے اے خدا!
ایک اِک شے کے دل میں طلب ہے تری
تو نگہبان ہے اپنی مخلوق کا
اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!

عاصیوں پر کرے چشمِ مہر و کرم
مہرباں ہے تو بندوں کا رکھے بھرم

تجھ سے اُمید رکھی خطاکار نے
تیری بخشش کے ہیں پھر طلبگار ہم

اے سمیع الدُّعا! اے مجیب الدُّعا!

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

محوِ ثنا حضورؐ کے، اغیار کیوں نہ ہوں
سیرت کے حُسن میں وہ، گرفتار کیوں نہ ہوں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

محبوبِ دوسرا ﷺ کی نظر، کام کر گئی
اِک کیف و جذبِ عشق، مرے نام کر گئی

کٹنے لگی سکوں سے، مری شاہراہِ زیست
ضو بار قلب و جاں کے، دَر و بام کر گئی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

فَضا میں خوشبو رچی ہوئی ہے، عجب ہے منظر، وہ آ گئے ہیں
فلک سے فرشِ زمیں تلک ہے ضیا سراسر، وہ آ گئے ہیں

برس رہا ہے سحابِ رحمت، کرم کے چشمے اُبل پڑے ہیں
ہے رنگ و نکہت چمن چمن میں، روِش روِش پر، وہ آ گئے ہیں

بہار آئی، نکھار لائی، دلِ حزیں کا قرار لائی
چٹکتی کلیوں نے گیت گائے، ہیں روح پرور، وہ آ گئے ہیں

دمِ سحر یوں نسیمِ صبح، نویدِ فصلِ بہار لائی
خوشی سے بادِ صبا ہے رقصاں، سبھی کے دلبر، وہ آ گئے ہیں

نبیؐ رحمت، کریں گے ایک ایک اُمّتی کی، وہاں شَفاعت
اگر وہ مانگیں، تو اُن پہ جاں بھی کریں نچھاور، وہ آ گئے ہیں

دیا ہے یا رب! حبیبؐ اپنا، کیا ہے ہم پر عظیم احساں
شرابِ عشقِ نبیؐ پلا کر، بنا شناگر، وہ آ گئے ہیں

ہے محوِ توصیف ایک اک شے، ہوا فَضا بھی، حجر شجر بھی
خوشی مناؤ! سحنا، عطا و کرم کے پیکر، وہ آ گئے ہیں

دُرود پڑھتے رہیں فرشتے، نبیؐ آخر پہ تا قیامت
خدا بھی بھیجے دُرود اُن پر، سلام اُن پر، وہ آ گئے ہیں

اُنہی کے دل میں، ہیں عشقِ احمد ﷺ کے پھول کِھلتے، جو منتظر تھے
لبوں پہ ذکرِ مبیں ہے اُن کا، حبیبؐ داور، وہ آ گئے ہیں

ہے خُلق و سیرت جہاں میں یکتا، یگانہ حُسن و جمال دیکھا
جو ہر زمانے کے پیشوا ہیں، ہمارے رہبر، وہ آ گئے ہیں

زمیں ہے روشن، چمک سوا ہے، فلک پہ مہر و قمر کی زینت
نظر نظر کا بنے جو محور، ہمارے سرورؐ، وہ آ گئے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

محفل میں پہلے، خالقِ اکبر کی بات کر
پھر ساری کائنات کے، سَرورؐ کی بات کر

خُود حُسن بھی، اسیرِ جمالِ حبیبؐ ہے
اُس شمع رُو کی، ماہِ منوّر کی بات کر

جس کی جبیں ہے، مطلعِ انوارِ لَم یَزل
اُس بے مثال حُسن کے، پیکر کی بات کر

جو مُرسلینِ حق کی، جماعت کا ہے اِمام
اُس پیشوائے دَہر کی، رہبر کی بات کر

پڑھ کر درُود، چاہنے والوں کے دَرمیاں
مہرِ منیر، ساقیٔ کوثر کی بات کر

ہمسر نہیں ہے جس کا، نہ ہمعصر ہے کوئی
اُس ذی حَشم کی، اَقدس و اَطہر کی بات کر

ماویٰ ہے جو غریب کا، ملجا یتیم کا
جُود و سخا، عطاؤں کے پیکر کی بات کر

محفل سجا کے گھر میں، بڑے طُمطُراق سے
دُرِّ یتیم کی، مہِ انور کی بات کر

یاسیں کہا خدا نے، رؤف و رحیم بھی
اُس رشکِ دو جہاں کی، مبشّر کی بات کر

رنگینیٔ جہاں کے، نہ قصے سُنا ہمیں
شہرِ حبیبؐ کے، کسی منظر کی بات کر

محفل میں سُن رہے ہیں، بڑے شوق سے محب
فضل و کرم کی، لطفِ پیمبرؐ کی بات کر

خالی گیا کوئی، نہ درِ شاہؐ سے کبھی
اُن کی سخا، عطا کے سمندر کی بات کر

دل میں اُتار لیں، اُنہیں آنکھوں کے راستے
منبر کی اور گنبدِ اخضر کی بات کر

گلشن میں بے شمار، حسیں پھول ہیں مگر
اُس ایک بے مثال، گُلِ تر کی بات کر

جو عفوخُو ہے اور رؤف و رحیم بھی
رب کے حبیبؐ، میرے پیمبر کی بات کر

ہو وردِ لب، ثنائے شہِؐ انبیا مُدام
بس ایک ذاتِ اَقدس و اطہر کی بات کر

پہلے درُود بھیج، سزا وارِ خُلد ہو
پھر حشر و نشر، عرصۂ محشر کی بات کر

زینبؔ تری زباں پہ ہوں، نغمے درُود کے
دارا کی بات کر، نہ سکندر کی بات کر

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آمدِ سرکارؐ پر جھومے، خوشی سے کائنات
ہو مبارک اہلِ دل کو، سیّدِؐ والا صفات

والضحیٰ چہرے کا، ماہ و مہر کرتے ہیں طواف
سیرت و کردار کا، کرتی ہے دنیا اِعتراف

سیّدؐ الخیرُ البشر! اے صاحبِ جُود و سخا!
بے بدل ہے فیض و بخشش، آپؐ کی مہر و عطا

کنزِ رحمت ہے جہاں میں، آپؐ ہی کا آستاں
قلبِ مُضطر کی ہے تسکیں، اور ہے جائے اماں

منبعِ جُود و کرم ہے، درگہِ شاہِؐ اُمم
فیض بٹتا روز و شب ہے آپؐ کا، اے ذی حشم!

سبز گنبد دیکھتے ہی یوں لگا، شاہِؐ شہاں
آنکھ میں جیسے اُتر آئی ہو، کوئی کہکشاں

آپؐ کے روضے پہ دل کی، کیفیت کچھ اور ہے
منبر و محراب و دَر کی، تمکنت کچھ اور ہے

تھے مرے پیشِ نظر، وہ گُنبد و مینار جب
اشک آنکھوں میں اُمڈ آئے، ہوا دیدار جب

دل کا آنگن، مصطفےٰ ﷺ کی یاد سے آباد ہے
اور اُن کے ذکر سے، رہتا ہمیشہ شاد ہے

یوں مُشامِ جاں ہے، مشکِ عشق سے مہکا ہوا
خوشنما اک پھُول ہو، جیسے کوئی کِھلتا ہوا

ہے درُود اُن کا سراپا، رحمت و رافت کا نام
ہے مَودّت کا، یہ فیض و بخشش و برکت کا نام

عرش پہنچے چند لمحوں میں، وہ سلطانِ جہاں
سُرعتِ رفتار سے، گردِ سفر تھی کہکشاں

عرش سے تا روضۂ اقدس ہے، نُوری آبشار
بھیگتے جائیں جو اس میں، سَرمدی پائیں قرار

یہ جہاں مچھر کا پر، دھوکے کا گھر ہے بے گماں
چین دنیا میں کہاں، ہاں مستقل ہو گا وہاں

حیطۂ الفاظ میں آتی نہیں، اُن کی صفات
منسلک ہے ذاتِ اطہر سے، ہر اُمّت کی نجات

عالمیں کے پیشوا ہیں، رہنما، جانِ جہاں
ہیں مسیحائے اُمم وہ، دَہر کے روح و رواں

معرفت سے سیّدِ والا کے ہیں، جو فیضیاب
دو جہاں میں ہیں وہی، زینؔب سراسر کامیاب

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

محوِ ثنا حضورؐ کے، اغیار کیوں نہ ہوں
سیرت کے حُسن میں وہ، گرفتار کیوں نہ ہوں

آیا دیارِ نُور سے، پھر جاں فِزا پیام
اشجار آرزو کے، ثمر بار کیوں نہ ہوں

آنکھوں میں روشنی ہے، جبیں پر چمک نئی
چہروں پہ شہرِ نُور کے، آثار کیوں نہ ہوں

ہیں جو اَزل سے آپؐ کی، توصیف میں مگن
محشر میں مہرباں، شہِؐ ابرار کیوں نہ ہوں

جو راہِ عشقِ سرورِؐ دیں کے ہیں راہرو
وہ دیدِ مصطفےٰ ﷺ کے، طلبگار کیوں نہ ہوں

یا رب! ترے عظیم پیمبر کے اُمّتی
ظلمت میں گمرہی کی، ضیا بار کیوں نہ ہوں

اُنؐ سا ملا کسی کو، کہاں حُسنِ بے مثال
وہ انتہائی حُسن کے، شہکار کیوں نہ ہوں

حُسن و جمال میں، نہیں ثانی حضورؐ کا
حُورانِ خُلد ہی وہ، دلِ زار کیوں نہ ہوں

جن کی زباں پہ ہے ہَمہ دَم، شاہِؐ دیں درُود
اُن کی قبور بھی، گُل و گُلزار کیوں نہ ہوں

وہ اُمّتی بھی جائیں گے، جنّت میں آخرش
کتنے ہی پُر خطا و گنہگار کیوں نہ ہوں

زینؔب نہ چھوٹے تم سے، درِ مصطفٰےﷺ کبھی
حالات چاہے در پئے، آزار کیوں نہ ہوں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

پی کر شرابِ عشق جو مخمور ہو گئے
باھو ہوئے کئی، کئی منصور ہو گئے

جلوے کسی کی آنکھ سے، مستُور ہو گئے
ظاہر تھے یوں کسی پہ، کہ مسحُور ہو گئے

طیبہ مقدسہ کے سفر کی ملی نوید
غمِ ہجرِ شہرِ نُور کے سب دور ہو گئے

اتنا کرم بھی ہو گا یہ سوچا نہ تھا کبھی
محرومئ حیات کے غم دور ہو گئے

پیشِ نظر تھے گنبد و مینار دور سے
دل عاشقوں کے، دید سے مَسرُور ہو گئے

لَوٹے ہیں بامراد درِ مصطفےٰ ﷺ سے ہم
تھے جس قدر سوال، وہ منظور ہو گئے

تھے سربسر سیاہ، گناہوں سے دِل مگر
چشمِ کرم سے آپؐ کی، پُرنُور ہو گئے

تب تک رہیں گے محوِ ثنا، جب تلک ہے دَم
گویا کہ مَدحَ گوئی پہ، مامور ہو گئے

جو ہو گئے ہیں، عشقِ شہِؐ دیں سے فیضیاب
دنیا کے ہر فریب سے، مہجور ہو گئے

اُن پر خدا کی رحمت و رافت کا ہے نزول
جو دل نبیؐ کے عشق سے، معمور ہو گئے

کب سے ہے، دیدِ روضۂ اطہر کی آرزو
ایسی کہ بس، اسی میں ہی، محصور ہو گئے

ہم جا رہے ہیں، لَوٹ کے دربارِ نُور سے
یہ سوچ کر، کبیدہ و رَنجور ہو گئے

زینبؔ نبیؐ کا ابرِ کرم، پھر برس پڑا
عاصی بھی، پارسا بھی، شرابور ہو گئے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تری عطاؤں کے امیدوار، ہم بھی ہیں
ترے کرم کے سدا خواستگار، ہم بھی ہیں

مکاں، زماں ہوئے تجھ پر نثار، ہم بھی ہیں
ترے محبّوں میں آقا شمار، ہم بھی ہیں

مرے کریم، رؤف و رحیم ہیں بے حد
ہیں اُن کے جیسے سبھی، جاں نثار ہم بھی ہیں

رہا خیال اُنھیں، ہر قدم پہ اُمّت کا
اُنھی سے کرتے ستھے دل سے پیار، ہم بھی ہیں

نہیں ہیں صرف وہ محبوب، ہر زمانے کے
مُحبّ حضور کے پروردگار، ہم بھی ہیں

نبیؐ کی حُرمت و عِصمت عزیز ہے رب کو
اِسی رَوِش کے سدا پاسدار، ہم بھی ہیں

نظر ہو رحمت و رافت کی، مہرباں آقا!
تمھارے ذکر میں شب زندہ دار، ہم بھی ہیں

بیاں ہو مدح تری، حمدِ ذوالجلال کے بعد
اسی پہ کرتے عمل، بار بار ہم بھی ہیں

اُٹھائیں فیض، فرامینِ پاک سے اغیار
تو پیروی سے سدا، باوقار ہم بھی ہیں

ہے جن پہ فضل و کرم، سیّدؐ الورا تیرا
خدا کا شکر اُنہی میں، شمار ہم بھی ہیں

بنا ہے چین دِلوں کا درُود اور سلام
جنہوں نے اس کو کیا اختیار، ہم بھی ہیں

درُود، وِرد زباں کا رہے سدا زینؔب
اِسی میں شاد، سدا پُر بہار، ہم بھی ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

جہاں کے پیشوا، رہبر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
ہیں جو بے مثل پیغمبرؐ، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

نظر کے سامنے ہو رُوح پرور سبز گنبد کا
دل آرا، دلنشیں منظر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

دلِ حیراں پہ اسمِ مصطفےٰ ﷺ آ کر کوئی لکھ دے
خوشا! جبریلؑ کا ہو پر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

جہاں والو! سنو تا حشر آقاؐ کے ترانوں سے
سدا گونجیں گے بحر و بر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

نبیؐ کے چاہنے والوں میں، ایسے بھی بہت دیکھے
لٹائیں جان و مال و زر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

تواتر سے کتابِ نُور میں، دیگر صحیفوں میں
ثنا گو داورِ محشر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

مدینے پر خدا کی رحمتوں کا، ابر ہے چھایا
تنی ہے نُور کی چادر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

وہ کوثر کے حسیں پیالے پلائیں گے سرِ محشر
شہِ دیں ساقیٔ کوثر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

یتیموں کے سَروں پر دستِ رحمت ہے سدا اُنؐ کا
ہیں بیچاروں کے چارہ گر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

اُنہی کا دم بھریں اور ذکر بھی ایسا کہ دل جھومے
کریں اکثر بچشمِ تر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

کریں گی تا ابد اُنؐ سے وفا، نسلیں مری زینبؔ
نہ چھوڑیں گی درِ اطہر، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

یہ رُخ، یہ خد، یہ جبیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں
نہیں ہے تم سا حَسیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

جمال سے ترے سات آسماں ہوئے روشن
کہ تجھ سا ماہِ مبیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

تمھاری دید ہے جنّت کی دید سے بہتر
یہ نُور، نُور جبیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

تمھارے بعد کوئی اِس قدر مرے آقا
نہیں خدا کے قریں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

نہیں ہے جس میں ترا ذکرِ خیر، اور چرچا
وہ آسماں، وہ زمیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

جو متّصل ہے خداوندِ ذُوالجلال کے ساتھ
وہ تم سا عرش نشیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

محبّ گزارنے آئیں گے نقدِ جاں لے کر
ترا جواب نہیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

نیاز و عجز کا پیکر ہے تیری ذاتِ عُلا
کہ تجھ سا خاک نشیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

چمک رہا ہے جو دنیا میں آپؐ کی صورت
وہ تابدار نگیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

تمھی ہو ختمِ رُسل، اوّلین و آخر بھی
تمھاری مثل امیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

جو ظلم سہ کے بھی، زینبؔ دعائیں دیتا ہو
ترے سوا وہ متیں، سیّدی ﷺ نہیں ہے کہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دیارِ نُور کی دیکھی ہے شان، سب سے الگ
فضا نرالی، زمیں، آسمان، سب سے الگ

زِ عرش، فرش تلک آبشارِ نُور چلے
نگر ہے آپؐ کا جنّت نشان، سب سے الگ

مقام، حدِّ خِرَد سے ترا وَرا آقا
مِلی ہے شان بھی، شایانِ شان، سب سے الگ

ہیں بوسہ گاہِ نظر، جالیاں حسیں منبر
ریاضِ خُلد ہے سب سے مہان، سب سے الگ

اُنہی کی خلد میں چاہیں، رفاقتیں ہم بھی
اِک اُنؐ پہ ہی تو کیا، ہم نے مان، سب سے الگ

کسی صلے کا ہے لالچ، نہ سیم و زَر کی طلب
کرم ہو ہم پہ شہِؐ دو جہان، سب سے الگ

غریب، بندۂ عاجز کے غمگسار ہیں آپؐ
یتیم پر ہیں، مگر مہربان، سب سے الگ

وہاں بھی کہتے رہیں گے، حضور ﷺ کی نعتیں
اُنھیؒ سے چاہیں گے حُسنِ بیان، سب سے الگ

اَذان سنتے ہی، رِقّت سے دِل پگھل جاتے
کمال کی تھی بِلالی اَذان، سب سے الگ

الٰہی بخش دے سب کو حضور ﷺ کے صدقے
رحیم ہے تو، بڑی تیری شان، سب سے الگ

ہے آرزو کہ دمِ آخریں ہو طیبہ میں
درِ حبیبؐ پہ نکلے یہ جان، سب سے الگ

زمینِ کرب و بلا ہے، لہو لہو اب تک
رقم ہے اِس پہ کوئی داستان، سب سے الگ

تو شہؐ کی نعت لکھے، زیرِ خاک بھی زینبؔ
وہاں خیال کی پائے اُڑان، سب سے الگ

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

یہ شان و شوکت و عظمت یہ جاہ، صاحبِ خیر ﷺ
یہ آن بان تری، واہ واہ، صاحبِ خیر ﷺ

کمال صُورت و سیرت، یہ مرتبت، سَطوت
فقط ہے آپؐ کی عالم پناہ، صاحبِ خیر ﷺ

تمھارے نُور سے روشن ہے کائنات تمام
تمھی سے دَہر کی ہے بَزم گاہ، صاحبِ خیر ﷺ

وَرا ہے فہم و خرد سے ترا مقام آقاؐ
نہیں ہے اس میں کوئی اِشتباہ، صاحبِ خیر ﷺ

خدا بھی آپؐ کا، لوح و قلم، خدائی بھی
اے چارہ گر! اے مرے بادشاہ! صاحبِ خیر ﷺ

بہشتِ ارض کے حسن و جمال میں گم ہیں
ہے انتہا کی حسیں بارگاہ، صاحبِ خیر ﷺ

سحابِ رحمتِ باری ہے سبز گنبد پر
جھڑیں وہاں پہ سبھی کے گناہ، صاحبِ خیر ﷺ

ہیں سر بہ خم تری درگاہِ نُور پر آفتاؔ
کریں نگاہِ کرم، گاہ گاہ، صاحبِ خیر ﷺ

اُسی کو کھینچ کے لاتی ہے تیری چوکھٹ پر
جسے ملی ہے مَودّت کی راہ، صاحبِ خیر ﷺ

لکھے گئے ہیں ازَل سے ترے محبّوں میں
نہیں ہمیں زر و دولت کی چاہ، صاحبِ خیر ﷺ

گناہ معاف کرے، رب ترے وسیلے سے
سنیں گے درد بھری میری آہ، صاحبِ خیر ﷺ

نہ سیم و زَر کی ہوس ہے، نہ غیر سے مطلب
غلام پر ہو کرم کی نگاہ، صاحبِ خیر ﷺ

رہے گا جاری و ساری، اَبد تلک آفتاؔ
تری عطا کا سمندر اتھاہ، صاحبِ خیر ﷺ

بزرگی آپؐ کی، بعد از خدا مسلّم ہے
ہیں عرش و فرش، فرشتے گواہ، صاحبِ خیر ﷺ

کمال قول ترا "لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ" حق
کرے گا شک، تو کوئی رُو سیاہ، صاحب خیر ﷺ

ملے گی سیّدہ زینبؓ کو بھی شہاؐ منزل
اگر کی آپؐ نے اُس پر نگاہ، صاحبِ خیر ﷺ

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دلنشیں اُنؐ کا سراپا ہے، مری آنکھوں میں
وہ عرب کا گُلِ چیدہ ہے، مری آنکھوں میں

گوشہ، گوشہ وہ حرم کا ہے، مری آنکھوں میں
خوب اِک ایک نظارہ ہے، مری آنکھوں میں

جالیوں، منبر و محراب کے جلوے سارے
رشکِ فردوس مُواجہ ہے، مری آنکھوں میں

قلب و جاں اور نظر کو جو طراوت بخشے
جاں فِزا گنبدِ خضرا ہے، مری آنکھوں میں

بام و دَر پر، گلی کوچوں پہ ہوں، اِس کے قرباں
شہرِ انوار مدینہ ہے، مری آنکھوں میں

کیوں نظر جائے کسی اور کی جانب میری
آپؐ کا جلوۂ زیبا ہے، مری آنکھوں میں

جب سے اِلہام ہے، عشقِ شہِؐ والا دِل پر
تب سے بس ایک ہی جلوہ ہے، مری آنکھوں میں

سیرت و خُلق پہ، آقا ؐ ہوں، شمائل پہ نثار
ایک، اک وصفِ حمیدہ ہے، مری آنکھوں میں

شوق افزا وہ تری، درگہِ اَقدس کا جمال
دیکھ کر خلد کا نقشہ ہے، مری آنکھوں میں

کوئے سرکارؐ، مدینے کے مہکتے گُلزار
ایک اِک نُور دریچہ ہے، مری آنکھوں میں

بھیجنا اُنؐ پہ شب و روز، درُود اور سلام
شاہؐ سے عہد، وفا کا ہے، مری آنکھوں میں

کاش اِک نعت میں، جبریلؑ کے پَر سے لکھوں
اِک حسیں ایسی تمنّا ہے، مری آنکھوں میں

آستاں پر ہے شب و روز، فرشتوں کا نزول
اُنؐ کا پُرنُور مُواجہ ہے، مری آنکھوں میں

جو ہمہ وقت رہے، محوِ درُود اور سلام
وہ ترا چاہنے والا ہے، مری آنکھوں میں

کِشتِ ویراں پہ بھی، برسا ہے ترا ابرِ کرم
رُوح پَرور وہ نظارہ ہے، مری آنکھوں میں

بستیاں یوں تو، جہاں میں ہیں، بہت سی زینؔب
نام ہے جس کا مدینہ، ہے مری آنکھوں میں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

شاہدِ عرشِ معلّٰی، سرور و سردارِ مَن
اے اَنیسِ عاشقاں! اے مُحرم و غمخوارِ مَن!

رُوبرو ہیں گم بچشمِ نم، مُواجہ کے حُضور
ہے یہ کیسی بے خودی، اے سیّدؐ و سالارِ مَن!

حاضری سے ہو حُضوری کا شَرَف، مجھ کو عطا
آرزو ہے قلبِ حیراں کی، شہِؐ ابرارِ مَن

حاضری ایسی عطا ہو، درگہِ پُرنُور پر
جس سے پا جائے شِفا، آقاؐ! دلِ بیمارِ مَن

خیر ہو طیبہ کی گلیوں اور کوچوں کی مُدام
نُور کی کِرنوں میں رَقصاں ہے، دلِ سَرشارِ مَن

چار سُو مہکے ہوئے ہیں، اُنؐ کی یادوں کے گلاب
اور اُنؐ کا اِسم، دَرمانِ دلِ اَفگارِ مَن

ہو گئیں بَر روضۂ اَقدس، دعائیں مستجاب
کِھل اُٹھے غنچے ہزاروں، دَر دلِ لاچارِ مَن

میری نعتوں کا ہے عُنواں، جذبِ عشقِ مصطفےٰ ﷺ
جگمگایا مثلِ آئینہ، دلِ زنگارِ مَن

ہیں عطا سے آپؐ کی، ہر دو جہاں میں سرخ رُو
آپؐ کا مرہونِ منّت ہے، یہ قلبِ زارِ مَن

تیز تر چلتی ہوا سے، ہے سخا بڑھ کر تری
صاحبِ لطف و کرم، اے قافلہ سالارِ مَن!

پھر نگاہِ مہرباں چاہوں، ترا لطف و کرم
پھر ہے میرے وِردِ لب، ذکرِ شہِؐ اَبرارِ مَن

نسبتِ سرورؐ ہے زینبؓ، ایک بابِ زَرنِگار
رُوح پَرور جس کے صدقے، ہو گئے اشعارِ مَن

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

گلشن کا روپ، حُسنِ بہاراں ہے آپؐ سے
شاداب، ایک اِک گُلِ خنداں ہے آپؐ سے

کیوں میرے شہرِ دل پہ ہو، اب تیرگی کا راج
آئینہ قلب و جاں کا، فروزاں ہے آپؐ سے

ذکرِ جلی سے آپؐ کے، کِھل جائے مثلِ گُل
لاریب شادماں، دلِ ویراں ہے آپؐ سے

یہ چاندنی کا حسن، ستاروں کی دِلکشی
والشمس کی ضیا، شہِ خوباں ہے آپؐ سے

تجھ سے ہے کائنات میں، یہ ضَو، یہ دِلکشی
عالم کا حُسن، عالمِ امکاں ہے آپؐ سے

فُرقت سے شہرِ نُور کے افسردہ ہیں مگر
کافور بے گماں، غمِ دوراں ہے آپؐ سے

یہ آپؐ ہی کی چشمِ کرم ہے، کہ اے کریمؐ!
ایک اِک گدائے در، مہِ تاباں ہے آپؐ سے

جن کے لبوں پہ وردِ درُود و سلام ہے
اُن عاشقوں کی دہر میں، پہچاں ہے آپؐ سے

جن کے نصیب میں ہے، شہاؐ! عشقِ اہلِ بیت
اُن پر، ردائے رحمتِ رحماں ہے آپؐ سے

جس دل میں رچ گئی ہے، شہاؐ! یاد آپ کی
وہ عِطر بیز، مثلِ گلستاں ہے آپؐ سے

سوزِ غمِ فراق سے، عشاق ہیں مَلول
یہ راستہ کٹھن ہے، پر آساں ہے آپؐ سے

جس پر ہے چشمِ لطف و کرم، آپؐ کی حضور
فرحاں ہے، اپنے بخت پہ نازاں ہے آپؐ سے

جو ہو گئے ہیں، گیسوئے والیل کے اسیر
اُن سب سے دُور، گردشِ دوراں ہے آپؐ سے

زینبؔ! بروزِ حشر وہی ہو گا سرخ رُو
قلبِ مُنیب جس کا، درخشاں ہے آپؐ سے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

غمِ ریشم، دل فگارم، بے نوایم، سَرورِ عالم ﷺ
زِ مدحِ تو نگارم، مشکبارم، سَرورِ عالم ﷺ

عقیدت سے ہے دَر پر، سر مرا خم، سَرورِ عالم ﷺ
نہیں ہو گی مَودّت آپ سے کم، سَرورِ عالم ﷺ

گریں بوندیں وہاں تسنیم و کوثر کی، سرِ محفل
جہاں ہو آپ کی توصیف پیہم، سَرورِ عالم ﷺ

ہوا میں روضۂ اطہر کی ہے، مسحُور کُن خوشبو
فضاؤں میں رَچا، الفت کا ہے نم، سَرورِ عالم ﷺ

شرف بخشا بلا کر حاضری کا، جاں نثاروں کو
پلائی دید کی، پیاروں کو زَم زَم، سَرورِ عالم ﷺ

سرِ گلشن، نویدِ جاں فزا ہے، آپؐ کی آمد
یہی پھولوں کے کِھلنے کا ہے موسم، سَرورِ عالم ﷺ

کہیں گُل تو کہیں پر، نُطق سے موتی برستے ہیں
کہیں شیریں لب و لہجے کا ہے یَم، سَرورِ عالم ﷺ

تبسّم کی ہیں کرنیں، یا کہ عارِض کی ضیا ریزی
کریں روشن فضا، ماحول باہم، سَرورِ عالم ﷺ

نگارِ گلشنِ ہستی، یہ زیب و زینتِ دنیا
تمھی سے دَہر کا چلتا رہے دَم، سَرورِ عالم ﷺ

وہاں پر سائباں اپنے پروں کا تان لیں قُدسی
جہاں محفل سجائیں آپ کی ہم، سَرورِ عالم ﷺ

دلِ عشّاق میں بڑھتی رہے گی، ایک اِک لمحہ
نہیں ہو گی مَودّت آپ سے کم، سَرورِ عالم ﷺ

دل و جان و جگر ہیں، پارہ پارہ سوزِ فُرقت سے
نہیں بس میں ہمارے دیدۂ نم، سَرورِ عالم ﷺ

سہارا ہیں جہاں میں، آپ ہی ہم بے سہاروں کا
بنائیں بات بگڑی، بانٹ لیں غم، سَرورِ عالم ﷺ

کی ہر پل فکرِ اُمّت آپ نے، میرے کریم آقا
سبھی کے آپ ہیں غمخوار و ہمدم، سَرورِ عالم ﷺ

سرِ دربار اپنی داستانِ غم سنائیں گے
رکھیں گے زخمِ دل پر آپ مرہم، سَرورِ عالم ﷺ

تمھی سے ہے یہ زیب و زینتِ دنیا، یہ رعنائی
تمھی سے ہے جہاں کی جان میں دم، سَرورِ عالم ﷺ

صبا لاتی ہے اَرضِ خُلد کی مسحُور کن خُوشبو
فضاؤں میں ہے یہ طیبہ کی سَدغم، سَرورِ عالم ﷺ

نظر ہے بے کسوں، بے بس، یتیموں، بے نواؤں پر
نہیں ہے آپ سا دنیا میں اَرحم، سَرورِ عالم ﷺ

ہمیشہ سر درِ انور پہ، زینبؔ جاں نثاروں کے
رہیں گے تا اَبد، بہرِ ادب خم، سَرورِ عالم ﷺ

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رحمتِ ربِ دو جہان توئی ﷺ
گلشنِ زیست را اَمان توئی ﷺ

من کجُا دیدِ تو کجُا مولا
من زمینم و آسمان توئی ﷺ

بوستانِ دِلم زِ عشق بسُوخت
ہاں نسیمِ بہ بوستان توئی ﷺ

پَرتوِ نُورِ کبریا ہستی
خاتم و میرِ مُرسلان توئی ﷺ

وجہِ تسکینِ قلبِ زارم تو
لطف و اکرامِ بیکران توئی ﷺ

عرش نے آپ کے قدم چومے
بینِ ہفت آسماں، مہان توئی ﷺ

خوشہ چیں، اہلِ گلشنِ ہستی
رونقِ بزمِ دو جہان توئی ﷺ

گرمئ روزِ حشر، شاہِ شہاں
بر سرِ حشر، سائبان توئی ﷺ

بے کسوں، بے بسوں کی جائے پنہ
ایک اِک کا ہے، پاسبان توئی ﷺ

ہے تری ذات، رحمتِ عالم
ذی حشم، بولتا قرآن توئی ﷺ

ربِّ کونین، مدح گو تیرا
اور ہے اُس کا مدح خوان توئی ﷺ

تو ہی آرامِ جاں، تو ہی درماں
گُل توئی، جانِ گلستان توئی ﷺ

بعد از رب ہے، کُل کا تو مختار
محتشم بھی تُو، عالیشان توئی ﷺ

زینبؔ پُرخطا، ترے قرباں
من گدا، شاہِ دو جہان توئی ﷺ

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

واقفِ سرِّ نہاں، اے کاشفِ اسرارِ حق!
اے شہِؐ دنیا و دیں! اے قافلہ سالارِ حق!

آپؐ کے ہوتے ہوئے اندیشہ ٔہائے روزگار
کیا ستائیں گے ہمیں، اے سَرور و سردارِ حق!

اک نگاہِ لطف ہو سرکارؐ، اَز راہِ کرم
اپنے درویشوں پہ بھی، اے نازش و پندارِ حق!

بے کس و بے بس پہ کر دیں، اک نگاہِ اِلتفات
ہو کرم گُستر نظر، اے کارواں سالارِ حق!

جاں نثاروں کو ہے بڑھ کر اپنی جانوں سے عزیز
آپؐ کی عِترت، مَودّت، مُحرمِ اسرارِ حق

آپؐ کا دستِ کرم سر پر رہے، میرے مُدام
اور وردِ لب ہو میرے، مِدحتِ شہکارِ حق

دولتِ عشقِ نبیؐ ہے، بخت والوں کو نصیب
ہے ٹھکانہ عاشقوں کا، درگہِ دلدارِ حق

شانۂ اطہر پہ اَوڑھی، رحمتوں کی ہے رِدا
اور سرِ اَقدس پہ، شاہِؐ دیں کے ہے دستارِ حق

اہلِ دل، اہلِ نظر ہیں، سر بہ خم باہم حضورؐ
کس کی جرأت ہے یہاں، جو کر سکے انکارِ حق

دیکھنا چاہے جو رب کو، وہ کرے دیدِ نبیؐ
مصطفےٰ صلِّ علےٰ کی دید ہے، دیدارِ حق

ذکر سے شاہاؐ! مُشامِ جاں رہے، مشک و گلاب
یاد سے مہکا رہے دل، صاحبِ انوارِ حق!

محوِ مدحِ سرورِؐ عالم رہے، ہر حال میں
سیّدہ زینبؔ لکھے، صبح و مسا اشعارِ حق

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نغمۂ جاں فِزا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ — خوش ادا، خوشنوا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

رازِ عرشِ عُلا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ — نازشِ دو سرا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

کنزِ جُود و سخا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ — سیّدُالانبیا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

آپ بے کس پنہ، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ — ہیں سراپا عطا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

آپ کی ہر ادا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ — دلنشیں، دلربا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

فخرِ انسانیت، نازِ روحانیت — شمعِ بزمِ ہُدیٰ، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

تاجدارِ حرم، اے جمیلُ الشِّیَم! — نُورِ غارِ حرا مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

آپ سے شش جہت میں ہیں تابانیاں — اے سراسر ضیا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

شاہدِ عرشِ اعظم ہوئے آپ ہی — شانِ ربُ العُلیٰ، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

آپ تخلیقِ اوّل ہیں، اور آپ ہی — خاتمُ الانبیا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

شہریارِ حرم، اے شفیعُ الاُمم! — آپ خیرالورا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

اِذنِ ربّی سے مختارِ کُل، آپ ہیں — اے حبیبِ خدا! مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

آپ کے در سے پائیں شِفا اُمّتی — ہر مرض کی دوا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

نُزہت و نُور و نکہت سے معمور ہے — دارِ اَنور ترا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

سُوئے گلشن چلے، گُل مہکنے لگے مشکبو ہے فضا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ
صاحبِ جُود و لطف و کرم، آپ ہیں آپ نُورُ الہُدیٰ، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ
زیرِ لب ہی رہے محوِ حمد و ثنا زینبؔ ِ پُر خطا، مصطفےٰ مصطفےٰ ﷺ

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

کب سے جاری ہے مدینے کا سفر، یاد نہیں
یوں ہوا نقش جو دل پر، وہ نگر، یاد نہیں

عمر کٹ جائے مری، اُنؐ کی ثنا گوئی میں
اب کوئی کارِ جہاں، بارِ دِگر، یاد نہیں

شب گزرتی ہے مری، اُن کے تصوّر میں تمام
یاد جس میں نہ کیا ہو، وہ سحر، یاد نہیں

نعت گوئی کا دیا جب سے ہنر آقاؐ نے
تب سے دنیا کا مجھے، کوئی ہنر، یاد نہیں

اُنؐ کی دہلیز سے، دوری کے سبب سے ہیں ملول
اِک اُسی دَر کے سوا، اب کوئی دَر، یاد نہیں

ایک مُدت سے سمایا تھا، حرم آنکھوں میں
کب بسایا اِسے دل میں، یہ مگر، یاد نہیں

جب سے لَو اُن سے لگائی، دلِ حیراں ہم نے
تب سے گزرے ہوئے غم، اے گُلِ تر! یاد نہیں

بے خودی اَرضِ جناں پر ہوئی طاری ایسی
کیا تصوّر میں تھا، دَر پیشِ نظر، یاد نہیں

اے طبیبِؐ اَزَلی! سوزِ غمِ فُرقت سے
کب سے بیمار ہے، یہ دیدۂ تر، یاد نہیں

کیف و جذبات سے عشّاق ہیں، سرشار اتنے
غیر تو غیر، اِنھیں اپنی خبر، یاد نہیں

ڈھونڈنے والوں کو، مل جائے گی منزل زینبؔ
گرچہ منزل کا نشاں، راہ گزر، یاد نہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اے دارِ زرنگار کے سلطاںؐ! تجھے سلام
اے گلعذار، جانِ بہاراں! تجھے سلام

محفل میں باریابی کی خاطر بچشمِ نم
بھیجیں درُود، صاحبؐ ِ قرآں، تجھے سلام

مہر و کرم، یہ جُود و سخاوت، تری عطا
ملتی ہے عاشقوں کو فراواں، تجھے سلام

نغمہ سرا ہیں پھول چمن میں، رَوِش رَوِش
ہیں بُلبُلیں تمام ثنا خواں، تجھے سلام

ہادی ہے، چارہ گر بھی، طبیبؐ ِ ازل ہے تُو
اے دردِ لاعلاج کے دَرماں! تجھے سلام

لفظوں میں کیسے ہم سے، ادا ہو ثنا تری
کیوں کر بیاں ہو، شان کے شایاں، تجھے سلام

کیسے حریمِ نُور کی منظر کشی کریں
ذرّے ہیں جس کے لعلِ بدخشاں، تجھے سلام

کیسے رقم کریں، ترے جلوؤں کی دلکشی
مہرِ مُنیر، حُسنِ فروزاں، تجھے سلام

غیروں نے بھی پناہ لی، دینِ مبین میں
ہونے لگے ہیں صاحبِ ایماں، تجھے سلام

بھیجے درُود خود بھی خُدا، اِنس و جاں، مَلک
تجھ پر، کہ یہ اُسی کا ہے فرماں، تجھے سلام

تیرے مُحبّ عذابِ لحد سے، رہیں گے دُور
اللہ خود ہے اُنؐ کا نگہباں، تجھے سلام

پڑھتے رہیں درُود، بڑے جذب و شوق سے
بھیجیں نَفَس نَفَس شہؐ خُوباں، تجھے سلام

زینبؔ پہ تیرا دستِ کرم، جب تلک رہے
کرلے گی کیا، یہ گردشِ دوراں، تجھے سلام

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دَر میں نے کبھی آپ کا، آقاؐ نہیں چھوڑا
اللہ نے واللہ، مجھے تنہا نہیں چھوڑا

یہ اُنؐ کی عطا، جُود و سخا، لطف و کرم ہے
خالی شہِؐ دیں نے مرا کاسہ نہیں چھوڑا

عشّاق وفادار ہیں، سب آپ کے شاہاؐ
سب چھوڑ دیا، گنبدِ خضرا نہیں چھوڑا

جاتے ہیں مدینے کو، زیارت کے لئے ہم
دَر آپ کا ہر گز، شہِؐ بطحا نہیں چھوڑا

سر خم ہیں محبّوں کے، درِ ناز پہ دائم
آقاؐ سے مَودّت کا وطیرہ نہیں چھوڑا

پائے گا خدا سے وہی، من چاہی مرادیں
جس نے کبھی مولاؐ کا وسیلہ نہیں چھوڑا

مل جائے اُسی کو ہی، یہاں منزلِ مقصود
جس نے شہِؐ ابرار کا رستہ نہیں چھوڑا

ہے اُمّتی خوش بخت وہی، میری نظر میں
جس نے شہِ والا کا طریقہ نہیں چھوڑا

تا حشر جئیں آپؐ کی الفت کے سہارے
دَر آپ کا ہم نے کبھی، مولاؐ نہیں چھوڑا

کرتے غمِ اُمّت میں وہ رو رو کے دعائیں
بخشش کا، عطا کا، کبھی شیوہ نہیں چھوڑا

ایک اِک کی شفاعت، وہ کریں گے سرِ محشر
اُمّت کو سرِ حشر بھی، تنہا نہیں چھوڑا

زینبؔ غمِ فُرقت سے ہیں، گو قلب و جگر چاک
لیکن کبھی دامن کو دَریدہ نہیں چھوڑا

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

قلب و جاں کے وہی، سلطان ہوئے جاتے ہیں
گُل بداماں، دلِ ویران ہوئے جاتے ہیں

وجہِ تخلیقِ خلائق ہے شہاؐ، آپ کی ذات
دو جہاں، آپؐ پہ قربان ہوئے جاتے ہیں

دل پہ عشّاق کے یوں، عشقِ نبیؐ ہے اِلہام
مرحبا! صاحبِ عرفان ہوئے جاتے ہیں

آپؐ کی سیرت و کردار و ادا کے قائل
سیّدیؐ! آج کے انسان ہوئے جاتے ہیں

ہے فقط ایک نظر اُنؐ کی مرے غم کا علاج
میرے ہر غم کا وہ دَرمان ہوئے جاتے ہیں

آپؐ کا لُطف ہے اور، بندۂ عاصی پہ کرم
بے بدل، آپؐ کے احسان ہوئے جاتے ہیں

بخت والے ہیں، جنہیں دَر پہ بلائیں آقاؐ
عَفو و غُفران کے سامان ہوئے جاتے ہیں

آپ کے حُسنِ عمل سے کئی بے دیں شاہاؐ!
دَہر میں صاحبِ ایمان ہوئے جاتے ہیں

نُورِ توحید کی دنیا میں ضیا ریزی سے
بتکدے نُور کے ایوان ہوئے جاتے ہیں

مدح گویانِ محمد ﷺ کو ثنا سے ہے کام
بِن ثنا کے وہ پریشان ہوئے جاتے ہیں

جن کے دل، یادِ نبیؐ میں ہیں دھڑکتے رہتے
سَرورِ دیں کے ثنا خوان ہوئے جاتے ہیں

دمِ رخصت ہیں محبّوں نے بہائے آنسو
تر کئی اشکوں سے دامان ہوئے جاتے ہیں

پھر سے مہمان ہمیں اپنا بنا لیں آقاؐ
دوریٔ دَر سے تو بے جان ہوئے جاتے ہیں

غم یتیموں کا غریبوں کا وہ کھائیں ہر دَم
بے کسوں کے وہ نگہبان ہوئے جاتے ہیں

بے طرح شاہؐ پہ پڑھتے ہیں جو ہر آن درُود
بے گماں، صاحبِ وجدان ہوئے جاتے ہیں

جب سے ہے وردِ زباں اسمِ محمد ﷺ، زینبؔ
امتحاں زیست کے آسان ہوئے جاتے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

روضۂ مصطفےٰ ﷺ ہے مرے سامنے
خُلد جلوہ نما ہے مرے سامنے

میری آنکھوں میں اِک جلوۂ دلنشیں
گنبدِ سبز کا ہے مرے سامنے

سائباں وادئ نُور میں چار سُو
رحمتوں کا تنا ہے مرے سامنے

پھر حسیں جالیاں ہیں مرے رُوبرو
بابِ جنّت کُھلا ہے مرے سامنے

دیکھ لی صورتِ ارضِ خلدِ بریں
باغ فردوس کا ہے مرے سامنے

دیکھتی ہیں تصوّر میں آنکھیں مری
وہ مِرا ناخدا ہے مرے سامنے

اُنؐ کی توصیف کے پھول اتنے چُنے
ایک گلشن کِھلا ہے مرے سامنے

کیوں نہ اشعار میں ہو لَطافت بھلا
موجِ بادِ صبا ہے مرے سامنے

دَر سے خالی نہ جائے سوالی کوئی
اُنؐ کی جُود و سخا ہے مرے سامنے

کیوں کسی غیر کے دَر سے مانگوں بھلا
میرا حاجت روا ہے مرے سامنے

نُور ہی نُور طیبہ میں ہے چار سو
ایک نُوری رِدا ہے مرے سامنے

جس نے مانگا ہے فِی الفور اُس کو دیا
معجزہ یہ ہوا ہے مرے سامنے

جذبِ عشقِ نبیؐ سے ہے سَرشار دل
وجد میں آگیا ہے مرے سامنے

جب بھی یادِ نبیؐ آئے زینبؔ تجھے
تیرے لب پر ثنا ہے مرے سامنے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سرورؐ و مختارِ کُل، اے رحمتِ پروردگار!
اے عرب کے تاجدارؐ! اے لم یزل کے شاہکارؐ!

آپؐ کی ہستی ہمارا مان بھی، ایمان بھی
فرش تا عرشِ بریں، سب کے لئے صد افتخار

خالق و مخلوق ہیں، جن کے لئے محوِ ثنا
آپؐ رُوحِ گلشنِ ہستی ہیں، اے جانِ بہار!

جان سے بھی آپؐ بڑھ کر ہیں، محبّوں کو عزیز
اہلِ دل، اہلِ نظر ہیں، آپؐ کے سب جاں نثار

خَلق تھے لاکھوں برس پہلے، وہؐ آدم سے مگر
تھے سراپا نُور کی صورت حبیبؐ کِردگار

ہے مسلّم بزمِ ہستی میں، بزرگی آپؐ کی
نوعِ انساں پر فضیلت، آپؐ کی ہے آشکار

اُنؐ سا آیا ہے، نہ آئے گا کبھی پھر دہر میں
صورت و سیرت میں ہے، جو مثلِ دُرِّ شاہوار

دکھ ستائیں آپؐ کے ہوتے ہوئے، پھر کیوں بھلا
آپؐ ہی کے ذکر سے، پائے دلِ مُضطر قرار

جب غم و آلام میں، اپنا مداوا آپؐ ہیں
ڈگمگائیں کیوں ہمیں، اندیشہ ہائے روزگار

اوّلین و آخریں ہیں، آپؐ ختم المرسلیں
کارزارِ زیست کے بھی، آپؐ ٹھہرے شہسوار

حامی و ناصر، مربّی ہیں یتیموں کے وہی
بے نواؤں کی نوا ہیں، بے کسوں کے غمگسار

ہر قدم پر آپؐ نے بخشا، غلاموں کو شرف
ہیں غریبوں، بے سہاروں کا سہارا، ذِی وقار

درد کے ماروں کے ہر دکھ میں ہیں، وہ زینبؔ شریک
اور ایک اِک اُمّتی کے آپؐ ہمدم، غمگسار

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مکین و مکاں، دو جہاں آپؐ کے ہیں
زمان و زمن، بے گماں آپؐ کے ہیں

حسیں، دلنشیں وادیاں، دشت و صحرا
مہ و مہر، سات آسماں آپؐ کے ہیں

نہایت ادب سے کریں ذکر باہم
ملک دَر فلک، مدح خواں آپؐ کے ہیں

محبّوں پہ جو ہو رہے ہیں مسلسل
وہ اِکرام، جانِ جہاں آپؐ کے ہیں

سماوات کی وسعتیں، عرشِ اعظم
یہ لَوح و قلم، مہرباں آپؐ کے ہیں

قسیمِ کرم برملا آپؐ ہی ہیں
خزانے وہاں بھی، یہاں آپؐ کے ہیں

احادیث کے بے بہا لعل و گوہر
قیامت تلک، ضَو فِشاں آپؐ کے ہیں

جو لبریز ہیں، آپؐ کی الفتوں سے
وہ دِل جانِ جاں، آستاں آپؐ کے ہیں

عقیدت، محبّت، مَودّت کے جذبے
دلِ زار میں، بے کراں آپؐ کے ہیں

سجے ہیں لبوں پر، جو نغمے ہمارے
ترانے، کراں تا کراں آپؐ کے ہیں

تنے روز و شب ہیں، جو سر پر ہمارے
عنایات کے سائباں، آپؐ کے ہیں

وہاں تک رسائی، ملے کاش زینبؔ
نقوشِ کفِ پا، جہاں آپؐ کے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

پُرکیف ہے دیدِ شہِؐ ابرار کا عالم
کھولے دلِ عشّاق پہ، اَسرار کا عالم

مشتاق یہاں بھی ہیں، تری دید کے لیکن
کیا حشر میں ہو گا، ترے دیدار کا عالم

روشن رُخِ انور سے ہوا عالمِ امکاں
ہر سو ہے ترے حُسنِ ضیابار کا عالم

عشّاق ہی آتے ہیں زیارت کو مدینے
ہے خوب تری درگہِ انوار کا عالم

رکھتا ہے سدا قلب و نظر، جاں کو مہکتا
گلبار، تری سیرت و کردار کا عالم

خوابوں میں چلے آئیں اگر آپؐ اچانک
کیا ہو گا شہاؐ! آپ کے بیمار کا عالم

واللہ! زمانے نے عجب رنگ میں دیکھا
سرکارؐ کی الفت میں گرفتار کا عالم

جب سے ہیں زباں پر، شہِؐ والا کے ترانے
تب سے ہے حسیں، دل کے چمن زار کا عالم

مہکی ہے ہوا اور فضا نُور سے معمور
دلکش ہے ترے کوچہ و بازار کا عالم

اَفسردہ ہیں طیبہ کی جدائی میں، بُلا لیں
آتے ہی بتائیں گے، دلِ زار کا عالم

دیدِ شہِؐ والا کی تمنّا میں ہیں جیتے
بھاتا ہے کسے دِرہم و دینار کا عالم

حیرت میں تھے زینَت مہ و انجم، شبِ اَسرا
دیکھا جو تری سُرعتِ رفتار کا عالم

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دستِ کرم میں شاہؐ کے، رحمت کا نُور ہے
روشن جبیں پہ، مِہرِ نبوّت کا نور ہے

جن کے دلوں میں، الفتِ سَرورؐ کا نُور ہے
اُن کے لبوں پہ، ذکر کی لذّت کا نُور ہے

ظلمت میں ہے جو، مثلِ مہ و مِہر ضَوفشاں
وہ سیّدُ الوَرا ؐ کی، رِسالت کا نُور ہے

روشن ہے جس کے نُور سے، یہ ساری کائنات
بے شک وہ شمع رُوؐ کی، صباحت کا نُور ہے

ملتی ہیں جس سے، دونوں جہانوں کی راحتیں
وردِ دُرود کی وہ، سعادت کا نُور ہے

وجہِ قرار، ہستیٔ تاباں ہے آپؐ کی
اِلہام قلب و جاں پہ، سکینت کا نُور ہے

جس نے جبینِ دَہر کو ضَو بار کر دیا
وہ سرورِؐ جہان کی، سیرت کا نُور ہے

عشقِ نبیؐ ازل سے ہے، جن کے خمیر میں
قلب و نظر میں اُن کے، عزیمت کا نُور ہے

اُمّت کے ایک ایک خطا کار کے لیے
دستِ کرم میں شہؐ کے، شفاعت کا نُور ہے

جاں حُرمتِ نبیؐ پہ لٹائیں، وہ جاں نثار
جن کے مُشامِ جاں میں، اَطاعت کا نُور ہے

ہوتا وَرُودِ نُور ہے، اہلِ نظر پہ جو
وہ شاہِؐ انبیا کی، فَراست کا نُور ہے

جبریلؑ بھی نہ گِن سکے، جس کے ثواب کو
وہ بالیقیں درُود کی، کَثرت کا نُور ہے

زینبؓ سکھائی جس نے ہے، دیں سے وفا ہمیں
سِبطِ رسولؐ کی وہ شہادت کا نُور ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آباد سجدہ گاہِ شبستاں ہے آپؐ سے
ایوان قلب و جاں کا، درخشاں ہے آپؐ سے

گلشن کی زیب و زینت و ساماں ہے آپؐ سے
گُل کی مہک، نگارِ گلستاں ہے آپؐ سے

وحدانیت کا نُور، فراواں ہے آپؐ سے
طُورِ یقین، آج فروزاں ہے آپؐ سے

عہدِ وفا نبھائیں گے، تا عمر جاں نثار
آقاؐ! یہ جاں نثاروں کا، پیماں ہے آپؐ سے

جانیں گے کیسے، آپؐ کے اَرفع مقام کو
حیرت میں عقل بھی، دلِ حیراں ہے آپؐ سے

روزِ ازل سے عشق، دلوں میں ہے آپؐ کا
منسوب بابِ عشق کا، عنواں ہے آپؐ سے

سب کے غموں کا آپؐ، مداوا ہیں چارہ گر
ہر دردِ لاعلاج کا، دَرماں ہے آپؐ سے

ہے آپؐ کے کرم سے، سفر معرفت کا تیز
عارف جہاں میں صاحبِ عرفاں ہے آپؐ سے

جاری رَوِش رَوِش ہیں، عنادِل کے زمزمے
آقاؐ! چمن میں رقصِ بہاراں ہے آپؐ سے

اِک آپؐ کی نگاہ سے، قسمت بدل گئی
لاریب، دشتِ غم بھی خیاباں ہے آپؐ سے

روشن ہے آپؐ ہی سے، مرادیدۂ یقیں
عقل و خرد کی آنکھ بھی، تاباں ہے آپؐ سے

ایک اِک حدیثِ پاک ہے، تفسیرِ بندگی
اِک ایک معرفت کا، دبستاں ہے آپؐ سے

زینؔب نے مدح کی ہے، بڑے جذب شوق سے
ایک ایک حرفِ نعت، درخشاں ہے آپؐ سے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رُودادِ غم اُنہی کو سنائیں، بچشمِ نم
اُن کو ہی زخم دل کے دکھائیں، بچشمِ نم

طیبہ کی نُور، نُور فضاؤں میں بارہا
دل کے بجھے چراغ جلائیں، بچشمِ نم

دامن دَرِ رسولؐ پہ پھیلا نہ تھا ابھی
بِن مانگے پائیں ہم نے عطائیں، بچشمِ نم

عشّاق پر حبیبؐ ِ خدا کا کرم ہوا
رحمت کے دائروں میں سمائیں، بچشمِ نم

روضے پہ آ کے گنبدِ خضرا کے جلوہ بیں
عکسِ جمیل دل پہ بنائیں، بچشمِ نم

ذکرِ حبیبؐ بیٹھ کے باہم کریں سبھی
عاشق ثواب خُوب کمائیں، بچشمِ نم

ایک ایک منتظر ہے، سرِ بزمِ مصطفےٰ ﷺ
دیدِ نبیؐ کی مانگے دُعائیں، بچشمِ نم

تب شوقِ دید ہم کو دکھائے حسین خواب
جب جب ثنا کے پھول کِھلائیں، بچشمِ نم

آتے رہیں گے، سانس کی ڈوری ہے جب تلک
دَر پر معاف کرنے خطائیں، بچشمِ نم

حالِ دلِ حزیں بھی سنیں گے وہ غمگسار
دکھ درد بھی اُنہیؐ کو بتائیں، بچشمِ نم

سَرشار قلبِ زار تھا آتے ہوئے مگر
زینبؔ! حرم سے لوٹ کے جائیں، بچشمِ نم

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

خال و خَد دِلربا، خُلق ہے بہتریں ۔۔۔ آپؐ کی ذاتِ اقدس، بہار آفریں
چہرہ وَالشّمس، والّلیل گیسو حَسیں ۔۔۔ گفتگو انگبیں، دلکش و دلنشیں
جھومتے، جھومتے، چل پڑے عاشقیں ۔۔۔ سُوئے طیبہ نگر، سیّدؐ الساجدیں
دَہر میں کوئی ہو آپؐ سا مہ جبیں ۔۔۔ غیر ممکن ہے یہ، شاہِؐ دنیا و دیں!
آپؐ نُورٌ علی نُور، نُورِ مبیں ۔۔۔ اے امامُ الرُسُل! رحمتُ العالمیں
بالیقیں اوّلیں، بے گماں آخریں ۔۔۔ آپؐ لاریب ہیں خاتمُ المرسلیں
وجہِ نظمِ جہاں آپؐ ٹھہرے یہاں ۔۔۔ آپؐ ہی وجہِ تسکینِ قلبِ حزیں
فخرِ انسانیت، محترم، ذی حشم ۔۔۔ محسنِ نوعِ انساں، سراپا اَمیں
آپؐ کے بعد، لاریب کوئی نبی ۔۔۔ تا قیامت نہیں، سیّدؐ الصّادقیں
پیروی آپؐ کے نقشِ پا کی کریں ۔۔۔ عابدیں، سالکیں، متّقیں، زاہدیں
ہیں صحابہؓ سبھی جاں نثار آپؐ کے ۔۔۔ پیشوائے اُمم، سیّدؐ العارفیں
جن کو حاصل ہوا پیروی کا شرف ۔۔۔ بن گئے اولیا، اصفیا، صالحیں
سر بہ خم آپؐ کے دَر پہ حاضر رہے ۔۔۔ زینبؔ پُر خطا، سیّدؐ الطاہریں

نعتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سُوئے شہرِ نبیؐ، مسکرا کر چلے
خواب آنکھوں میں کیا کیا، سجا کر چلے

قافلے ہیں مدینے کی جانب رواں
وردِ صلِّ علیٰ، گنگنا کر چلے

عاشقوں کی جماعت چلی ساتھ میں
دیدۂ نم لئے، سر جھکا کر چلے

قلب و جاں بے طرح مضطرب تھے مگر
بزم سے اُنؐ کی تسکین پا کر چلے

ہو جہاں ذکرِ شاہِؐ اُمم، قُدسیاں
سائباں اک پروں کا، بنا کر چلے

جب سے تھاما ہے دامن ترا یا نبیؐ!
رنج و آلام، دامن بچا کر چلے

مسکرا کر محب، دار پر چڑھ گئے
جاں خوشی سے نبیؐ پر، فِدا کر چلے

الفتِ پنجتن میں نہ آئے کمی
ہم درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر، دُعا کر چلے

اُنؐ کی چوکھٹ پہ دامن کو پھیلا دیا
دیدِ سرکار کی التجا کر چلے

جاگنے کو ہے اُمّت تری شاہِؐ دیں
اب نہ کوئی اِسے، آزما کر چلے

اُمّتی اُس نبیؐ کے ہیں، جو حشر تک
خَاتِمُ المُرسلیںؐ ہیں، بتا کر چلے

دین و دنیا ہماری سنورنے لگی
نعت زینبؔ جو دل سے لگا کر چلے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

حضورؐ! حُسنِ سراپا، دکھائی دیتا ہے
چمن کا وہ گُلِ چیدہ، دکھائی دیتا ہے

جو لوحِ دل پہ چمکتا، دکھائی دیتا ہے
وہ نُور اُلفتِ شہؐ کا، دکھائی دیتا ہے

رَوِش، رَوِش سرِ گلشن، نبیؐ کی آمد پر
گلوں کا حُسن دو بالا، دکھائی دیتا ہے

طیور نغمہ سرا ہیں، خوشی سے شاخوں پر
حضورؐ آ گئے، ایسا دکھائی دیتا ہے

کلی، کلی کے ہے، وردِ زباں درُود و سلام
گلوں کا بھی یہ وطیرہ، دکھائی دیتا ہے

گلاب میں ہے مہک، آپؐ کے پسینے کی
مہکتا گلشنِ طیبہ، دکھائی دیتا ہے

وہاں سے چشمہ عطاؤں کا ہے سدا جاری
جہاں نبیؐ کا مُواجہ، دکھائی دیتا ہے

یہ حُسنِ خُلق، شمائل، یہ دلنشیں لہجہ
کمال آپؐ کا اُسوہ، دکھائی دیتا ہے

خوشا! کہ نخلِ تصوّر پہ بارہا مجھ کو
جمالِ گنبدِ خضرا، دکھائی دیتا ہے

جہاں جہاں، شہِؐ ابرار کی سجے محفل
وہاں بہشت کا نقشہ، دکھائی دیتا ہے

کہیں ہیں شبنمی ٹھنڈی ہوائیں طیبہ میں
کہیں پہ مُشک مہکتا، دکھائی دیتا ہے

حضورؐ آپ ہی ہر دور کے مسیحا ہیں
جبینِ دَہر پہ لکھا، دکھائی دیتا ہے

جِدھر جِدھر سے وہ گزریں، اُدھر اُدھر گویا
سحابِ نُور برستا، دکھائی دیتا ہے

ہیں مقتدائے صفِ انبیاؑ، شہِؐ والا
اِمامؐ سب میں یگانہ، دکھائی دیتا ہے

خیال و خواب میں عاشق کو بالیقیں زینبؔ
مِرے حضورؐ کا جلوہ، دکھائی دیتا ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

عاشقوں کی خَلوتِ جاں میں ہے، جَلوت آپؐ کی
ہر زمانہ آپؐ کا، ہر ایک ساعت آپؐ کی

ہر صحیفے میں رسُل کے، آپؐ کا ہے ذکرِ خیر
ہے رسالت اَوج پر، آقاؐ! نبوّت آپؐ کی

آپؐ کی آمد، بہاروں کی نویدِ جاں فزا
باغِ ہستی میں ہے ساری، زیب وزینت آپؐ کی

ہیں جہانِ آب و گِل کے، آپؐ ہی روحِ رواں
ہے خدا کے بعد، شاہِؐ دیں! فضیلت آپؐ کی

نُطق بوسے اطہر و اقدس زباں کے، لے سدا
جو دلوں کو موہ لے، ہے وہ فصاحت آپؐ کی

دن نکلتا ہے، خدائے لم یزل کے ذکر سے
شب نہ گزرے جب تلک، کرلیں نہ مِدحت آپؐ کی

معجزہ شَقُّ القمر کا، آپؐ سے صادِر ہوا
ہو گئے حیراں سبھی، دیکھی جو قُدرت آپؐ کی

اُنگلیوں سے آپؐ کی، جاری ہوا آبِ رواں
تھی صحابہؓ پر سدا، چشمِ عنایت آپؐ کی

اس کا دل ہے مثلِ کعبہ، بس گئی جس میں حضورؐ!
خالقِ اکبر کی اُلفت اور محبّت آپؐ کی

دوریوں سے آپؐ کی رہتے ہیں، افسردہ محب
چین لینے ہی نہ دے، اُن کو مَودّت آپؐ کی

جادۂ حق پر چلانے کے لئے، جانِؐ جہاں!
حشر تک سارے جہاں کو، ہے ضرورت آپؐ کی

ہیں مقدّر کے دَھنی، زینبؔ وہ سچے اُمّتی
جو بہر صورت کریں شاہاؐ، اَطاعت آپؐ کی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رہِ عشق میں جو ڈٹے رہے، اُنہیں شہؐ نے خوب صلہ دیا
کبھی شفقتوں کے حصار میں، کبھی رحمتوں میں چھپا لیا

ترے مشکبار خیال کو، ہے مُشامِ جاں میں بسا لیا
کبھی تذکروں سے جمال کے، دلِ مضطرب نے مزہ لیا

صفِ انبیاؑ سے خطاب میں، مرے مصطفٰےؐ، مرے مجتبٰے ﷺ
ترے حق میں روزِ الست، رب نے کمال عہدِ وفا لیا

تری عظمتوں، ترے مرتبوں، تری رفعتوں کو سلام ہے
کہ گناہگاروں کو عفو خُو، ہے گلے سے تو نے لگا لیا

تُو پیمبروںؑ کا اِمام ہے، تُو ہی وجہِ نظمِ جہان ہے
تری ذات سے ہی امان ہے، تری پیروی نے بچا لیا

ہوئے درگہِ شہؐ دوسرا کے قریں، تو کام یہی کیا
کہ غبارِ سنگِ درِ نبیؐ، سرِ چشمِ تر پہ لگا لیا

ترا عشق ہے مری زندگی، ترا ذکر ہے مری بندگی
وہ شعورِ ذات عطا کیا، مجھے اپنا بندہ بنا لیا

مجھے ناز ہے کہ ہوں اُمّتی، میں خدا کے پیارے رسولؐ کی
نہیں اُنؐ کے بعد کوئی نبی، یہی قول دل میں بٹھا لیا

مرا سر بلند اِسی پہ ہے، کہ ہوں میں ثنا گرِ مصطفےٰ ﷺ
تبھی قلب و جاں میں، چراغِ مدحِ محمدی ﷺ ہے جلا لیا

سرِ عرش ہیں ترے تذکرے، تری دُھوم ہے سرِ خاکداں
ترے ذکر کا کوئی سلسلہ، ہے ثنا گروں نے چلا لیا

مرا فخر یہ بھی نہیں ہے کم، لکھوں حمد ربِّ قدیر کی
یہ شَرَف ہے زینبِ پُر خطا، بڑے کام کا جو کما لیا

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ذکر ہے وجہِ قرارِ جاں، رسول اللہ ﷺ کا
تھام لے دامن دلِ حیراں، رسول اللہ ﷺ کا

ربِ کعبہ، قُدسیاں، لَوح و قلم، کَون و مکاں
ہر نبیؑ، ہر صاحبِ دوراں، رسول اللہ ﷺ کا

نرگس و سَوسن، چنبیلی، طائرانِ خوش نَوا
پتہ پتہ، ہر گُلِ خنداں، رسول اللہ ﷺ کا

قاسمِ کنزِ کرم ہیں، سرورِؐ کون و مکاں
حشر تک ممنون ہے اِنساں، رسول اللہ ﷺ کا

کر دیا روشن، دِلوں کو نُور سے توحید کے
ہے غلاموں پر بڑا احساں، رسول اللہ ﷺ کا

راحت و تسکینِ قلب و جاں ہے، اُنؐ کا ذکرِ خیر
ذکر ہے، ہر درد کا دَرماں، رسول اللہ ﷺ کا

دیکھ اُن کے کیف و جذبِ شوق کا عالم یہاں
ایک اِک عاشق ہوا قرباں، رسول اللہ ﷺ کا

عاشقیں پر ہے سدا، سرکارؐ کا دستِ کرم
اور ہے اِک لُطفِ بے پایاں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

اُمّتی جو پیروی کرتا رہے سرکارؐ کی
ہے خدا کے فضل سے تاباں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

تب سے ہیں محوِ ثنا، دَر شانِ محبوبِؐ خدا
جب شعور آیا، ملا عرفاں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

ہے نبیٔ اولین و آخریں میرا نبیؐ
مرتبہ ہے شان کے شایاں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

کس قدر اللہ کا محبوب ہے مہماں نواز
دیکھ کر حیران ہے مہماں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

انتہائی سادگی سے، زیست کی شہؐ نے بسر
مختصر سا تھا سر و ساماں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

جو اُنہیں بھیجیں، تہِ دل سے درُودوں کے گلاب
بخشے جائیں گے، ہے یہ پیماں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

ہو گیا اُنؐ کا جہاں میں، حامی و ناصِر خدا
ہر مُحبّ ہے صاحبِ ایماں، رسول اللہ ﷺ کا

مانگ لے اُنؐ کے وسیلے سے، اگر دل سے دعا
کب گدا ہو گا تہی داماں، رسول اللہ ﷺ کا

دُوریوں سے دِل گرِفتہ، ہو گئے زینبؔ، مگر
ایک دن مِل جائے گا داماں، رسول اللہ ﷺ کا

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وہؐ دستِ کرم ہم سے اُٹھائیں، نہیں ممکن
ہم آپؐ سے رُخ پھیر کے جائیں، نہیں ممکن

ہیں درگہِ سرکارؐ کے جلووں میں ابھی گم
مشتاق نگاہوں کو ہٹائیں، نہیں ممکن

جو آپؐ کی اُلفت کے اسیروں میں ہیں آقاؐ
وہ عہد، وفا کے نہ نبھائیں، نہیں ممکن

دُوری سے درِ شاہؐ کی، بہتے رہیں آنسو
دنیا کے لئے اشک بہائیں، نہیں ممکن

اک جَذب کا عالم، جو سرِ بزمِ نبیؐ ہے
وہ محفلِ اَغیار میں پائیں، نہیں ممکن

طیبہ سے دلِ زار کا رشتہ و تعلق
لفظوں میں بھلا کیسے بتائیں، نہیں ممکن

کیا کیا نہ مراتب شہِؐ ابرار نے پائے
وہ حیطۂ تحریر میں لائیں، نہیں ممکن

پائیں گے درِ شاہؐ پہ مَن چاہی مرادیں
ہم دَر پہ کسی غیر کے جائیں، نہیں ممکن

جاتے ہیں وہی جن کو بلاتے ہیں شہِؐ دیں
بے اِذن مدینے چلے آئیں، نہیں ممکن

وہ رحمتؐ عالم ہیں، وہی محسنِؐ عالم
احسان کسی پر وہؐ جتائیں، نہیں ممکن

حالات کے ماروں کی وہؐ سنتے ہیں، سدا سے
دکھ، درد اُنہیں ہم نہ سنائیں، نہیں ممکن

اُمّت کی کریں گے، وہ شَفاعت سرِ محشر
اس بات پہ خوشیاں نہ منائیں، نہیں ممکن

زینؔب تجھے اَسباب میسر نہیں ہوں گے
جب تک شہِؐ والا نہ بلائیں، نہیں ممکن

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وہؐ نگارِ گلستاں ہے، وہؐ بہارِ زندگی ہے
وہؐ سرور و سرخوشی ہے، وہؐ نشاطِ سرمدی ہے

وہ حبیبؐ لم یزل ہے، وہ رسولِؐ ہاشمی ہے
وہ چراغِ جادۂ حق، وہی جانِ راستی ہے

نہ کریم کوئی اُنؐ سا، نہ رحیم ہے کہیں پر
ہے جو بے بدل جہاں میں، وہی بندہ پروری ہے

ہے وہؐ کنزِ نُورِ رحمت، وہی مِشعلِ ہدایت
وہؐ سراغ آگہی کا، وہؐ عمل کی روشنی ہے

یہ عُروج، ایسی رفعت، یہ جمال و حُسنِ سیرت
جو قلوب فتح کرلے، وہی حِلم و شستگی ہے

ترا فقر و اِنکاری، ہے تمام اِختیاری
جو کرے سبھی کو حیراں، وہ کمال سادگی ہے

سرِ عرش تذکرے ہیں، سرِ خاکداں ہیں چرچے
بڑی عظمتوں کی حامل، تری شانِ سروری ہے

ترے ذکر میں ہے آقاؐ، دلِ مُضطرِب کی تسکیں
دے جو خُلد کی ضمانت، وہ درُودِ دائمی ہے

مِری زندگی کا مقصد، ہے حبیبؐ رب کی مِدحت
یہی میرا مُدعا ہے، یہی میری بندگی ہے

درِ مصطفےٰ ﷺ سے خالی، نہ گیا کوئی سوالی
وہ قسیمِ کَنزِ رحمت، ہے غنی، بڑا سخی ہے

چلیں عطر بیز جھونکے، سرِ روضۂ مبارک
سرِ فرشِ اَرض جَلوت، شہِؐ دیں کی دیدنی ہے

ترا نام وردِ لب ہے، ترے واسطے ہے میری
یہ تمام مَدح گوئی، جو جمالِ شاعری ہے

ہے امامؐ انبیا بھی، وہ مرا نبیؐ برحق
جو رسولِؐ آخری ہے، وہی فخرِ آدمی ہے

کبھی بزم کو سجائیں، کبھی نعت گنگنائیں
سرِ بزم، جانِ محفل، وہ رسولِؐ ہاشمی ہے

رہو! محوِ مَدحَ زینبؔ شہِؐ دوسرا کی ہر دَم
تری مَدحَ گوئی میں بھی، کوئی کیفِ سَرمدی ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دَہر کے روح و رواں، سَرور و سلطاںؐ ہیں وہی
قُرۃ العین، قرارِ دلِ حیراں ہیں وہی

وجہِ رعنائیِ گُل، جانِ بہاراں ہیں وہی
آرزوئے دلِ یوسفؑ، شہِ خوباں ہیں وہی

شاہدِ عرشِ عُلا، صاحبؐ ِ قرآں ہیں وہی
نُور سے خالقِ اکبر کے، فروزاں ہیں وہی

اُنؐ سے ہی غنچہ و گُل میں ہے طَراوت، خُوشبو
صاحبؐ ِ مہر و عَطا، جانِ گلستاں ہیں وہی

ذاتِ اقدس بھی اُنہیؐ کی ہے یگانہ، یکتا
بے گماں فخرِ جہاں، نازشِ دوراں ہیں وہی

نُور سے اُنؐ کے ہی، روشن ہیں زمانے سارے
مِشعلِ بزمِ ہُدیٰ، نیّرِ تاباں ہیں وہی

ہم بھی شامل ہوئے، جس ذات کے مدّاحوں میں
ہیں وہی نُورِ نظر، نَزدِ رگِ جاں ہیں وہی

مہر و مہ ہو گئے، سرکارؐ کے قدموں پہ نثار
صاحبِؐ جاہ و حَشم، سایۂ رحماں ہیں وہی

تابشیں شمس و قمر کی، یہ ستاروں کی چمک
اُنؐ کے صدقے ہے، سدا نُور بداماں ہیں وہی

بادۂ وحدتِ حق ہم کو پلانے والے
ساقئِ عرصۂ محشر ہیں، دَرخشاں ہیں وہی

یوں تو اَفضل ہیں سبھی، رَب کے پیمبر لیکن
سارے نبیوں میں، رسولوں میں نمایاں ہیں وہی

ایک ہے بوریا، پیوند لگا ہے ملبوس
بالیقیں سرورِؐ دیں، فقر پہ نازاں ہیں وہی

جن کے دم سے، یہ تمام انجمن آرائی ہے
راحتِ قلب و جگر، رحمتِ یزداں ہیں وہی

بھر دیا کاسۂ دل، پیشِ نظر جو بھی ہوا
ہاں وہی بحرِ کرم، صاحبِ فیضاں ہیں وہی

درگہِ نُور پہ، حال اپنا سنانے پہنچیں
ہم غریبوں کے تو، ہر درد کا درماں ہیں وہی

ہاں اُسی ہستیٔ تاباں پہ ہے، قرباں زینبؔ
چین بھی، باعثِ تسکینِ دل و جاں ہیں وہی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

درِ نبیؐ سے ملے شِفا بھی — ہے دردِ دل کی یہاں دوا بھی
معاف کر دے خدا خطا بھی — نبیؐ کی شامل ہو گر رضا بھی
چراغِ عشقِ نبیؐ جَلا بھی — چلا درُودوں کا سلسلہ بھی
سدا ہم اُنؐ ہی کا دَم بھریں گے — کیا ہے دل نے یہ فیصلہ بھی
ہے خُلق و سیرت کمال اُنؐ کی — کمال جُود و سخا، عطا بھی
قرارِ قلب و جگر ہے جس میں — دکھا دیا ہے وہ راستہ بھی
درِ حبیبؐ خدا پہ جا کر — نصیب اپنا وہاں جگا بھی
کسی پہ ہو گا کرم نبیؐ کا — کسی پہ بے حد کرم ہوا بھی
لگا ہے عشقِ نبیؐ کا غنچہ — دلِ حزیں میں وہ اَب کِھلا بھی
اُنہیؐ کے دَر پر ہو سر بہ خم تو — کہ ہیں دلوں کے وہ بادشہ بھی
فنا سے ہر گز نہ خوف کھانا — بقا کی معراج ہے فنا بھی
نہ خوف ہو گا، نہ ڈر کسی کا — اگر ہے زینبؔ، حق آشنا بھی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

باریابی کا ہمیں مژدہ سنائیں، سلطاں ﷺ!
حاضری کے لئے پھر دَر پہ بلائیں، سلطاں ﷺ!

آپ کے دارِ فضیلت میں جو آئیں، سلطاں ﷺ!
اُن کے دل نُورِ ہدایت سے جِلائیں، سلطاں ﷺ!

آپ سے عہد، وفا کے جو نبھائیں، سلطاں ﷺ!
اُن پہ ہیں خالقِ اکبر کی عطائیں، سلطاں ﷺ!

حالِ دلِ آپ کو گر ہم نہ سنائیں آ کر
داستانِ غمِ دل کس کو سنائیں، سلطاں ﷺ!

ماسِوا آپ کی یادوں کے، چمن زاروں کے
خانۂ دل میں نہ کچھ اور بسائیں، سلطاں ﷺ!

آرزوئے دلِ حیراں ہے، فقط اتنی سی
آپ کی دید کی کرتے ہیں دعائیں، سلطاں ﷺ!

دوریوں سے ترے عُشّاق، ہوئے افسردہ
بارہا دَر پہ اِنھیں اپنے بلائیں، سلطاں ﷺ!

آپ آئیں، تو جلائیں کبھی آنکھوں کے چراغ
راستوں پر کبھی پلکوں کو بچھائیں، سلطاں ﷺ!

ہو گیا آپ کی آمد پہ چمن، رشکِ اِرم
خوش خَرامی سے چلیں مست ہوائیں، سلطاں ﷺ!

سر بہ خم لب پہ، درُودوں کے سجا کر نغمے
آپ کو یاد کریں، جھومتے جائیں، سلطاں ﷺ!

آپ کا حُسنِ عمل، غیر بھی گر اپنائیں
فیض تاحشر زمانے میں اُٹھائیں، سلطاں ﷺ!

آپ سے نسبتِ عالی پہ ہے نازاں زینبؔ
دَر گزر کر دے خدا اِس کی خطائیں، سلطاں ﷺ!

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

من غریبم، خاکسارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

بے نوایم، اشکبارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

اے انیس و غمگسارم! خواجۂ بطحا نظر کُن

اَز ازل دَر انتظارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

روز و شب مَن بے قرارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

دِل گرِفتہ، دِل فِگارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

بے دیارم، کَس ندارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

دَر فِراقت اشکبارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

دِلربا، خوشتر نِگارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

بارہا دَر حالِ زارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

مال و زر، دولت نہ دارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

سوز و سازِ عشق دارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

اے عزیزِ زر نِگارم! خواجۂ بطحا نظر کُن
تا ابد دَر انتظارم، خواجۂ بطحا نظر کُن

اے صبا! اَز حالِ زینبؔ، سرورِؐ عالم خبر دِہ
دل فِگارم، خستہ حالم، خواجۂ بطحا نظر کُن

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تیرگی کبر و جہالت کی، مٹانے کے لئے
ذکرِ کرتے ہیں ترا، دِل کو جِلانے کے لئے

آمدِ سرورِؐ عالم ہے، بہاروں کی نوید
ہے صبا رقص کناں، پھول کِھلانے کے لئے

بھیجتے رہتے ہیں باہم، وہ درُود اور سلام
اہلِ دل، اہلِ نظر، آپؐ کو پانے کے لئے

دل ہے اَفسردہ، غمِ فرقتِ شہؐ سے بے حد
گوہرِ اشک ہیں، آنکھوں میں لٹانے کے لئے

آپؐ کا ایک تبسّم ہی، شہاؐ کافی ہے
قلب سے دَرد و غمِ ہجر، مٹانے کے لئے

کوئی سرورؐ میں لئے، دیدۂ نَم پھرتے ہیں
کاش ہم آئیں، مدینے سے نہ جانے کے لئے

شہؐ کی توصیف کے نغمے ہوں، مرے وردِ زباں
گیت لکھوں میں سدا، اُنؐ کے گھرانے کے لئے

گُنبدِ سبز کے سائے میں، کھڑے ہیں کب سے
حالِ دل، رحمتؐ ِ عالم کو سنانے کے لئے

آرزوئے دلِ عاشق ہے، فقط دیدِ حبیبؐ
سیل اَشکوں کا ہے آنکھوں میں، بہانے کے لئے

دَرس ہے دینِ مبیں آپؐ کا، اے ہادئ حق!
حشر تک امن کا مژدہ ہے، زمانے کے لئے

یاد میں آپؐ کی، آنکھیں رہیں نم زینبؔ کی
مسکرائے تو فقط، دَرد چھپانے کے لئے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

روئے تاباں کا تصوّر میں نظارا کیجئے
دید سے حُسنِ اَزل، دل میں اُتارا کیجئے

روشنی قلب و نظر کی گر فراواں چاہیئے
لمحہ لمحہ، اُنؐ کی یادوں میں گزارا کیجئے

نخل پر اَفکار کے، مِدحت کی کلیاں کِھل اُٹھیں
اِن سے قلب و جاں، نظر باہم نکھارا کیجئے

عاشقوں پر ہے، ترے مہر و کرم کا سائباں
عاصیوں کا بھی، شہِؐ اَبرار چارہ کیجئے

منتظر ہیں آپ کے دَر پر، شہِؐ والا کرم
چشمِ مہر و رحمت و رافت، دوبارہ کیجئے

بے نوا ہیں، بے سہارا، بے کس و بے بس ہیں ہم
اِک نظر، پھر ہم فقیروں پر خدارا کیجئے

مانگئے دے کر خدا کو، مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ
مانگنے سے قبل، دامن کو پسارا کیجئے

شاہِؐ خوباں! آپ کی اِک جنبشِ اَبرو پہ ہم
اپنی جاں پر کھیل جائیں گے اشارہ کیجئے

مشکلیں آسان کر دے گا، خدائے لم یزل
سیرتِ سرکارؐ سے ہستی، سنوارا کیجئے

پیروی سے شاہؐ کی، ہوں گے جہاں میں سرخ رُو
ذکر سے اُنؐ کے، سدا باطن نکھارا کیجئے

دِرہم و دینار، سیم وزَر کی چاہت چھوڑ کر
دل کو حُبِ مصطفےٰ ﷺ میں پارہ پارہ کیجئے

نعت کہئے عشقِ محبوبِؐ خدا میں ڈوب کر
وقت اُنؐ کی مَدح گوئی میں گزارا کیجئے

کیجئے اشکوں کی شبنم سے وضو، اِس کا مُدام
پھر قلم سے نعت، کاغذ پر اُتارا کیجئے

وہ کہ جن کے دل میں زینبؑ، بغضِ اہل بیت ہے
ایسے لوگوں سے جہاں تک ہو، کنارہ کیجئے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سرورِؐ کون و مکاں، اے خواجۂ بطحا! توئی ﷺ
شاہدِ عرشِ معلّیٰ، برتر و بالا توئی ﷺ

اے طبیبِ عاشقاں! اے راحتِ قلبِ حزیں!
مُردہ دل کے واسطے، رشکِ دمِ عیسیٰؑ توئی ﷺ

آئینے میں حُسنِ یوسفؑ کے بھی تھا تو جلوہ گر
در کفِ اطہر تھا موسیٰؑ کے، یدِ بیضا توئی ﷺ

بے گماں ساقی بھی تُو ہے، جلوۂ جاناں بھی تُو
تُو شرابِ نُورِ وحدت، ساغر و مینا توئی ﷺ

وجہِ بزمِ زیست ہے تُو، باعثِ صد افتخار
رشکِ قُدسی، فخرِ آدمؑ، سیّدِ والا توئی ﷺ

چاہنے والے، کہاں جائیں ترے دَر کے سِوا
وجہِ تسکیں اور درمانِ دلِ شیدا، توئی ﷺ

جنتِ ارضی کے جلوے، ثبت ہیں جانِ جہاں
آئینے میں قلب و جاں کے، نقشِ آئینہ توئی ﷺ

اے اِمام المتّقیں! اے رحمت اللعالمیں! ﷺ
تو شفیع المُذنبیں ہے، صاحبِ اَسرا توئی ﷺ

ہے شہِؐ لولاک بھی تو، فخرِ مَوجودات بھی
بالیقیں بعد اَز خدا، سرور توئی، مولا توئی ﷺ

اے حبیبِؐ خالقِ ارض و سما! بے کس پنہ
بے سہاروں کا سہارا بھی ہے تو، چارہ توئی ﷺ

اَرحم و راحم ہے تو، اے صاحبِؐ جُود و سخا!
انتہا کا ہے کرم تیرا، کہ ہے داتا توئی ﷺ

ہر نفس، ایک ایک دھڑکن، لے رہی ہے تیرا نام
تُو ہی تُو عشّاق کو آئے نظر، ہرجا توئی ﷺ

کُو بہ کُو چرچا ترا، گھر گھر تری محفل سجے
اہلِ دل، اہلِ نظر کے قلب پر، اِلقا توئی ﷺ

نفسی نفسی کی صدا، گونجے گی ہاں جب چار سو
روزِ محشر ہر کسی کے کام آئے گا توئی ﷺ

آگ برساتے ہوئے سورج کا ہو گا سامنا
گرمیٔ محشر میں ہو گا، جانِ جاں سایہ توئی ﷺ

حق تری توصیف کا زینبؔ کرے کیسے ادا
مہر و بخشش کا، عطا کا، فیض کا دریا توئی ﷺ

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

گھرانوں میں، ایسا گھرانہ کہاں ہے
مبارک صدی، وہ زمانہ کہاں ہے

مُحبّ ہیں، اُسی دور کی جستجو میں
وہ گزرا زمانہ، پُرانا کہاں ہے

پڑا ہی رہے، آپؐ کے دَر پہ آقاؐ
کسی اور کا دل، دیوانہ کہاں ہے

خوشا! مل گیا اِذن، پھر حاضری کا
ہماری خوشی کا، ٹھکانہ کہاں ہے

وہ درگاہِ عالی ہے مقصود میرا
کسی غیر کا، آستانہ کہاں ہے

اَزل سے ترے جاں نثاروں میں ہیں ہم
کسی اور کا، دل ٹھکانہ کہاں ہے

جو حق کے لئے جاں کی بازی لگا دے
حقیقت ہے واللہ، فسانہ کہاں ہے

مُحبّ ہیں اُنہیؐ کے، اَبد تک رہیں گے
یہ اعزاز ہم نے، گنوانا کہاں ہے

ہے مُشتاق جو، دیدِ خیرُ البشرؐ کا
ہے فرزانہ دِل وہ، دِوانہ کہاں ہے

وہ مولائےؐ کُل ہیں، وہ مختارِؐ کُل بھی
نہیں جس نے مانا، وہ دانا کہاں ہے

سوائے شہِؐ دیں کی اُلفت کے دل میں
مرے پاس کوئی خزانہ کہاں ہے

چلے پھر خراماں خراماں مدینے
سوا آپؐ کے دَر کے، جانا کہاں ہے

بجز آپؐ کی ذاتِ اَقدس کے، زینبؔ
کسی اور کو، دل نے مانا کہاں ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اے اَنیسِ عاشقاں! اے مُحرم و غمخوارِ مَن!
شاہدِ عرشِ معلیٰ، سرور و سردارؐ مَن

حاضری سے ہو، حضوری کا شرف مجھ کو عطا
آرزوئے قلب و جاں، دیدِ شہِؐ ابرارِ مَن

پھر مہک اُٹھے ہیں ہر سو، اُنؐ کی یادوں کے گلاب
پھر مچل اُٹھا زیارت کو، دلِ اَفگارِ مَن

ہے ثنا گوئی جہاں میں، میرا مقصودِ حیات
ذکرِ محبوبِؐ خدا ہے بے گماں، گفتارِ مَن

دست بستہ روضۂ اطہر کے ہیں، پیشِ نظر
رُوح پرور کیفیت ہے، دِلبر و دِلدارؐ مَن

خیر ہو اُنؐ کے گلی کوچوں، فضاؤں کی مُدام
ہے غبارِ کوئے سرورؐ، غازۂ رخسارِ مَن

خُلق ہے یکتا، یگانہ آپؐ کا حُسن و جمال
ہیں تصدّق جان و دل، اے احمدِ ﷺ مختارِ مَن!

حاضری مجھ کو ملی، یوں آستانِ نُور کی
پا گیا کامل شِفا، آقاؐ! دلِ بیمارِ مَن

خیر ہو طیبہ کی گلیوں اور کوچوں کی مُدام
شاد و فرحاں بے طرح ہے، یہ دلِ سرشارِ مَن

روضۂ اطہر پہ، جب سے ہیں دعائیں مستجاب
تب سے غنچے کِھل اُٹھے ہیں، دَر دلِ لاچارِ مَن

مہر سے ہیں آپؐ کے ہی دونوں عالَم فیضیاب
آپؐ کا مرہونِ منّت ہے، یہ قلبِ زارِ مَن

مَدح گوئی سرورِؐ دیں کی ہے، میرا مُدّعا
شاعری میں ہے فقط عشقِ نبیؐ، اِظہارِ مَن

میری نعتوں کا ہے عنواں، مَدح عشقِ مصطفٰےﷺ
پُر اثر ہیں کس قدر، یہ نعتیہ اشعارِ مَن

حق ثنائے مصطفٰےﷺ کا ہو، کسی سے کیا ادا
ایک خالق کے سِوا، اے صاحبؐ اَسرارِ مَن!

آپؐ کی مِدحت ہے گویا، ایک بابِ زرنگار
مثلِ آئینہ ہُوا، جس سے دلِ زنگارِ مَن

آئینے میں قلب و جاں کے، ہے تصوّر آپؐ کا
آنکھ میں جلوے سجے ہیں، سیّدِؐ ابرارِ مَن

جوش پر ہر پل رہے، بحرِ سخاوت آپؐ کا
قاسمِ کنزِ کرم، اے قافلہ سالارِ مَن!

بھیجتے ہیں اہلِ دل، ہر پل درُودوں کے گلاب
بہرِ تسکینِ دلِ مضطر، گُل و گلزارِ مَن

پھر نگاہِ مہر چاہوں، پھر وہی لطف و کرم
پھر ہے زینبؔ وردِ لب، ذکرِ شہِؐ ابرارِ مَن

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مدینے، خوشا! ہم بھی جانے لگے ہیں — مبارک، حسیں خواب آنے لگے ہیں
رہِ شوق کے، ایک اِک گام پر ہم — عقیدت کی شمعیں، جلانے لگے ہیں
پہنچتے ہی شہرِ شہِؐ انبیا میں — دلوں کے چمن، لہلہانے لگے ہیں
شرف مل گیا، پھر ہمیں حاضری کا — رضائے نبیؐ، پھر کمانے لگے ہیں
مدینے کی جانب، چلے زائریں پھر — نصیب اپنا اپنا، جگانے لگے ہیں
مُحبّ سر بہ خم، ہو گئے دَر پہ حاضر — ٹھکانہ مِلا، مسکرانے لگے ہیں
بصد شوق واں، حُور و غِلماں نبیؐ کے — یہاں اہلِ دل، گیت گانے لگے ہیں
مزیّن ہیں جو اُن کی، مدح و ثنا سے — نہایت حسیں، وہ ترانے لگے ہیں
گلستاں میں برگ و شجر، غنچۂ و گُل — ثنائے نبیؐ، گنگنانے لگے ہیں
ہیں کنزِ عطا بھی، وہ بحرِ سخا بھی — گہر رحمتوں کے، لُٹانے لگے ہیں
تناسائباں، آپؐ کی رحمتوں کا — جو افسردہ تھے، مسکرانے لگے ہیں
جو زادِ سفر کے نہیں اِہل، اے دل! — اُنہیں ہجر کے غم، رُلانے لگے ہیں
تڑپنے لگا دل، کہ طیبہ سے واپس — بہاتے ہوئے اشک، جانے لگے ہیں
جو نقشِ قدم پر، چلے مصطفےٰ ﷺ کے — وہ مثلِ گہر، جگمگانے لگے ہیں
درِ شاہؐ پر، منتظر ہیں جو زینبؔ — یگانے وہ سارے، دِوانے لگے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مقصودِ کائنات ہیں وہ، مقصدِ حیات
اُنؐ کے ہی دم قدم سے، فَروزاں ہیں شش جہات

روح و روانِ دَہر ہیں، وہ وجہِ کائنات
بعد اَز خدا بڑی ہے، شہِؐ دوسرا کی ذات

کیسے بیاں کروں میں، شہِؐ دین کی صِفات
چھوٹا ہے منہ، بڑی ہے مرے مصطفٰےﷺ کی بات

جُز عشقِ مصطفٰےﷺ نہیں، کچھ کائنات میں
فانی ہر ایک شے ہے، یہ دنیا ہے بے ثبات

حُبِّ نبیؐ میں، ایک محبّ کے لئے یہاں
دن عید کا ہے اور ہے ہر شب، شبِ برات

جن کے دلوں میں، عشقِ حبیبِؐ خدا نہیں
بے فائدہ ہے ساری عبادت، مجاہدات

آلِ عبا سے عشق و وفا بھی، خدا سے مانگ
ورنہ فضول ہے ترا دن، بے ثمر ہے رات

عشقِ نبیؐ سے جن کے، بدن نُور میں ڈھلے
زندہ ہیں اپنی قبر میں، وہ بعد اَز ممات

کہتے رہیں گے، لکھتے رہیں گے، تمام عمر
مَدحِ نبیؐ سے بن گئی، بگڑی ہوئی حیات

آقائےؐ دو جہاں کی مَودّت میں، روز و شب
محوِ ثنا ہوئے تو، غموں سے ملی نجات

ہیں سیّدؐ البشر، وہی سلطانِؐ بحر و بر
انسانیت کا حُسن ہے، خیرالوراؐ کی ذات

مولائے کائنات ہیں، زینبؑ مرے نبیؐ
ہاں جانتے ہیں چاہنے والے، سبھی یہ بات

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضورؐ دید کی لے کر ہم آس، بیٹھے ہیں
دلوں میں درد جگائے اُداس، بیٹھے ہیں

یہاں پہ ہے کسی حق ناشناس کا، کیا کام
درِ حبیبؐ ہے سب حق شناس، بیٹھے ہیں

ابھی سے ہم کو اُٹھاؤ نہ، پہرے دار و تم
بہشتِ ارض پہ آقاؐ کے پاس، بیٹھے ہیں

کچھ اور دیر، درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ رہنے دو
محبّ نبیؐ کے بصد اِلتماس، بیٹھے ہیں

نہیں ہوا دلِ مُضطر، کسی طرف مائل
لِقائے شاہؐ کی دل میں ہے پیاس، بیٹھے ہیں

جو بھیجتے شہِؐ والا پہ ہیں، درُود و سلام
وہ نُطق میں لئے کتنی مٹھاس، بیٹھے ہیں

حضورؐ! آپ کی تشریف آوری ہو گی
یہ بزمِ نعت میں کر کے قیاس، بیٹھے ہیں

جو منتظِر ہیں سرِ یومِ حشر، کوثر کے
وہ داس بن کے، سَراپا سپاس، بیٹھے ہیں

خدا سے خُلد میں مانگا ہے، قُربِ آقاؐ کا
ہے آس دل میں، کہاں ہم نِراس، بیٹھے ہیں

درِ نبیؐ کی ملے حاضری، حضوری بھی
اُنہیؐ کا دل کو بنائے نَواس، بیٹھے ہیں

جو کم نظر ہیں، نہیں مانتے مقام اُنؐ کا
سکوں ملے گا کہاں بدحواس، بیٹھے ہیں

نجانے کون سا لمحہ، پلٹ چکے بازی
منافقیں سرِ محفل ہراس، بیٹھے ہیں

دعا کی شہؐ کے وسیلے سے، جاں نثاروں نے
دُہائی کے لئے چوکھٹ پہ راس، بیٹھے ہیں

محبّ نبیؐ کے کہاں چاہیں سیم و زر، زینبؔ
لئے اِک اُنؐ کے تبسّم کی آس، بیٹھے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہوئے آپؐ جلوہ نما دَر چمن
گلستاں ہوا مثلِ مُشکِ خُتن

کلی کی رِدا شبنمی شبنمی
عُنابی گلابوں کے ہیں پیرہن

خوشی اہلِ گلشن کی دیکھے کوئی
گلوں کا چمن دَر چمن بانکپن

درختوں کی شاخوں پہ محوِ ثنا
رہے روز و شب عندلیبِ چمن

لکھوں تو معطّر ہوں کاغذ، قلم
کروں ذکر تو مُشکبو ہو دَہن

اُنہیؐ کے کفِ نُور میں ہے شِفا
وہی ہیں طبیبِ زمان و زمن

رہے وردِ لب، اُنؐ کا ذکرِ جَلی
اِسی میں ہے تسکینِ روح و بدن

نہیں دُور وہ دِن رہو منتظِر
کہ دیں ہو گا سب کا، یہ دینِ حَسن

ملے ارضِ جنت کی پھر حاضری
لگی ہے دلِ زار کو پھر لگن

نہ ہو جس میں ذکرِ سعید آپؐ کا
ہے کِس کام کی وہ حَسیں انجمن

ثنا گر فلک پر ہیں شمس و قمر
سرِ خاکداں، دشت و کوہ و دمن

شرف بے بہا ہے یہ زینبؔ ترا
کہ تو ہے ثنا خوانِ شاہِ زمن

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اشک آنکھوں میں اُمڈتے ہیں ثنا سے پہلے
ذکر کرتے ہیں ترا، وقتِ دعا سے پہلے

سر ہو سرکارؐ کی دہلیز پہ اور آنکھوں میں
عکس ہو گنبدِ خضرا کا، قضا سے پہلے

عمر بھر جن کے لبوں پر ہوں، ترانے شہؐ کے
بخش دے اُنؐ کو خدا، روزِ جزا سے پہلے

تجھ پہ ہوتے ہیں نچھاور، ترے عشاق مگر
دید سے پہلے، ترے حُسنِ اَدا سے پہلے

آبروئے شہِؐ والا، جسے ہوتی ہے عزیز
اُس کی تقدیر بدل جائے، عطا سے پہلے

دَہر میں ایسی مَودّت، نہ عقیدت ہم نے
ہاں کسی سے نہ کی، محبوبِؐ خدا سے پہلے

تھی چمک یوں نہ کسی اور کے چہرے میں، کبھی
شاہِؐ دیں! آپ کے چہرے کی ضیا سے پہلے

اہلِ دل، اہلِ نظر کا یہ وطیرہ دیکھا
موت کو طاری کیا خود پہ، فنا سے پہلے

سب سے پہلے کی، ثنائے شہِؐ والا رب نے
یوں ہوئی اُنؐ کی ثنا، خَلقِ خدا سے پہلے

شاہؐ کے گیسوئے عنبر کی، مہک پانے کو
آج آئی ہے گھٹا، بادِ صبا سے پہلے

جب بھی زینبؔ پر ہوئی چشمِ کرم، حسین اُسے
مِل گیا، گردشِ دوراں کی جفا سے پہلے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

یہ کون آیا، ہے کس کی رونمائی
کہ جھومے وجد میں ساری خدائی

یہ کس کے گھر خدا کا نُور چمکا
کہ جنت، چومنے دہلیز آئی

عنادل نغمہ خواں کس کے لئے ہیں
ہے کس کے واسطے نغمہ سرائی

زمیں سے تا فلک چرچے ہیں کس کے
یہ کس کی دھوم ہے، ہر سو بڑائی

صبا رَقصاں چمن میں کیوں ہے آخر
گھٹا کیوں رحمت و رافت کی چھائی

ہیں محبوبِؐ خدا تشریف لائے
بڑی سب سے ہماری عید آئی

ہر اک شے آمدِ سرورؐ پہ جھومے
زمیں بھی دھیرے دھیرے گنگنائی

فلک پر چاند تاروں کی یہ محفل
اُنہیؐ کے واسطے رب نے سجائی

شبِ ظلمت کٹی، پھیلا اُجالا
گھڑی مَولود کی یوں جگمگائی

چلو! دامانِ دل بھر لیں اسی سے
ربیع النُور ہے سوغات لائی

ملائک، انس و جاں بھی، حُور و غلماں
کریں باہم ثنائے مصطفائی ﷺ

کرے خَلقِ خدا بھی، لم یزل بھی
سدا محبوبؐ کی مِدحت سرائی

فقط سونپی اُنہیؐ کو عالمیں کی
ہے رَبّ العالمیں نے پیشوائی!

ہے طیبہ میں ہی کیوں اٹکا مرا دل وہاں سے ہے پرانی آشنائی
محمد مصطفےٰ ﷺ کی نعت لکھنا ہے میری زندگی بھر کی کمائی
شفاعت پر نبیؐ کی ہے بھروسہ کہاں کی نیکیاں، کیا پارسائی
چلو! بارِ دِگر زینبؔ مدینے نہیں ہوتی گوارا اب جدائی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نسبتِ شہؐ دیں سے، زندگی فروزاں ہے
ماہ وسال، روز وشب، ہر صدی فروزاں ہے

آمدِ محمد ﷺ سے، کٹ گئی شبِ ظلمت
بزمِ گلشنِ ہستی، دائمی فروزاں ہے

اک دلیلِ روشن ہے، مصحفِ رُخِ روشن
جس کی دید سے میری، بندگی فروزاں ہے

آپؐ کی مَودّت سے، دو جہاں سنور جائیں
نُورِ ہادیؑ حق سے، تیرگی فروزاں ہے

مہر و ماہ و انجم بھی، بر سرِ فلک آقاؐ
خاکداں کا ہر ذرّہ، سرمدی فروزاں ہے

ہے وجودِ اطہر کا، فیضِ عام یہ سارا
شہرِ نُور کی وادی، ہر گلی فروزاں ہے

آپؐ سے بہاریں ہیں، باغِ زیست میں شاہاؐ
مرغزار، دَرِ گلشن ہر کلی فروزاں ہے

برکتیں ہیں یہ ساری، نسبتِ محمد ﷺ کی
اُنؐ کی پاک ہستی سے، اُمّتی فروزاں ہے

نُورِ عشقِ احمد ﷺ سے، عاشقوں کا باطن بھی
اور اُنؐ کا ظاہر بھی، دائمی فروزاں ہے

دل سے غم مٹاتا ہے، ذکر آپؐ کا سرور!
وِرد سے درُودوں کے، بندگی فروزاں ہے

عشقِ پنج تن سے ہی، میرے دل کا آئینہ
کل بھی جگمگاتا تھا، آج بھی فروزاں ہے

عرش نے بلائیں لیں، اُس حسین چہرے کی
جس کی دید سے یارب! زندگی فروزاں ہے

مشکِ ذکرِ احمد ﷺ سے، جو سدا معطّر ہے
دَہر میں اَبد تک، وہ شاعری فروزاں ہے

خانۂ دلِ حیراں، بن چکا ہے آئینہ
نسبتِ محمد ﷺ سے، ہر گھڑی فروزاں ہے

ہے درُود پڑھنے کا اجر، اِس قدر لوگو!
بعدِ مرگ میّت بھی، قبر بھی فروزاں ہے

شہؐ کی نعت گوئی کا، مِل گیا شرف اِس کو
نُورِ نعت سے زینبؔ سروری، فروزاں ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

فرش تا عرش ہیں، چار سو بے گماں — آپؐ کے مُصحفِ رُخ کی تابانیاں
راحتِ قلب و جاں، حامئ بے کساں — بے نَوا کی نَوا، آپؐ جانِ جہاں
شاہدِ عرش، اے فخر اہلِ جناں! — ذی حشم! آپؐ ہیں، وجہِ تسکینِ جاں
آپؐ زیبِ گلستاں ہیں، رشکِ ارم — آپؐ لاریب ہیں، سرورِ سروراں
اے مرے صاحبِ جُود و لطف و کرم! — ہے ترا اَبرِ رحمت، مرا سائباں
نُور سے نُور تک ہے، سفر آپؐ کا — آپؐ نُورٌ علیٰ نُور، شاہِ شہاں
بھیجتے ہیں درُود و سلام آپؐ پر — دَم بدَم اِنس و جاں، تا اَبد قُدسیاں
اُنؐ کی سیرت کا چرچا کریں، غیر بھی — ہیں تصدّق شمائل پہ، ہر دو جہاں
دھوم حُسنِ عمل کی ہے، کردار کی — ہے فضائل کا چرچا، کراں تا کراں
اِک تبسّم ترا، ہر مرض کی دَوا — اے طبیبِ اَزل! محرم و رازداں
درگہِ نُور کی، مل گئی حاضری — کیسے اپنی مسرّت، کروں میں بیاں
ہوں درِ ناز پر، آج محوِ دُعا — کر عطا مرہمِ زخمِ دل، جانِ جاں
ابرِ رحمت کی بوندیں برستی رہیں — زینبؔ پُر خطا پر تری، مہرباں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

خاک کو ہمسرِ افلاک بنا دیتے ہیں
دیکھتے جائیں جدھر، پھول کِھلا دیتے ہیں

آپؐ جس راہ سے گزریں کبھی، اے جانِ بہار!
دشت و صحرا، گل و گلزار بنا دیتے ہیں

سرخ پھولوں کی ردا، خوب مزیّن کر کے
آپؐ آئیں تو سرِ راہ، بچھا دیتے ہیں

مشعلیں، آپؐ کے میلاد پہ آ کر عشّاق
طاقچوں میں سرِ دیوار، سجا دیتے ہیں

سنگِ بے مایہ کو ہم، پایۂ انجم کر کے
عام کو سرورِؐ دیں، خاص بنا دیتے ہیں

آپؐ کی عظمت و رفعت کا، خیال آتے ہی
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی، صدا دیتے ہیں

پُرضیا اُنؐ کے تبسّم سے، فضا ہے ساری
خوب چشمانِ مبارک ہیں، جِلا دیتے ہیں

جالیوں، منبر و محراب کے دلکش جلوے
آرزو دِید کی، کچھ اور بڑھا دیتے ہیں

آپؐ کے چاہنے والوں کی، خُدا دنیا میں
اپنے اکرام سے، توقیر بڑھا دیتے ہیں

ہے جنہیں، گنبدِ خضرا کے مکیں سے الفت
وہ اِنہیں قُرب عطا کر کے، جزا دیتے ہیں

روز و شب جن کی زباں پر ہے، درُود اور سلام
اُن کو غفران کا، بخشش کا صلہ دیتے ہیں

معرفت کی وہ، محبّوں کو کرامت دے کر
اُن کو فردوس کا، مُژدہ بھی سنا دیتے ہیں

جن کو ہے، آلِ محمد ﷺ سے محبّت بے حد
اُن کی سوئی ہوئی تقدیر، جگا دیتے ہیں

یاد سے ہیں دلِ پُر دَرد پہ، آہوں کے سحاب
صورتِ اشک نگاہوں سے، بہا دیتے ہیں

کُوچ کر جائے گی زینؔب، یہ اُسے ہے معلوم
مدحِ سرکارؐ سے گر، اِس کو ہٹا دیتے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

عطائیں جاں نثاروں پر، ترا جُود و سخاوت حق
سدا اُنؓ پر ہے، تیری بخشش و لطف و عنایت حق

بہ اذنِ لم یزل ہیں، دہر میں مختارِ کُل سرور
نبوّت شاہِؐ والا کی، رسالت بھی، سیادت حق

ترا اُسوہ مثالی ہے، میرے آقاؐ زمانے میں
ترا حُسنِ عمل، کردارِ اعلیٰ، حُسنِ سیرت حق

یقیناً! شش جہت میں دھوم ہے، ہر سو ترا چرچا
بزرگی ہے تری بعد از خدا، شاہاؐ فضیلت حق

ترے فضل و کرم کا سائباں ہے، ہر دو عالم پر
ترا نُورِ فراست اور ترا نُورِ بصیرت حق

"نہیں ہے بعد میرے کوئی پیغمبر" یہ فرمایا
مرے عالی نسب! منصب ترا ختمِ نبوّت حق

بتائیں صاحبِ عرفان بھی، اہلِ نظر جانیں
کہ عشّاقِ نبیؐ پر ہے، خُدا کی خاص رحمت حق

وجودِ نُور کا سایہ نہ تھا، پر دو جہاں تیرے
رہیں گے زیرِ سایہ تا ابد، ہے تیری عظمت حق

نبیؐ کی ہستیٔ والا پہ ہیں، شمس و قمر قرباں
تصدّق ہے سرِ گلشن، گلوں کی زیب و زینت حق

جہاں میں مہرِ عالم تاب کی مانند ہے روشن
ہے ساری اُمّتوں میں بہتریں، آقاؐ کی اُمّت حق

محبّانِ نبیؐ روزِ جزا، اہلِ جناں ہوں گے
ملی اُنؐ کو یہاں بھی، باغِ جنّت کی بشارت حق

نجاتِ اُخروی پائیں، جو اُنؐ کی راہ اپنائیں
کریں جو پیروی پائیں گے، وہ شہؐ کی رفاقت حق

کسی بھی بے ادب سے، کیا تعلق واسطہ رکھیں
نبیؐ کے ہر عَدُو سے، ایک مومن کی عداوت حق

یہاں بھی آپؐ کے لطف و کرم سے، سرخ رُو ہوں گے
وہاں پر بھی ملے گی آپؐ کی، ہم کو شفاعت حق

نہیں ہے مہرباں زینبؔ، کوئی شہؐ سا زمانے میں
رہے گی اُنؐ کی رحمت، بے کسوں پر بے نہایت حق

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مِدحت کے شَرف سے ہوں، زمانے میں سَرافراز
ہے مَدحِ نبیؐ سے مری، ہر صبح کا آغاز

اے نُورِ مجسّم! تری آواز پہ لبّیک
موجود بھی، ہے عالمِ امکاں بھی ہم آواز

تاباں ہیں ترے نُور سے، ہر لمحہ زمانے
ہر ایک زمانہ ہے ترا، ہمدم و دمساز

کاسے میں لئے پھرتے ہیں، شاہوں کے خزانے
ہے دَرگہِ عالی کے، فقیروں کا یہ اعجاز

کھولیں گے سرِ حشر، شفاعت کا وہ دفتر
آقاؐ کی شفاعت، مری بخشش کی ہے غمّاز

آتے ہیں فرشتے بھی، کیے سایہ پَروں کا
رہتے ہیں سرِ بزمِ نبیؐ، گوش بر آواز

اخلاص کے بندے ہیں جو، اُنؐ پر سرِ دربار
کُھلتے ہیں کئی سِرِّ نہاں، اور کئی راز

مرغوب ہے کتنا، ترے عشّاق کو آقاؐ
ایسا نہ کہیں دیکھا، کہ جیسا ہے درِ ناز

بھیجیں وہ درُود اُنؐ پہ، جو قسمت کے دھنی ہیں
اذکار کی دنیا کے وہ، لاریب ہیں شہباز

کرتے ہیں سدا اُنؐ پہ، نظر لطف و کرم کی
ہر چیز سے بڑھ کر ہے، غلاموں کا یہ اِعزاز

بو بکرؓ کہ فاروقؓ ہوں، عثمانؓ و علیؓ ہوں
اصحاب ہیں سب چاہنے والے، ترے جانباز

ہر سوچ سے، ہر فِکر سے، بالا ہے تری ذات
ایک ایک ادا پر ہے، محبّوں کو بڑا ناز

دیکھے ہیں کئی، اشک بہاتے ہوئے زینبؔ
سوز و غمِ فرقت کے ہیں، چہرے کئی غمّاز

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

جب تک نہ کرے کوئی، اَذکارِ سحر گاہی
حاصل ہوں اُسے کیسے، اَسرارِ خود آگاہی

بے لوث عقیدت میں، آقاؐ کی اطاعت میں
واللہ مَودّت میں، ہو جائے نہ کوتاہی

بے مایہ بظاہر ہیں، لوگوں کی نگاہوں میں
ہے اُنؐ کے فقیروں کی، ٹھوکر میں مگر شاہی

جنّت کی دعامانگیں، اور اُنؐ کی رفاقت بھی
اے کاش وہاں پائیں، سرکارؐ کی ہمراہی

ہر شے سے ہمیں بڑھ کر، جس دَر سے محبّت ہے
ہیچ اُس کے مقابل ہے، دنیا کی شہنشاہی

کی ہیں جو تہِ دل سے، اللہ نے چاہا تو
مقبول دعائیں ہوں، ساری مِری من چاہی

توصیف کے کُوچے میں، تب تک نہ قدم رکھنا
جب تک نہ ہو سیرت سے، سرکارؐ کی آگاہی

دل چیز ہے کیا، جاں بھی، سب مال و منال اپنا
عشّاق لٹاتے ہیں، ناموس پہ واللّٰہی

جانباز ترے شاہاؐ، ہوں بادیہ پیما جب
راہیں وہ قدم چومیں، جن پر ہوں ترے راہی

مخلوق میں اَشرف ہے، انساں کا شَرف دیکھو
ہاں اُس کی پکڑ میں ہے، وہ مُرغ ہو یا ماہی

جو سرورِؐ عالم کی، عظمت کو گھٹاتے ہیں
زینؔب نہیں دُنیا میں، اِس سے بڑی گمراہی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہر گام محبّوں کو، سرکار نوازیں گے
اک بار نہیں آقاؐ، ہر بار نوازیں گے

تسکیں دلِ مُضطر کی، ہے مدح سرائی میں
اِک لُطف عجب پایا، اُس دَر کی گدائی میں

وَالشمس رُخِ تاباں، ضوبار حسیں آنکھیں
دیکھیں نہ کہیں ایسی، دلدار حسیں آنکھیں

طیبہ سے جدائی میں، کیا دل پہ گزرتی ہے
یادوں سے نمی اکثر، آنکھوں میں اُترتی ہے

پھر دیدِ شہِؐ والا، عشّاق مگر چاہیں
دل میں غمِ فُرقت سے، جن کے ہیں فقط آہیں

طیبہ کی حسیں وادی، اَنوار کا مسکن ہے
مِل جائے کِرن کوئی، پھیلا ہوا دامن ہے

پھر ذکرِ شہِؐ دیں سے، معمور شبستاں ہیں
بے لوث مَودّت سے، لبریز دِل و جاں ہیں

بیٹھے ہیں فقیروں میں، سرورؐ کی گلی کے ہم
کاسہ لئے ہاتھوں میں، دَر پر ہیں سخی کے ہم

روضے کا حسیں منظر، رہتا ہے نگاہوں میں
طیبہ کا سفر مانگیں، پھر اپنی دعاؤں میں

دکھ درد کے ماروں کے، لاریب سہارے ہیں
آقاؐ کی عنایت سے، غم سارے کنارے ہیں

ہم نے درِ رحمت سے، بخشش کی خبر پائی
بیمار دلوں کی وہؐ، کرتے ہیں مسیحائی

دید شہِؐ والا کی زینبؔ کو تمنّا ہے
اُس پر بھی کھُلے حُسنِ دلدار کی رَعنائی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تری مثل ہادیٔ حق، کوئی پیشوا نہیں ہے
ترے حِلم کے مقابل، کوئی دوسرا نہیں ہے

کوئی زخمِ دل کا مرہم، کوئی درد کا مسیحا
کوئی غمگسار ایسا، بخدا ملا نہیں ہے

تری پیروی میں دیکھے، ترے جاں نثار آگے
کسی اور سے تعلّق، کوئی واسطہ نہیں ہے

ترے ذکر سے ہی شاہاؐ، ملے دل کو چین لیکن
غمِ ہجر میرے دل سے، ابھی تک گیا نہیں ہے

کئی راز عاشقوں پر، ہیں بقا کے آشکارا
ہو جو عشق مصطفےٰ ﷺ میں، وہ فنا، فنا نہیں ہے

رہِ مستقیم پر ہیں، ترے جاں نثار شاہا
ترے راستے سے بہتر، کوئی راستہ نہیں ہے

مرے دل کا آئینہ ہو، ترے ذکر سے چمکتا
مرا اور کوئی مقصد، کوئی مُدعا نہیں ہے

مرا کام چل رہا ہے، تِری مہر کی بدولت
اے شفیعِ روزِ محشر! مرے پاس کیا نہیں ہے

تُو اگر نظر میں رکھے، نہ رہے گا موج کا ڈر
کہ ترے سوا ہمارا، کوئی ناخدا نہیں ہے

سرِ لامکاں چلے وہ، ہوئی عرش تک رسائی
کسی اور کو ملا ہو، یہ شرَف سنا نہیں ہے

ہو جماعتِ رسُل کے، تم ہی مقتدائے اعظم
کسی اور کا یہ رتبہ، شہِؐ دوسرا نہیں ہے

ترے مہرِ بے کراں کا، ترے لطفِ بے بہا کا
کروں کیسے شکر، دَر سے ترے کیا ملا نہیں ہے

تہِ دل سے مانگ زینبؔ، درِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پہ جاکر
جو نہ ہو خلوصِ دل سے، وہ دُعا، دُعا نہیں ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نبیؐ کا دین ہی دینِ حَسَن ہے، دینِ رحمت ہے
ہیں ختم المرسلیں آقاؐ، یہی رب کی مشیّت ہے

اُنہیؐ کی ذات اکمل ہے، اُنہیؐ پر دیں مکمل ہے
اُنہیؐ کی ذاتِ والا سے عیاں، شانِ رسالت ہے

گلی کوچوں، دریچوں، سے دیارِ نُور کے اے دل!
نبیؐ کے چاہنے والوں کو بے پایاں محبّت ہے

ہمیشہ اپنے آقاؐ سے، محبّوں، جاں نثاروں کی
عقیدت اَوج پر دیکھی، مَودّت بے نہایت ہے

معطّر ہو سدا میری زباں، مَدحِ محمد ﷺ سے
دَہن میں ذکر سے اُنؐ کے، حَلاوت ہی حلاوت ہے

نہ رکھنا خود کو آگے اور نہ اپنے خون کے رشتے
ہمیں ہر ایک سے بڑھ کر، شہِؐ والا کی عِترت ہے

نہیں ہمسر، نہ اُنؐ کا ہے کوئی، ہمعصر دنیا میں
بنایا ہی نہیں مثلِ نبیؐ، حق نے، حقیقت ہے

سوائے نعت گوئی کے، نہ بھائے شاعری مجھ کو
ثنائے سرورؐ دیں، میری چاہت ہے، عبادت ہے

کرے ذکرِ نبیؐ، اللہ بھی، ہر آن، ہر لمحہ
کیا محبوبؐ کو یکتا، یہی اُس کی مشیّت ہے

جِلائیں اُنؐ کی یادوں سے، دِل و جاں کو مسلسل ہم
اِسی میں شاد و فرحاں ہیں، بہم رہتی سکینت ہے

خدا بندوں کو چاہے، اُن کی ماؤں سے سوا، لوگو!
دیا اُن کو حبیبؐ اپنا، بڑی اُس کی عنایت ہے

اُنہیؐ کے سنگِ دَر پر ہو، جبیں تیری جھکی زینبؔ
اِسی میں ہے سکوں دل کا، اِسی میں لطف و راحت ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

کوثر کا جنہیں روزِ جزا، جام ملے گا
شہؐ سے یہ وفا کا اُنہیں، انعام ملے گا

دنیا میں جو پائیں گے شرف، عشقِ نبیؐ کا
مژدہ ہو اِنہیں، خُلد کا اکرام ملے گا

اِک جذب کے عالم میں، دَرِ شاہؐ پہ درویش
سَر مست، مگر صاحبِ اِلہام ملے گا

پُر جوش ہجوم، اُنؐ کے محبّوں کا ہمیشہ
دہلیز پہ نم دیدہ، سرِ شام ملے گا

آنکھوں سے لگائیں، اِسے خُوشبو میں بسائیں
قِرطاس پہ لکھا جو، ترا نام ملے گا

دنیا بھی ترے چاہنے والوں کو ملے گی
بخشش کا بھی، دَر سے ترے پیغام ملے گا

عشّاق کو چھُو پائے گی، کب نارِ جہنم
عقبیٰ میں یقیناً، اِنہیں آرام ملے گا

جن کو ہے تمنائے لِقائے شہؐ والا
اُن کو ہی یقیناً، وہ دل آرام ملے گا

لَوٹیں گے تہی دست، نہ سرکارؐ کے دَر سے
فردوس کا مُژدہ بھی، سرِ عام ملے گا

عشّاقِ نبیؐ حشر میں، پیاسے نہ رہیں گے
ایک ایک کو، کوثر کا حسیں جام ملے گا

ہم دوڑ کے جائیں گے، زیارت کو مدینے
جب اِذن ترا، صاحبؐ اِکرام ملے گا

ہے دید نبیؐ کی ہمیں، بے لوث تمنّا
دیدار بِنا ہم کو، نہ آرام ملے گا

مِل جائے گی تسکیں، دلِ زینبؔ کو یقیناً
رؤیا میں جو، وہ صاحبؐ اکرام ملے گا

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اُلفتِ شہؐ کمال رکھتے ہیں
زیست یوں باجمال رکھتے ہیں

وہ جو عشقِ بلال رکھتے ہیں
دِل فقید المثال رکھتے ہیں

ہاں مَودّت، عقیدتیں اُنؐ سے
عاشقیں لازوال رکھتے ہیں

جاں نثارانِ سرورِؐ دیں سے
دوستی بے مثال رکھتے ہیں

ذکرِ سرکارؐ کا حسیں موسم
قلب و جاں میں بحال رکھتے ہیں

عشقِ احمد ﷺ کو خانۂ دل میں
پالتے ہیں، سنبھال رکھتے ہیں

اُن پہ ابرِ کرم ترا برسے
پیروی کی جو چال رکھتے ہیں

جاں تصدّق، اُنہیؐ پہ ہے قرباں
جو بھی مال و منال رکھتے ہیں

رحمتوں، برکتوں کی حامل ہے
وُہ جو شانوں پہ، شال رکھتے ہیں

زیست کیسی، بغیرِ عشقِ نبیؐ
ہم بجا یہ سوال رکھتے ہیں

آپ جیسے کریم ہی آقاؐ
دشمنوں کا خیال رکھتے ہیں

آپؐ کے ذکر کی طراوت سے
گلشنِ دل نہال رکھتے ہیں

ایک اِک اُمّتی کی مشکل کو
غم بھی زینبؔ، وہ ٹال رکھتے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ترا دارِ رحمت ہی تسکینِ جاں ہے
تری درگہِ نُور، جنت نشاں ہے

ترے رُوئے انور سے روشن جہاں ہے
مکین و مکاں، یہ زمیں، آسماں ہے

سجا میری آنکھوں میں باغِ جناں ہے
بسا ہے جو دل میں ترا آستاں ہے

ترے ذکر کے نُور سے ہے دمکتا
مِرے قلب کا آئینہ بے گماں ہے

تصدّق دریچوں پہ ہوں، بام و دَر پر
دیارِ نبیؐ میں سکوں ہے، اَماں ہے

مَودّت، وفا، عشق، آلِ نبیؐ کا
سراپا محبّوں کے دِل میں نہاں ہے

جسے مَے پلائے خدا مَعرفت کی
خوشا! سرِّ وحدت، اُسی پر عیاں ہے

لکھوں نعت کیسے، تری شانِ شایاں
قلم میں کہاں تابِ حُسنِ بیاں ہے

تری مَدح کا حق ادا ہو کسی سے
یہاں پر کسی کے، یہ بس میں کہاں ہے

بہ اِذنِ خدا، آپؐ مختارِ کُل ہیں
دیا دَسترس میں مکاں، لامکاں ہے

ہمیشہ سے ہوں محوِ توصیفِ آقاؐ
یہی بس، مری زیست کی داستاں ہے

جو گستاخ ہے میرے آقاؐ کا زینبؔ
وہ کم بخت ہے، کم نسب، بد زباں ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سرِ درگہِ نبیؐ ہے، مری بے خودی مبارک
مرے شہرِ دل کی روشن، ہے گلی گلی مبارک

ترے ذکرِ نُور سے ہے، مری زندگی مبارک
مرے زیست کے چمن کی، ہے کلی کلی مبارک

اِسی میں قرارِ جاں بھی، ہے اِسی میں چین دِل کا
جو ترے لئے ہے سرورؐ، ہے وہ دوستی مبارک

ہو جھکا ہوا مرا سر، ترے سنگِ آستاں پر
مرے واسطے ہے آقاؐ! تری چاکری مبارک

مرا اوڑھنا، بچھونا، مرا فن تری ثنا ہے
ترے تذکروں سے ہی ہے، مری شاعری مبارک

تری نعت کہتے کہتے، تری نعت لکھتے لکھتے
ہے فضائے جاں مہکتی، ہوئی شبنمی مبارک

تری مدح کی بدولت، مرا کام بن گیا ہے
ترے ذکرِ پاک سے ہے، مری بندگی مبارک

ترے شہرِ آرزو میں، ہے دلِ حزیں کی تسکیں
ملے چین ہر محبّ کو، ہے یہ سرخوشی مبارک

ہے کمال اُن کا جینا، ہے کمال اُن کا مرنا
جنھیں سرورِؐ جہاں کی، ملی عاشقی مبارک

ہوئے فیضیاب جو بھی، ترے خُلقِ بے بہا سے
اِنھیں ہر قدم پہ شاہاؐ، تری پیروی مبارک

وہی رہبرِ زماں ہیں، وہی پیشوائے اعظم
وہ نبیؐ اوّلیں ہیں، وہی آخری مبارک

نہ جواب ہے سخا کا، نہ مثال ہے عطا کی
ہیں شفیعِ روزِ محشر، وہ مِرے نبیؐ مبارک

یہ عطا، یہ ابرِ رحمت، یہ تجلّیوں کی بارش
جو مہِ عرب سے آئی، ہے یہ روشنی مبارک

اے قسیمِ کنزِ رحمت! اے غرورِ آدمیت!
دی خدا نے بعد اپنے، تجھے سروری مبارک

چلو شہرِ نُور اے دل! درِ ناز حاضری کو
جو صمیمِ قلب سے ہے، وہی حاضری مبارک

تری رحمتوں کی بارش، رہے عاشقوں پہ دائم
ترا یہ کرم شہِؐ دیں، رہے سرمدی مبارک

وہ جو بزمِ مصطفےٰ ﷺ میں، ہوئے باریاب زینبؔ
اُنہیں خُلد کی بشارت، یہیں مل گئی مبارک

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

کروں اُسے دل و جاں سے قبول، مل جائے
اگر حضورؐ کے قدموں کی دھول مل جائے

تہی ہے عشقِ نبیؐ سے اگر، تو ہے بے سود
کسی کی عمر کو جتنا بھی طول مل جائے

بدن سے روح تلک مشکبار ہو جائیں
حضورؐ کی جو مَودّت کا پھول مل جائے

جسے ہو دیدِ شہِؐ دیں کی آرزو بے حد
غمِ فِراق سے اکثر ملول مل جائے

نبیؐ کے عشق کی صورت، جہانِ فانی میں
مُحبّ کو مِدحتِ سرورؐ کا مُول مل جائے

جو اُنؐ کی پیروی کرتا رہے ستہِ دل سے
اُسے بہشت میں اِذنِ دخول مل جائے

ہو جذبِ عشق بھی، حسنینؓ کا مجھے حاصل
کرم علیؓ کا، دُعائے بتولؓ مل جائے

معاف کر دے خدا آپؐ کے وسیلے سے
خطا اُسے کوئی گر، میری بھول مل جائے

نبیؐ کی سیرتِ اطہر سے زیست، مجھ کو بھی
گزارنے کا سنہری اصول مل جائے

ہو عاشقانِ نبیؐ میں شمار بھی میرا
اگر اُنہی کی صفوں میں شمول مل جائے

ہو اَوج پر مری تقدیر بھی، اگر زینبؔ
مجھے بھی مُژدۂ دیدِ رسولؐ، مل جائے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہم اسیرانِ محبّت ہیں، قفس جانے دیں
مشکِ عشقِ شہِؐ ابرار میں، بس جانے دیں

سایۂ گنبدِ خضرا میں، ذرا دیر سہی
رحمتیں، رحمتِؐ عالم کی برس جانے دیں

در گہِ نُور پہ جانے کی، تڑپ ہے دل میں
کر دیں اسباب میسّر، ہمیں بس جانے دیں

ہو محبّوں پہ کرم، اِذنِ زیارت ہو عطا
روکنا اُن کو مناسب نہیں، پس جانے دیں

قدسیاں جھومتے جائیں، ہو مَودّت ایسی
عشق والوں میں رہیں، حِرص و ہوس جانے دیں

لوٹ کر آگئے چوکھٹ پہ تری، چھوڑ کے دل
دیں اجازت شہِؐ دیں، اگلے برس جانے دیں

مَس کیا دستِ مبارک سے، جسے آقاؐ نے
ایسی ہر شے کو یہاں، عطر میں بس جانے دیں

شاہؑ کی حُرمت و ناموس پہ پہرے کے لیے
اپنی ہمت کی کمر، آج سے کَس جانے دیں

ایک پل چین نہ پائیں گے، عُدو آقاؑ کے
عمر بھر چین کو ترسیں گے، ترس جانے دیں

ہوں گے گستاخ جہنّم میں، یہ طے ہے زینبؑ
اُن کو پاتال کی گہرائی میں، دَھنس جانے دیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

عشقِ شہِؐ والا سے جو مہکا نہیں کرتے
اللہ کی نظروں میں وہ آیا نہیں کرتے

جو شاہؐ کا دَر چھوڑ کے جایا نہیں کرتے
چالوں میں کبھی نفس کی آیا نہیں کرتے

پیمانِ وفا کر کے اِسے پھر کسی صورت
ہے عشق کا مَسلک، یہ بھُلایا نہیں کرتے

سوزِ غمِ فُرقت سے مُحبّ گِریہ کُناں ہیں
دنیا کے لئے اشک بہایا نہیں کرتے

کرتے ہیں تصوّر میں ہی دیدِ رُخِ زیبا
خوابوں میں اُنہیں ڈھونڈنے جایا نہیں کرتے

جذبے ہیں محبانِ نبیؐ کے جو دلوں میں
افلاک کی وسعت میں سمایا نہیں کرتے

اک بار جو آجائیں سرِ بزمِ رِسالت
محفل میں کسی غیر کی جایا نہیں کرتے

ہے ورد درُودوں کا یہاں جن کی زباں پر
بارِ غمِ دوراں وہ اُٹھایا نہیں کرتے

ذکرِ شہِؐ والا کا یہ اعجاز ہے کیا کم
رنج و غم و آلام ستایا نہیں کرتے

رہ جائیں یہاں اور وہاں بھی تہی داماں
جو عشقِ نبیؐ دل میں بسایا نہیں کرتے

شیرینئ گفتار سے دل جیت لئے ہیں
الفاظ کے وہ تیر چلایا نہیں کرتے

جو محوِ ثنائے شہِؐ والا ہیں مسلسل
خاطر میں کسی اور کو لایا نہیں کرتے

عشّاق کو غیروں سے تعلق نہیں منظور
نسبت میں کہیں کھوٹ ملایا نہیں کرتے

جائیں گے کہاں آپؐ کا در چھوڑ کے منگتے
احساں کبھی غیروں کا اُٹھایا نہیں کرتے

زینبؑ کے غموں کا بھی مداوا ہو شہِؐ دیں
اب اشک بھی آنکھوں میں سمایا نہیں کرتے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

عرب کے چاند سے، یوں روشنی پھیلی زمانوں میں
ہوئے رشکِ مہ و خورشید، ذرّے خاکدانوں میں

تمھاراؐ ذکرِ عالی، بعد از تمجید کرتے ہیں
پرندے جب بھی، اپنے پر سمیٹیں آشیانوں میں

سرِ خلدِ بریں، حُورین کے نغمات میں تمؐ ہو
تمہارےؐ نام سے ہے نغمگی، اُن کے ترانوں میں

گُلِ تر کی معیّت میں، سلام اُنؐ پر کہیں غنچے
درُود اُنؐ پر ملائک بھیجتے ہیں، آسمانوں میں

اَبد تک سرورِؐ ہر دو جہاں کا، بول بالا ہے
اُنہیؐ کی دھوم ہے ہر سُو، مکینوں اور مکانوں میں

خدا کے بعد افضل ہے، نبیؐ کے ذکر کا چرچا
رہے گا حشر تک یہ سلسلہ، ساری زبانوں میں

لگایا ساتھ اپنے نامِ نامی، آپؐ کا رب نے
محبّ جھومیں، سنیں جب جب، اِسے آقاؐ اذانوں میں

لبوں پر بھی سجا لینا، دلوں میں بھی بسا لینا
سکوں ہے لا الٰہ کے دلنشیں، دلکش ترانوں میں

کیا جس نے یہاں وردِ زباں، ذکرِ جلی تیراؐ
وہی جائے گا جنّت کے، حسیں عمدہ ٹھکانوں میں

اَبد تک بھیجتے رہنا، درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
کتابوں، درسگاہوں میں، گھروں میں، خانقاہوں میں

زَبون و خوار تھے، جو ٹھوکروں میں تھے کبھی زینبؔ
وہ پتھر جگمگائے دشت و صحرا میں، چٹانوں میں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ذی وقار و ذی حشم، سردارِ من، سالارِ من ﷺ
شاہِ خوباں! دلبر و دلدارِ من، سالارِ من ﷺ

راحت و تسکینِ جاں، آقاؐ زیارت آپؐ کی
خوش ادا و خوشنوا، مختارِ من، سالارِ من ﷺ

آپؐ میرا مدّعا ہیں، اور مقصودِ حیات
آپ سے پائیں جِلا، افکارِ من، سالارِ من ﷺ

آپؐ کی آمد سے گلشن میں، چلی آئی بہار
ہے مہک ہر سُو، گُل و گلزارِ من، سالارِ من ﷺ

آپؐ کی حرمت نہ ہو گی، جب تلک مجھ کو عزیز
ہیں عبث شعر و سخن، گفتارِ من، سالارِ من ﷺ

دلنشیں، بے حد حسیں، لکھوں قصیدے آپؐ کے
ہیں بجا آقا یہی شہکارِ من، سالارِ من ﷺ

رنج و غم کی ہیں تپش میں، آپؐ میرا سائباں
اے مداوائے دلِ بیمارِ من! سالارِ من ﷺ

آپؐ کی بے کس پناہی، سیّدیؐ ہے بے مثال
غم گسار و چارہ گر، پندارِ من، سالارِ من ﷺ

بے سہاروں کا سہارا، آسرا بھی آپؐ ہیں
اے شہِ ہر دو سرا! غم خوارِ من، سالارِ من ﷺ

جو خوشی سے عمر کاٹیں، پیروی میں آپؐ کی
ہیں یقیناً جنّتی، سرکارِ من، سالارِ من ﷺ

زیرِ لب بھیجوں سلام اور سانس بھی آہستہ لوں
روضۂ شہ پر، اے قلبِ زارِ من! سالارِ من ﷺ

ہے زباں پر میری، آقاؐ آپ ہی کا ذکرِ خیر
ہو یہی صبح و مسا گفتارِ من، سالارِ من ﷺ

آخری سانسوں تلک کرتی رہوں، تیری ثنا
شاعری میں ہے یہی اِظہارِ من، سالارِ من ﷺ

جن کے دل میں بس گیا ہے، عشقِ آلِ مصطفٰے ﷺ
اُن کو آنکھوں پر بٹھانا، کارِ من، سالارِ من ﷺ

آپؐ کی چشمِ کرم ہوتی رہے، مجھ پر مدام
خوشنما ہو بے طرح، کردارِ من، سالارِ من ﷺ

آپؐ کے گستاخ، عبرت کا نشاں بنتے گئے
بالیقیں اے سیّدِ ابرارِ من! سالارِ من ﷺ

غیر کے دَر پر سکوں، زینبؔ کبھی پایا نہیں
ہاں ہے درمانِ دلِ افگارِ من، سالارِ من ﷺ

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رہے وردِ لب اُنؐ کا اسمِ گرامی
شَرف دین و دنیا کا ہے یہ دَوامی

لطافت، مہک، رنگ پھولوں سے لے کر
کہوں کاش نعتِ نبیؐ مثلِ جامی

ہے جو خوگرِ وردِ ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ملے گی فرشتوں کی، اُس کو سلامی

کرم مجھ پہ میرے کریمین کا ہے
کہ بخشی مجھے مدح کی شاد کامی

مقدر کا ہے وہؐ سکندر یقیناً
ثنا گر نبیؐ کا بنے جو دَوامی

شَرف نعت گوئی کا بے حد بڑا ہے
جزا حشر میں ہے، یہاں نیک نامی

دُرُودوں کی محفل سجا کر تو دیکھو
سروں پر ملک تان لیں، پَر تمامی

لُٹا دیں گے حُرمت پہ عشّاق جانیں
نہیں اُنؐ کی اُلفت، زَبانی کَلامی

تری پیروی کی ہو توفیق ہم کو
نہ ہو اپنے کردار میں کوئی خامی

وہ پیغام لاتا رہا مرسلیں پر
ہے روحُ الامیںؑ، پاک رب کا پیامی

قرینِ حرم کاش ملتا ٹھکانہ
رُلائے غمِ ہجرِ ذاتِ گرامی

بجا ناز ہے اِس پہ مجھ کو، کہ بخشی
خدا نے مجھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی

زباں پر ہیں جن کے دُرُودوں کے نغمے
رہے گا خدا ہر گھڑی سب کا حامی

میں جن کی ہوں، مِدحت سرا آج زینبؔ
سرِ حشر ہوں گے وہیؐ میرے حامی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سرِ فرشِ زمیں وہؐ ذِی حشم، جانِ جہاں آئے
مبارک صد مبارک، سرورِؐ کون و مکاں آئے

گرے سجدے میں آتے ہی، شہادت لا الٰہ کی دی
رہِ حق پر چلانے دَہر میں، شاہِؐ شہاں آئے

مبارک بے نواؤں کے لئے ہے، آپؐ کی آمد
وہ رحمت کی رِدا اوڑھے، قرارِ بے کساں آئے

ہوئی ہے آپؐ کی آمد سے ہی، رشکِ اِرم دنیا
جہانِ آب و گِل میں آپؐ ہیں، بہرِ اَماں آئے

لِقائے مصطفٰے ﷺ، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے
نہ شوقِ دید ہو، گر رُوبرو باغِ جِناں آئے

درُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر، ہو روز و شب مُدام اُنؐ پر
سوائے ذکر شاہِؐ دیں، نہ کوئی داستاں آئے

سرِ گلشن ہے بعدِ ربِّ دو عالم، ثنا اُنؐ کی
عنادِل چار سو اشجار پر ہیں، مدح خواں آئے

خدا کے بعد افضل ہے، نبیؐ کے ذکر کا چرچا
خوشا! ہم آپؐ کی توصیف کرنے کو یہاں آئے

کہیں دیکھا نہیں اُنؐ کے سوا، دنیا میں اُنؐ جیسا
حبیبؐ ِ دوسرا بن کر، وہ ختمُ المرسِلاں آئے

ہیں بی بی آمنہؓ کے لال، عبد اللہ کے پیارے
جہاں میں دینِ فطرت کے، وہؐ بن کر پاسباں آئے

اُنہیؐ پر دل تصدّق، جاں نچھاور کر چکے ہیں ہم
جب آئے، تو لبوں پر ذکر اُنؐ کا، بے کراں آئے

محبّت مصطفےٰ ﷺ سے اور آلِ مصطفےٰ ﷺ سے ہے
شَفاعت کو مری زینبؔ، وہ جانِ دو جہاں آئے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہو مبارک عاشقوں کو، آمدِ شاہِؐ شہاں
عید ہے دیدہ وَروں کی، اہلِ دل ہیں شادماں

آپؐ ہی کے واسطے تخلیق ہیں، دونوں جہاں
آپؐ پر ہی مُنکشِف ہے سرِ کُن، اے غیب دان!

ہیں تڑپتے دید کو، کیا قدسیاں، کیا انس و جاں
کیا مہ و انجم، ہے کیا خورشید، کیا سیارگاں

موجزن ہے قلب و جاں میں بحرِ عشقِ مصطفےٰ ﷺ
جھومتے ہیں وَجد میں آکر، قلوبِ عاشقاں

خوشگلوئی سے ہی جذبوں کو ہوا دیتے ہیں وہ
کارواں جن میں حُدی خواں ہوں، عرب کے سارباں

نرگس و سوسن، چنبیلی، موتیا، شبنم، گلاب
ہیں سبھی محوِ ثنا دَر گلستاں، جانِ جہاں

منتظر دہلیز پر ہیں، جاں نثاروں کے ہجوم
دست بستہ محوِ توصیفِ نبیؐ ہیں، انس و جاں

ہادیٔ بر حق، چراغِ جادۂ منزل ہیں آپؐ
آپؐ پر ظاہر کئے، رب نے رموزِ لا مکاں

وجہِ خیر و برکت و رحمت ہے، آمد آپؐ کی
سبز گنبد کے مکیں، اے تاجدارِ مُرسلاں!

دَر پہ پہنچے، تو کھلی عشّاق کے دل کی کلی
ہے بہشتِ اَرض، یا جنت ہے زیرِ آسماں

گنبدِ خضرا کو دیکھا جب، اچانک یوں لگا
ہو نظر کے سامنے، جیسے دمکتی کہکشاں

رُوح پَرور یاد ہے، منبر سے وابستہ ہنوز
جب غمِ فرقت سے تھی شاخِ تمر، گریہ کُناں

باعثِ سرشاریٔ دِل، منبر و محراب و دَر
جالیوں کو دیکھ کر، آنکھوں سے آنسو ہیں رواں

مونس و غمخوار ہیں، دُکھ دَرد کے ماروں کے وہؐ
ہیں یتیموں، بے کسوں کا آسرا، وہؐ مہرباں

عشق میں ہے قلب کا اخلاص، شرطِ اوّلیں

ورنہ دعویٰ عشق کا کرنا ہے، ایماں کا زیاں

دوریاں ہیں آپ کے دَر سے کٹھن، بے حد حضورؐ

اِذن پھر کر دیں عطا، اے سرورِ کون و مکاں!

اُس کا قلبِ مضطرب، زینؔب ہے بے حد مطمئن

سرورِ دیں کی غلامی میں، ملی جس کو اماں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ردائے فِکر پہ اُنؐ کو، جہاں جہاں دیکھوں
کرم کا اَبر برستا، وہاں وہاں دیکھوں

وہاں وفا مرا دامن پکڑ کے لے جائے
نبیؐ کے نقشِ کفِ پا، جہاں جہاں دیکھوں

فقط حرم کے دَر و بام ہیں، نگاہوں میں
حسین کوئی نظارا، نہ کہکشاں دیکھوں

کوئی وہ شے، جو مُقدّس ہتھیلیاں چُھو لیں
عذابِ نار سے بچتی ہے، بے گماں دیکھوں

خدا کے بعد بزرگی ہے، آپؐ کے شایاں
کسی کے ایسے مراتب، نہ ایسی شاں دیکھوں

اگر درُود پڑھوں اور ہاتھ پھیلاؤں
حُضورؐ لُطف ترا، مہرِ بے کراں دیکھوں

غنی، سخی ہیں شہِؐ دوسرا، مرے آقاؐ
عطا سے کاسۂ دل، مثلِ گلستاں دیکھوں

چمن سے موسمِ گُل ہو گیا، اگر رخصت
تو کیا؟ بہار سدا اپنے آشیاں دیکھوں

سُرورِ قلب و نظر ہے ثنائے شاہِؐ اُمم
صریرِ خامہ پہ، وجدِ فرشتگاں دیکھوں

ردائے نعت میں، تاروں کو ٹانکنے کے لئے
زمیں نہ دیکھوں، سرِ دَست آسماں دیکھوں

جمالِ وادیٔ طیبہ ہے، دیدۂ تر میں
قرارِ قلب و جگر، اُنؐ کا آستاں دیکھوں

خدا کا بھی ہے، حبیبؐ خدا کا بھی ذاکر
جہاں بھی، عالمِ امکاں بھی، بے گماں دیکھوں

ہزارہا سرِ تُربت ہے، قدسیوں کا نزول
یہ شان، عظمت و رفعت، کہاں کہاں دیکھوں

دَرِ رسولؐ جو خیرات مانگنے جاؤں
نظر اُٹھاؤں تو، لاھُوت و لامکاں دیکھوں

جو بے مثال ہے زینبؔ، وہ حُسنِ عالمتاب
فقط ہے میرے نبیؐ کا، جہاں جہاں دیکھوں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اگر وہ اپنی بارگاہِ ناز میں بلائیں گے
تو درد و غم حیات کے، تمام بھول جائیں گے

اگرچہ دیدۂ حیات، سوزِ ہجر سے ہے نم
مگر اِسے، نبیؐ کے جذبِ عشق سے جِلائیں گے

آنچ بھی نہ آنے دیں گے، حُرمتِ نبیؐ پہ ہم
قرارِ جاں پہ نقدِ جاں، ہر ایک شے لُٹائیں گے

یہاں جو رب سے آپؐ ہی کو، مانگتے رہے سدا
وہ باریاب آستاں سے، بامراد جائیں گے

رہیں گے اُنؐ کے شہر کی، فضائے جاں فِزا میں گم
کہ عمر بھر، وہ دلنواز جلوے یاد آئیں گے

ہم اُداس دارِ نُور سے ہیں، لوٹتے ہوئے
ہُوئے جو دور آپؐ کے نگر سے، جی نہ پائیں گے

ہاں لحد میں منتظر رہیں گے، اُنؐ کی دید کے
جب کرم کریں گے، غم نہ ہجر کے اُٹھائیں گے

خم کئے ہوئے سروں کو، سنگِ دَر کو چوم کر
یہ دامنِ مراد، آستاں سے بھر کے لائیں گے

یاں تجلیاتِ نُور، کُو بہ کُو ہیں چار سُو
جلوے شہرِ نُور کے، نظر نظر بسائیں گے

تا حیات جو رہے ہیں، محوِ مدحِ مصطفےٰ ﷺ
وہ خُلد میں بھی، کہکشاں کی مِثل جگمگائیں گے

سنائیں کیوں، کسی کو اپنا حالِ قلبِ زار ہم
درِ نبیؐ پہ جا کے، اُنؐ کو درد و غم سنائیں گے

اگر نبیؐ کے واسطے سے، مانگ لیں خدا سے ہم
تو زینبؔ ایک اک دُعا کو، مستجاب پائیں گے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

عِطر بیز ہیں جہاں میں، سیّدؐ الوریٰ کے گُل
تا ابد کھِلے رہیں گے، شاہِؐ دوسرا کے گُل

کاش کاسۂ نظر میں ڈال دیں، لِقا کے گُل
ہیں یہاں مرے لبوں پہ، بس اِسی دعا کے گُل

بزم ہے درُود اور سلام کی سجی ہوئی
اور ہیں کھِلے ہوئے، ثنائے مجتبیٰ ﷺ کے گُل

نغمہ ریز ہیں، چمن میں طائرانِ خوشنوا
راستوں پہ محوِ رقص ہے صبا، بچھا کے گُل

وہ کریمؐ ہیں بہت، رؤفؐ بھی، رحیمؐ بھی
بانٹتے ہیں قاسمِؐ کرم، سخا، عطا کے گُل

عاشقیں غمِ فراق سے ہیں، جاں بلب تمام
ایک اِک کو ہوں نصیب، وصلِ بے بہا کے گُل

بزمِ مصطفےٰ ﷺ کا اہتمام جو کریں وہی
بھیجتے رہیں درُود کے، سَجا سَجا کے گُل

یاد اُنؑ کی قلب و جاں میں، ہے رچی بسی ہوئی
اور زباں پہ ہیں مری، ثنائے مصطفےٰ ﷺ کے گُل

بے مثال ہیں، شگفتگی میں لاجواب ہیں
بے بدل ہیں شاہِؑ دیں کی، مدحِ بے بہا کے گُل

ہے بسا مُشامِ جاں میں، مُشکِ عشقِ پنج تن
اور قلب و جاں میں ہیں، کھلے ہوئے وفا کے گُل

اُنؑ پہ ہو، صمیمِ قلب سے درُود اور سلام
ہیں جو دخترِ نبیؐ، علیؓ باصفا کے گُل

شہؑ کے دل کا چین ہیں، بتُول نُورِ عین ہیں
اور ہیں حسنؓ، حسینؓ باغِ مجتبےٰ ﷺ کے گُل

زینبؑ اہلِ بیت سے، نہ آئے چاہ میں کمی
کیا کمالِ اَوج پر ہیں، بنتِ مصطفےٰ ﷺ کے گُل

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اپنے درِ رحمت پر، سرکارؐ نوازیں گے
اک بار تو کیا، آقاؐ ہر بار نوازیں گے

تسکینِ دلِ مُضطر، ہے مَدح سرائی میں
اِک لطف نرالا ہے، اُس دَر کی گدائی میں

والشمس رُخِ تاباں، ضوبار حسیں آنکھیں
دیکھیں نہ کہیں ایسی، دِلدار حسیں آنکھیں

طیبہ سے جدائی میں، کیا دِل پہ گزرتی ہے
یادوں سے نمی اکثر، آنکھوں میں اُترتی ہے

اک دیدِ شہِؐ والا، عشاق مگر چاہیں
فرقت سے لبوں پر ہیں، یاں سب کے فقط آہیں

طیبہ کی حسیں وادی، انوار کا مخزن ہے
مِل جائے کرن کوئی، پھیلا ہوا دامن ہے

ذکرِ شہِؐ والا سے، معمور شبستاں ہیں
بے لوث مَودّت سے، لبریز دِل و جاں ہیں

بیٹھے ہیں فقیروں میں، اِک اُنؐ کی گلی کے ہم
کاسہ لئے ہاتھوں کا، دَر پر ہیں سخی کے ہم

روضے کا حسیں منظر، بستا ہے نگاہوں میں
مانگا ہے وہی منظر، پھر اپنی دعاؤں میں

دکھ دَرد کے ماروں کے، لاریب سہارے ہیں
ذکرِ شہِؐ خوباں سے، غم سارے کنارے ہیں

زینبؔ درِ رحمت سے، بخشش کی خبر پائی
جو زخم لگے دل پر، کر دیں گے مسیحائی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

حبیبؐ ِ دوسرا ہے سرِّ کُن، رازِ دوعالم ہے
وہی اوّل، وہی ختمِ رُسُل ہے، فخرِ آدم ہے

فرشتوں نے جو اُنؐ کی شان دیکھی، وجد میں آئے
تصدّق ہوگئے دونوں جہاں، ایسا مکرّم ہے

خُدا کے بعد ہے وہ ذِی حشم، ہر ایک سے بڑھ کر
بزرگی آپؐ کا رُتبہ، مرے آقا مسلّم ہے

نہ پیدا آپؐ ہوتے، تو کہاں پیدا جہاں ہوتے
یقیناً آپؐ ہی سے، دو جہاں کا نظم قائم ہے

وضو اشکوں سے کر کے، حاضری دینے حرم جائیں
مَودّت جس قدر بھی، آپؐ سے بڑھتی رہے کم ہے

نویدِ جاں فِزا ہے اُنؐ کی آمد، بزمِ ہستی میں
سدا مرہونِ منّت شاہِؐ دیں کا، اِبنِ آدم ہے

ہوئی تخلیقِ آدم، بعد اَز تخلیقِ شاہِؐ دیں
وہ محبوبؐ ِ خدا، ظلِ اِلٰہ، نُورِ مجسّم ہے

رفاقت بھی وہی پائے گا، آقا ﷺ کی سرِ محشر
ملیں گی راحتیں اُس کو، اگر نیکی پہ قائم ہے

دمِ آخر ہو میرا، گنبدِ خضرا کے سائے میں
نظارا آخری کر لوں، کہ آنکھوں میں ابھی دم ہے

غمِ دوری مدینے سے، رُلاتا ہے محبّوں کو
سجی رہتی نگاہوں میں، سدا اشکوں کی شبنم ہے

اُسی ﷺ کی رحمتوں کا ہے، گھنا سایہ جہانوں پر
کرم ہے ایک اک ذی روح پر، راحِم وہ اَرحم ہے

نگاہِ لطف ہو شہ ﷺ کی، سدا ہم پُر خطاؤں پر
سرِ تسلیم اُن ﷺ کی، بارگاہِ ناز میں خم ہے

ستاروں کی ضیا، مہر و قمر کی روشنی زینبؔ
اُسی خیرُ البشر ﷺ کی ہے، کہ جس کا قول محکم ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہوں کیسے بیاں جلوے، روئے مہِ انور کے
اوصاف بتائیں کیا، اُس حُسن کے پیکر کے

طیبہ کی جدائی میں، عشاق تڑپتے ہیں
دل اُنؐ کی زیارت کو، بے طرح مچلتے ہیں

یکتائے زمانہ ہے، دَر شہؐ کا خدائی میں
اِک لطف نِرالا ہے، اُس دَر کی گدائی میں

طیبہ کی حسیں وادی، اَنوار کا مخزن ہے
مل جائے کِرن کوئی، پھیلا ہوا دامن ہے

ذکرِ شہِؐ والا میں، طائر جو چہکتے ہیں
گُل اُنؐ کے ترانوں سے، گُلشن میں مہکتے ہیں

بیمار دلوں کی وہ، کرتے ہیں مسیحائی
اُنؐ کے دَرِ رحمت پہ، زینبؔ نے شِفا پائی

بخشش کے سَوالی ہیں، سرکارؐ ترے دَر پر
ہیں کاسہ بکف کب سے، سردارؐ ترے دَر پر

ہم پایہ کوئی دیکھا، اُنؐ کا نہ کوئی ہمسر
توصیفِ شہؐ دیں سے، رکھیں گے زباں کو تر

غفلت میں جو ڈوبے ہیں، کرتے ہیں جو مَن مانی
رب اُن کو ہدایت دے، ہے راہ یہ انجانی

یادِ شہؐ والا سے، معمور شبستاں ہیں
بے لوث مَودّت سے، لبریز دِل و جاں ہیں

جاں باز سپاہی ہیں، تیرے وہی دیوانے
پیتے ہیں، مئے عشقِ احمد ﷺ کے جو پیمانے

ہیں محوِ ثنا اے دل! ہم اُنؐ کی جدائی میں
تسکیں دلِ مضطر کی، ہے مَدح سرائی میں

کر پیروی آقاؐ کی، غیروں سے نہ کر یاری
گر روزِ جزا اپنی، عقبیٰ ہے تجھے پیاری

اُمّت کو سرِ محشر، ہر بار نوازیں گے
پہنچیں گے شفاعت کو، سرکارؐ نوازیں گے

آقاؐ کے تبسّم سے، چمکیں دَر و گھر ایسے
پڑتی ہیں جہاں کرنیں، ہوں رقص کُناں جیسے

رب اُنؐ سے یہاں بھی ہے، لاریب وہاں راضی
جو پیروی کرتا ہے، سرکارؐ کی واللّٰہی

جب سے درِ رحمت سے، بخشش کی خبر پائی
اپنے دلِ ویراں میں آقاؐ ہے، بہار آئی

محبوبِؐ خدا نے کی، لاچار کی دِلداری
دنیا میں غریبوں کی، کرنا نہ دِل آزاری

سب لوگ مقدر کے، زینبؔ وہ سکندر ہیں
جو نعتِ نبیؐ کہتے رہتے ہیں، ثناگر ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

حضورؐ آپ کا آستاں، رُوح پرور — معنبر، معنبر، معطر، معطر
حسیں وہ ستوں ہیں، تصوّر میں اب تک — وہ جالی، وہ گنبد، وہ محراب و منبر
ہیں نخلِ تخیّل پہ، یادوں کے جگنو — بڑا دلنشیں ہے، وہ ایک ایک منظر
مجھے یہ شَرَف، بارِ دیگر عطا ہو — کہ ہو سنگِ دہلیز پر، خم مرا سر
لکھا لوحِ تقدیر پر ہے، ازل سے — مجھے رب نے خیرُ البشرؐ کا ثنا گر
رہیں محوِ وردِ ثنائے محمد ﷺ — سدا ہو زباں اُن کی، توصیف سے تر
چلے عاشقانِ نبیؐ، سُوئے طیبہ — چلوں، گر مقدر ہو میرا بھی یاور
فَضائے حرم، یاد آتی ہے مجھ کو — نسیمِ سحر، وہ گھٹا کیف آور
ملے مجھ کو شاہاؐ، تری دید جس میں — کُھلے مجھ پہ بھی، اُس حسیں خواب کا دَر
وہ لاریب، محبوبِؐ ربُ العُلیٰ ہیں — یہ بے جاں بھی جانیں، شجر ہوں کہ پتّھر
ہے پہچان اُن کو بھی، میرے نبیؐ کی — پڑھیں بند مٹھی میں، کلمہ جو کنکر
غریبوں، یتیموں کے ملجا و ماوا — کروڑوں درُود آپؐ پر، بندہ پرورؐ!
لکھے جس قلم سے، شہاؐ نعت زینبؔ — ہو وہ کاش، روحُ الامیںؑ کا کوئی پر

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رب تعالیٰ کی مشیّت کا، اشارہ آپؐ ہیں
شاہدِ عرشِ معلیٰ، میرے مَولا آپؐ ہیں

جس کی خُوشبو سے، مُعطّر ہو گیا سارا جہاں
وہ گُلِ رعنا گلستاں کا، چنیدہ آپؐ ہیں

جس کی وُسعت کا اِحاطہ، کر نہیں سکتا کوئی
ہاں وہی بحرِ عطا، بخشش کا دریا آپؐ ہیں

شَش جہت میں بھی ہے شاہاؐ، آپؐ ہی کا ذکرِ خیر
کُو بہ کُو جس کی ثنا ہے، میرے آقاؐ آپؐ ہیں

گلشنِ ہستی میں، سارے پھُول ہیں کتنے حسیں
سر سَبد گُل، گلستاں کا، شاہِؐ بطحا آپؐ ہیں

آپؐ سا کوئی نہ تھا پہلے، نہ آئے گا کبھی
ہے جو یکتائے زمانہ، ہاں وہ تنہا، آپؐ ہیں

ایک اک ذی روح کے ہے، وردِ لب شاہاؐ درُود
رب ہے خود مدّاح جس کا، وہ سراپا آپؐ ہیں

دستِ اطہر میں شِفا ہے، آپؐ کی خیرُ البشرؐ
اے مرے مشکل کُشا! غم کا مداوا آپؐ ہیں

منعکس دَر قلب و جاں ہیں آپؐ کی یادیں حضورؐ!
نقش پُتلی پر ہے جس کا نام، واللہ آپؐ ہیں

آسرے پر آپؐ کے ہیں، اے حبیبؐ دوسرا!
دو جہاں میں ہم غریبوں کا، سہارا آپؐ ہیں

کیوں نہ قرباں اُمّتی ہوں، آپؐ کی ناموس پر
فکرِ اُمّت میں جو روئے، شاہِؐ والا آپؐ ہیں

حُسنِ صُورت اور سیرت کا، نہیں ثانی کہیں
لمحہ لمحہ ہو رہا ہے، ذکر جس کا آپؐ ہیں

آپؐ ہی طوفاں میں، زینبؔ کے ہیں شاہاؐ ناخدا
چل رہا جس کے سہارے ہے سفینہ، آپؐ ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آئینے دل کے جِلانے، آپؐ کی دہلیز پر
بیٹھ جاتے ہیں دِوانے، آپؐ کی دہلیز پر

سنگِ دَر، محراب و منبر، جالیاں، ارضِ بہشت
دیکھنے آئیں زمانے، آپؐ کی دہلیز پر

اک ہجومِ عاشقانِ با صفا، اکرام کے
لُوٹنے کو ہے خزانے، آپؐ کی دہلیز پر

جنتِ ارضی پہ آفتاؔ، ہو گئے ہیں سجدہ ریز
ہم خطائیں بخشوانے، آپؐ کی دہلیز پر

عاشقین و عارفین و سالکیں حاضر ہوئے
قریۂ دل جگمگانے، آپؐ کی دہلیز پر

چل دیئے ہیں سوئے طیبہ، آپؐ ہی کے جاں نثار
مِل گئے سب کو ٹھکانے، آپؐ کی دہلیز پر

پا لیا اذنِ سفر جب، دوڑ کر پہنچے وہاں
آپؐ کی محفل سجانے، آپؐ کی دہلیز پر

پڑھ رہے ہیں چاہنے والے، درُودوں کے حسیں
دلنشیں، دلکش ترانے، آپؐ کی دہلیز پر

گنبدِ خضرا کے جلووں کو، نگاہوں میں حضورؐ!
آ گئے ہیں پھر سمانے، آپؐ کی دہلیز پر

دل شکستہ سوزِ فرقت سے ہیں جو، حاضر ہوئے
دوریاں ساری مٹانے، آپؐ کی دہلیز پر

منتظر تھے کب سے آقاؐ، غم کے مارے، آ گئے
داستانِ غم سنانے، آپؐ کی دہلیز پر

چاہتے ہیں بارہا آنا، یہ منظر دیکھنا
آپؐ کے سارے دِوانے، آپؐ کی دہلیز پر

حالِ قلبِ زار، کہنے کے لئے بیتاب ہیں
اور زخمِ دل دِکھانے، آپؐ کی دہلیز پر

جانبِ طیبہ رواں ہے، پُر خطا زینبؔ حضورؐ!
خواب آنکھوں میں سجانے، آپؐ کی دہلیز پر

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

چراغِ رہِ حق ہیں، شمعِ ہُدا ہیں — سراپا وہ عکسِ جمالِ خدا ہیں
ہیں بے حد حسیں، خوبرُو، خُوش اَدا ہیں — وہ مختارِ کُل ہیں، وہ رب کی عطا ہیں
وہی تا ابد، راہبر، پیشوا ہیں — پیمبرؐ ہمارے، شہِ دو سرا ہیں
عقیدت ہے اُنؐ سے، مَودّت ہے اُنؐ سے — وہ مقصودِ جاں ہیں، وہی مُدّعا ہیں
وہی ہیں اَزل سے، اَبد تک مسیحا — غموں کا مَداوا ہیں، مشکل کُشا ہیں
اُترتے ہیں قِرطاسِ دل پر، جو اکثر — وہ اِلہامِ عرفاں، بڑے بے بہا ہیں
وہ جن کے دلوں میں ہے، آقاؐ کی اُلفت — بہت نَرم خُو ہیں، وہ درد آشنا ہیں
اُنہیؐ کے درِ ناز پر، جا کے مانگیں — ہیں اپنا سہارا، وہی آسرا ہیں
وہ اعلیٰ مراتب، حبیبِؐ خدا کے — ہماری حدِ فہم سے، ماوَرا ہیں
محبّوں پہ اُنؐ کے، خدا کا کرم ہے — مَودّت سے سرشار ہیں، باوفا ہیں
خدا نے بھی اِکرام، اُنؐ کا کیا ہے — صحابہؓ وفادار ہیں، باصفا ہیں
خبر ایک اِک اُمّتی کی ہے، اُنؐ کو — غریبوں کے غم خوار و حاجت روا ہیں
رہیں گے سدا، حُسنِ سیرت کے چرچے — شمائل بہت دلنشیں، خُوشنما ہیں
کہو! اُنؐ سے حالِ دلِ زار زینبؔ — جو سنتے ہیں سب کی، سَراپا دُعا ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وہ کیف کا عالم ہے، بتا ہی نہیں سکتے — در پہ ہے جو اُنؐ کے، وہ بھلا ہی نہیں سکتے
کیسے نہ کریں ہم، سرِ تسلیم وہاں خم — جِس دَر کے سوا سر کو، جھکا ہی نہیں سکتے
مائل بہ کرم، رحمتِ عالم کی نظر ہے — غم اب ہمیں دنیا کے، ستا ہی نہیں سکتے
اُس شے سے جسے، نسبتِ سرکارؐ ہے حاصل — عشّاق نگاہوں کو، ہٹا ہی نہیں سکتے
بلوائیں اگر شہرِ تمنّا میں، شہِؐ دیں — ہم زادِ رہِ شوق، بچا ہی نہیں سکتے
ہیں سوختہ، سوزِ غمِ فُرقت سے دل و جاں — ہم پر جو گزرتی ہے، سُنا ہی نہیں سکتے
روضے پہ اگر وہ نہ زیارت کو بلائیں — ہم آپؐ کے دربار میں، جا ہی نہیں سکتے
غم خوار ہیں مخلوقِ خدا کے، مرے آقاؐ — حالات کے ماروں کو، بھلا ہی نہیں سکتے
سیرت مرے آقاؐ کی، جہانگیر و جہاں ساز — اوصاف وہ تحریر میں، آ ہی نہیں سکتے
سیرت پہ عمل کرنے کا، پاتے ہیں شرف جو — کِردار میں وہ کھوٹ، مِلا ہی نہیں سکتے
پوشیدہ نہیں، آپؐ سے اعمال ہمارے — سب آپؐ پہ ظاہر ہیں، چھپا ہی نہیں سکتے
یہ آپؐ کا احساں ہے، شہاؐ! لطف و کرم ہے — آلام اطاعت سے، ہٹا ہی نہیں سکتے
وہ خود ہی کریں گے، مرے ہر غم کا مُداوا — اوروں سے یہ اُمید، لگا ہی نہیں سکتے
کیسے اُنہیں ہم، صاحبِ ایماں کہیں زینبؔ — جو عشقِ نبیؐ دل میں، بسا ہی نہیں سکتے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

شہؐ سے ہمیں الفت ہے، بُھلائیں گے بھلا کیوں
سرکارؐ کا دَر چھوڑ کے، جائیں گے بھلا کیوں

آسودگئ قلب و نظر، ذکرِ نبیؐ ہے
تسکینِ دلِ زار، نہ پائیں گے بھلا کیوں

طیبہ کی جدائی میں، گھر بار ہیں آنکھیں
دامن میں مرے اشک، سمائیں گے بھلا کیوں

کرتے ہیں تصوّر میں ہی، دیدِ رخِ زیبا
مشتاق نگاہوں کو، ہٹائیں گے بھلا کیوں

سوزِ غمِ ہجراں سے ہے، گریاں دلِ حیراں
دُکھ اب غمِ دَوراں کے، ستائیں گے بھلا کیوں

ہے ذکر قرارِ دل و جاں، آپؐ کا شاہاؐ!
ہم آپؐ کی محفل میں، نہ آئیں گے بھلا کیوں

چارہ گرِ اُمّت ہیں، وہی جانِ مسیحا
رنج و غم و آلام، رُلائیں گے بھلا کیوں

عشّاق فقط اُنؐ کی، رضا کے ہیں طلبگار
دولت کے وہ اَنبار، لگائیں گے بھلا کیوں

مل جائے اگر، شہؐ کی اجازت سرِ محشر
نعت اُنؐ کی اُنہی کو، نہ سنائیں گے بھلا کیوں

بانٹیں وہؐ سدا، رحمت و رافت کے خزینے
لوگوں کو مَودّت، نہ سکھائیں گے بھلا کیوں

عشّاق سجاتے ہیں سدا، آپؐ کی محفل
غیر آپؐ کی محفل کو، سجائیں گے بھلا کیوں

اللہ نے رکھا ہے، محبّوں کے دِلوں میں
یہ عشقِ شہِؐ دیں ہے، چھپائیں گے بھلا کیوں

روضے سے جُدائی کے سبب سے، دمِ رخصت
جاتے ہوئے آنسو، نہ بہائیں گے بھلا کیوں

جس راہ سے ہو گی، شہِؐ ابرار کی آمد
اُس پر نہ چراغوں کو، جلائیں گے بھلا کیوں

آنچ آئے اگر حُرمتِ سرکارؐ پہ زینبؑ
عشّاق نہ جانوں کو، لٹائیں گے بھلا کیوں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آئینے پہ قلب و جاں کے، نقش ہے بس ایک نام
جس کے دَم سے ہیں برستیں، رحمتیں رب کی تمام

کس قدر اونچا کیا، اللہ نے اُنؐ کا مقام
چاہنے والے ہوئے سرکارؐ کے، سب نیک نام

باوضو کر کے قلم کو، آنسوؤں سے آج ہم
لکھ رہے ہیں، گنبدِ خضرا کے سائے میں سلام

پار کر لیں گے فرشتوں کی، معیّت میں صَراط
مہرباں ہو گی نظر گر، آپؐ کی خیرُ الاَنامؐ

جن کے دل میں عشقِ باری، بے طرح ہے موجزن
الفتِ شاہِؐ امم بھی ہے، اُنہیں حاصل مُدام

لطفِ شاہِؐ دوسرا سے، عاشقوں کو ہے یقیں
ہاں اُنہیں ہو گا عطا، روزِ جزا کوثر کا جام

عاشقیں تسکین پائیں، آپؐ کی دہلیز پر
شادماں ہیں کس قدر، یہ آپؐ کے دَر کے غلام

ہو رفاقت خُلد میں، اُنؐ کی مجھے یا رب! نصیب
مَدح گوئی میں بسر کی، زندگی میں نے تمام

بارہا عشّاق کو، اذنِ سفر ملتا رہے
آپؐ کے دَر کی زیارت کا، رسولوں کے اِمامؐ

ہے کریموں کا کرم، توفیق بخشیں ہر قدم
کاش مل جائے مری نعتوں کو، دنیا میں دوام

یوں ادا ہوتی رہے، سرکارؐ کی مَدح و ثنا
جس کو سُن کر چاہنے والے، رہیں سب شاد کام

تو جَلا زینبؔ! ثنائے شاہؐ کے ہر دَم چراغ
جانے کس پل زندگی کی دوپہر، ہو جائے شام

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

روضے کی جالیوں کو، دَر قلب و جاں بسائیں
ہے جذبِ شوق ایسا، لفظوں میں کیا بتائیں

ارضِ جناں کے جلوے، دَر چشمِ تر سمائیں
کوئے حبیبؐ میں ہم، دکھ درد بھول جائیں

اذنِ سفر عطا ہو، پھر حاضری کا ہم کو
دلکش حسیں مناظر، طیبہ کے یاد آئیں

ذکرِ رسولؐ کا ہے، پھر اہتمام اے دل!
پھولوں سے مدحتوں کے، بزمِ نبیؐ سجائیں

ہیں تذکرے انہیؐ کے گھر گھر، چلو کہ ہم بھی
نعتوں سے محفلوں کی، پھر رونقیں بڑھائیں

اُنؐ پر درُود پڑھنا، ہے باعثِ سعادت
جاری ہو قلب سے بھی، یوں کیفیت بنائیں

اللہ کے کرم سے، مقبول ہو گئیں ہیں
دَر پر شہِؐ اُمم کے، مانگی ہوئی دعائیں

سرکارؐ کے کرم کا، گر سائباں ہو سر پر
ہم کو ستائیں گے کیا، دکھ درد و غم بلائیں

دیتے ہیں تجھ کو یا رب! ہم واسطہ نبیؐ کا
تو اِن سے دَر گزر کر، کیں ہم نے جو خطائیں

آلِ عبا کا صدقہ، ملتا رہے ہمیشہ
غیروں کے دَر پہ قسمت، کیوں اپنی آزمائیں

کوئے نبیؐ سے لپٹیں، خوشبو کی آ رہی ہیں
پرنُور بام و دَر ہیں، مسحور کُن فضائیں

منبر سے گویا رستہ، جنت کو جا رہا ہے
رحمت برس رہی ہے، ہیں عنبریں ہوائیں

وردِ درُود ہو گا، جس کی زباں پہ جاری
کیسے ملے نہ اُس کو، رب کا کرم، عطائیں

آنکھوں سے چومتے ہیں، سنگِ درِ نبیؐ کو
نقشِ قدم جہاں ہیں، سر کو وہیں جھکائیں

دائم درِ نبیؐ پر، سر عاشقوں کے خم ہیں
اُن پر ہیں، رب کے فضل و اکرام کی رِدائیں

ہجرِ نبیؐ میں، اہلِ گلشن تڑپ رہے ہیں
گِریہ کُناں ہے شبنم، بادِ سحر، گھٹائیں

طیبہ سے لوٹ جانا، زینبؔ نہیں ہے آساں
روضے پہ حاضری کو، ہم بار بار آئیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وہ بدرُ الدجیٰ ہے، وہ شمسُ الضحیٰ ہے
وہی ذات، محبوبؐ ربُ العُلیٰ ہے

وہ کہفُ الورا ہے، وہ صدرُ العُلیٰ ہے
وہی مِشعلِ راہِ صِدق و صَفا ہے

وہ ختمِ الرسُل بھی، وہ نُورُ الہُدیٰ ہے
وہ خیرُ البشر ہے، شہِؐ دوسرا ہے

کرم، فیض و بخشش کی وہؐ انتہا ہے
عطائے رسولِؐ خدا بے بہا ہے

مَودّت، عقیدت کا گہرا سمندر
یہاں ہر مُحبّ کو، ودیعت ہوا ہے

شہاؐ آپ کے سایۂ عاطِفت میں
سکینت ہے، قلبِ حَزیں کی شِفا ہے

وہ داتاؐ سدا ہی، کَرم کے خزانے
سبھی کو، بہ اذنِ خدا بانٹتا ہے

چمن کے گُلِ سرسَبد سے، یقیناً
مہک اُنؐ کے عطرِ بدن کی، سِوا ہے

تبسّم کی کِرنوں سے، میرے نبیؐ کے
چمکتے ہیں دیوار و دَر، معجزہ ہے

درُود و سلام اُسؐ پہ، بھیجو سدا تم
جو مُلکِ نبوّت کا فرماں رَوا ہے

نجانے سرِ عرش کب سے، خُدا نے
محمدﷺ کا اِسمِ گرامی لکھا ہے

رفاقت، معیّت، شہِؐ انبیا کی
سرِ حشر زینبؔ ملے، یہ دعا ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

معصیّت کفر کی دنیا سے، مٹانے والے
نُورِ توحید سے دل سب کے، جِلانے والے

خوابِ غفلت سے ہمیں آ کے، جگانے والے
کیا ہے شَر اور ہے کیا خیر، بتانے والے

سَرورِؐ دیں! تری آمد ہے، بہاروں کی نوید
پھول ویرانۂ ہستی میں، کِھلانے والے

اِک نظر ہے تری، ہر دکھ کا مداوا دَرماں
دِل سے رنج و غم و آلام، مٹانے والے

پیروی میں تری، اللہ نے رکھی ہے نجات
راہِ حق پر بنی آدم کو، چلانے والے

سایۂ گنبدِ خضرا میں، کھڑے ہو کر ہم
نعت اک اُنؐ کی، اُنہی کو ہیں، سنانے والے

حُسنِ کردار، شمائل ہوں، کہ سیرت کا جمال
کیا رَقم ہوں، نہیں لفظوں میں، سمانے والے

ہر قدم آپؐ کا احساں ہے، بنی آدم پر
آپؐ ہیں آگ سے اِنساں کو، بچانے والے

سائباں ہو ترے شانوں پہ، سَدا رحمت کا
اُنؐ کی آواز میں آواز، ملانے والے

جام بھر بھر کے پئیں گے، سرِ حوضِ کوثر
عشقِ محبوبِؐ خدا دل میں، بسانے والے

آرزوئے دلِ عشاق ہے، دیدِ سرورؐ
جستجو میں ہیں سبھی اُنؐ کی، زمانے والے

کوئے سرورؐ میں لئے، دیدۂ نم پھرتے ہیں
شہرِ محبوبؐ سے عشّاق ہیں، جانے والے

آپؐ کی سیرت و کردار کو، مانے دنیا
آپؐ ہیں ظلمت و نفرت کو، مٹانے والے

وقتِ رخصت ہے، دلِ زار بہت افسردہ
بارِ غم پھر ہیں جدائی کا، اُٹھانے والے

اَمن کا نام ہے اسلام، جہاں میں زینبؔ
بالیقیں اس میں پنہ لیں گے، زمانے والے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

انہیؐ کی یاد میں کی، زندگی بسر ہم نے
انہیؐ کے خواب ہی دیکھے ہیں، عمر بھر ہم نے

بروزِ حشر بھی چاہیں، رفاقتیں اُنؐ کی
نہیں کی غیر کی جانب، کبھی نظر ہم نے

کرے جو یاد سے اُنؐ کی، ہمیں ذرا غافل
نہیں کیا کبھی، اُس راہ پر سفر ہم نے

نکل رہی تھی جو بے سود، منزلوں کی طرف
کبھی کی چھوڑ دی آقاؐ، وہ رہگزر ہم نے

بسائے قلب و نظر میں، وہ گنبد و مینار
حسین منبر و محراب و بام و دَر ہم نے

ہوس نے اور نہ لالچ نے، ڈگمگائے قدم
نہ سیم و زَر پہ، نہ کی غیر پر نظر ہم نے

نگاہ کیف سے، مسحور ہو گئی اپنی
بہشتِ اَرض پہ ڈالی، جدھر جدِھر ہم نے

قضا کے گھاٹ اترنے کا، خوف ہے کس کو
فنا کے بھید کو سمجھا ہے، بے خطر ہم نے

کسی کا بانٹ لیں دُکھ درد، عاقبت کے لئے
کہ عمر دَہر میں پائی ہے، مختصر ہم نے

خدا نے کاسۂ رحمت میں، کر لئے محفوظ
لٹائے دیدۂ تر سے تھے، جو گہر ہم نے

پلک جھپکتے ہی پہنچیں، درِ نبیؐ زینبؔ
خدا سے مانگ لئے ہیں، وہ بال و پر ہم نے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وہ جذبِ شوق مُحبّ کا، دکھائی دے مجھ کو
نظر نظر سے ہویدا، دکھائی دے مجھ کو

حضورؐ! آپ سے امکاں بھی، عالمِ امکاں
سُرور و کیف میں ڈوبا، دکھائی دے مجھ کو

حبیبِؐ داورِ محشر کی، ہم نشینی میں
مہکتا طائرِ سِدرہ، دکھائی دے مجھ کو

کہیں پہ رحمتِ سرورؐ کا، سائباں دیکھوں
کہیں پہ فیض عطا کا، دکھائی دے مجھ کو

جب اُنؐ کی یاد کا غلبہ ہو، قلبِ حیراں پر
تو روضۂ شہِؐ بطحا، دکھائی دے مجھ کو

وہی ہیں راحت و تسکینِ جاں، مرا ایماں
کمال خُلقِ حمیدہ، دکھائی دے مجھ کو

پھر اُنؐ کی یاد میں، قرطاسِ قلب و جاں سارا
ثنائے شہؐ کا صحیفہ، دکھائی دے مجھ کو

بہ اِذنِ رَب ہے وہ، مختارِ کُل جہانوں کا
خدا کے بعد وہ ہر جا، دکھائی دے مجھ کو

ہے وجہِ رحمت و رافت، وہ ذاتِ با برکت
رفیق خَلقِ خدا کا، دکھائی دے مجھ کو

اُنہیؐ کے دم سے ہے، دنیائے رنگ و بو قائم
اُنہیؐ میں خیر ہے سارا، دکھائی دے مجھ کو

حدیثِ سرورؐ دیں، باعثِ ہدایت ہے
حصولِ خُلد کا رستہ، دکھائی دے مجھ کو

نہیں ہیں اہلِ زمیں، صرف جاں نثار اُن کے
تمام عالمِ بالا، دکھائی دے مجھ کو

نبیؐ کی رحمت و رافت کا، سائباں ہر سو
تنا ہوا سرِ طیبہ، دکھائی دے مجھ کو

جہاں میں ہیں جو خزانے، مرے خدا کے ہیں
قسیم آپ ہیں آقاؐ، دکھائی دے مجھ کو

ملے گا دِل کو سکوں، روضۂ نبیؐ پر ہی
حرم بہشت کا نقشہ، دکھائی دے مجھ کو

خیال و فِکر کے پردے پہ، بارہا اے دل!
جمالِ خواجۂ بطحا، دکھائی دے مجھ کو

جہاں قیام کریں، شاہؐ دو گھڑی آ کر
مکاں وہ خُلد کے جیسا، دکھائی دے مجھ کو

قرار ہے دلِ زینبؔ کا، آپؐ کی زیارت
یہی نجات کا رستہ، دکھائی دے مجھ کو

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

کریں گے چشمِ کرم، آنجنابؐ لاثانی
عطا و مہر و سخا لاجواب، لاثانی

خدا کی رحمت و رافت، بہ فیضِ شاہِؐ اُمم
مِلی مُحبّ کو یہاں بے حساب، لاثانی

ہیں بہرہ مند درِ شہؐ پہ، فیض و بخشش سے
کُھلا ہے اُنؐ کی سخاوت کا باب، لاثانی

بڑے قریب سے دیکھا ہے، سبز گنبد کا
نظر نواز، وہ نُوری حُباب، لاثانی

درِ حبیبؐ پہ مانگو، خدا سے تم جا کر
دعائیں ہوں گی سبھی مستجاب، لاثانی

اُنہیؐ کی ہے دلِ حیراں میں، بے پنہ اُلفت
سدا رہے مرے عزت مآبؐ، لاثانی

رہیں وہ جالیاں، بوسہ گہِ نظر ہر پَل
خوشا! ہے یہ مرا دیرینہ خواب، لاثانی

بروزِ حشر، پلائیں گے جام پیاسوں کو
ہیں آپؐ ساقیٔ کوثر جناب، لاثانی

ٹھہر سکے نہ مہ و مہر، آپؐ کے آگے
ہے آپؐ کے رُخِ انور کی تاب، لاثانی

نبیؐ کو کامل و اکمل بنا کے بھیجا ہے
خدا نے اُنؐ کا کیا انتخاب، لاثانی

یگانہ اور چنیدہ ہیں، باغِ ہستی کے
شگفتہ اور وہؐ یکتا گلاب، لاثانی

خدا کا فضل ہے یوں، اُنؐ کے جاں نثاروں پر
کہیں پہ ہے نہیں جس کا جواب، لاثانی

یہاں بھی ذکر و درُود و سلام کا زینبؔ
وہاں بھی، پائیں گے اَجر و ثواب، لاثانی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

جو اشک ہجرِ نبیؐ میں، بہائے جاتے ہیں
درِ حبیبِؐ خدا پر، بلائے جاتے ہیں

نہیں ہے سیم و زَر و مال کی، کوئی قیمت
ترے حضور شہاؐ، دل لٹائے جاتے ہیں

کریں گے آپؐ کے چہرے کی دید، ہم کیسے
ہنوز نقشِ کفِ پا، رلائے جاتے ہیں

ہے جن کے نُور سے روشن، جبیں زمانوں کی
تری وفا کی وہ شمعیں، جلائے جاتے ہیں

دیارِ نُور کے جلوے، سجائے آنکھوں میں
درِ رسولؐ پہ عشاق، آئے جاتے ہیں

عطا ہو عشق، اویس و بلال سا ہم کو
یہ عاشقوں کا ترانہ ہے، گائے جاتے ہیں

یہی وہ شہرِ عطا ہے، یہاں پہ لوگوں کے
سدا کے خفتہ مقدر، جگائے جاتے ہیں

سبھی کو آپؐ نوازیں گے، دارِ رحمت میں
حضورؐ فیض کے دریا، بہائے جاتے ہیں

درِ نبیؐ پہ ہے ہر دم، بہار کا موسم
یہاں گلاب دِلوں میں، کِھلائے جاتے ہیں

جنہیں ملا ہے شَرف، نسبتِ شہِؐ دیں کا
وہی جہاں میں معزز، بنائے جاتے ہیں

نگاہِ مہر حبیبؐ خدا کی، ہو جن پر
غِنا کے نُور سے وہ، جگمگائے جاتے ہیں

ضیائے عشقِ نبیؐ سے ہیں، جن کے دل روشن
اُنہیؐ کی آنکھ سے پردے، اٹھائے جاتے ہیں

خیال و فِکر میں طیبہ، دکھائی دیتا ہے
بڑے دنوں سے یہی خواب، آئے جاتے ہیں

خدا نے اُنؐ کے تصرّف میں، دے دیے زینبؔ
حضورؐ کو جو خزانے، دکھائے جاتے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ذکر ہر لمحہ بڑھے اور، فضیلت اُنؐ کی
رفعت و عظمت و بے مثل، صداقت اُنؐ کی

آخریں اُنؐ کی رسالت ہے، نبوّت اُنؐ کی
حشر تک اب ہے زمانے میں، شریعت اُنؐ کی

حشر تک دیدۂ عالم کو، کرے گی حیراں
فہم و دانش بھی، فراست بھی، بصیرت اُنؐ کی

اُنؐ کے اوصاف و محاسن کی، نہیں حد کوئی
اَوج پر لطف و عطا، رحمت و رافت اُنؐ کی

تا اَبد سیّدِ عالم کا، رہے گا چرچا
بعدِ حق دَہر میں ہے، رفعت و عظمت اُنؐ کی

عرش بھی، لوح و قلم اُنؐ کے، خدا بھی اُنؐ کا
لامکاں دونوں جہاں اُنؐ کے ہیں، جنت اُنؐ کی

ہر دو عالم کا ہے مختار، بنایا رب نے
سروری اُنؐ کی دِلوں پر ہے، حکومت اُنؐ کی

ہم سے کیوں کر ہو بیاں، رتبۂ عالی اُنؑ کا
نُور سے نُور کی خلقت ہے، حقیقت اُنؑ کی

مجھ سے کیا ہو گا ادا، حقِ ثنائے سرورؑ
ہے جو آمادۂ مدحت، ہے مودّت اُنؑ کی

قلب ہے اُنؑ کی عطا سے ہی مرا، قلبِ سلیم
آخری سانس تلک ہو گی، عنایت اُنؑ کی

اُنؑ کی طاعت کو بنا، زیست کا حاصل زینبؔ
تا کہ حاصل ہو کرم اُنؑ کا، شفاعت اُنؑ کی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اِس قدر ہو جائیں، جس کی دید سے، روحیں نہال
کس نے دیکھا، پھر کسی کا دَہر میں، ایسا جمال

آپؐ کی ہستی ہے سر تا پا، شہِؐ والا! کمال
حُسنِ صورت اور سیرت کی نہیں، کوئی مثال

آپؐ کی خِلقت ہوئی، آدم سے بھی، پہلے حضورؐ!
ہیں وَرا اِدراک سے، اسرارِ ربِّ لایزال

مدحتِ سرکارؐ کی خاطر، خدا سے مانگ لیں
کیف و جذبِ شوق اور اِک رُوح پرورده خیال

جس نے دِل کی آبیاری کی، ثنائے شاہؐ سے
اُس پہ آتا ہی نہیں، شاہِؐ زمن! کوئی زوال

چھوڑ کر جانا، نہ اُٹھنا، اُنؐ کی چوکھٹ سے کبھی
رکھ حُضوری کی تمنا، گرچہ گزریں ماہ و سال

روبرو ہوں عاشقیں، دیدِ نبیؐ سے فیضیاب
زندہ ہیں لاریب، محبوبِؐ خدا بعد اَز وصال

زائروں کے دل، اِک انجانی خوشی سے، بھر گئے
روضۂ اطہر پہ، آقاؐ کے ہیں، کس درجہ نہال

جب سے ہوں محوِ ثنائے مصطفیٰ ﷺ، تب سے مری
زندگی ہے پُر سکوں بے حد، نہیں کوئی ملال

لے کے ہم آئے تہی داماں، ترے دربار میں
دیں سخی حسنینؓ کا صدقہ، ہیں سر تا پا سوال

اُنؐ کی حُرمت پر ہیں، مر مٹنے پہ، آمادہ مُحبّ
وہ نہیں کرتے کبھی، عشق و وفا میں قیل و قال

جس نے بھی اِعراض برتا، پنج تن کے ذکر سے
چین پائے زندگی میں وہ کبھی، یہ ہے محال

ذکر کر شہؐ کی عطا، جُود و سخا، اِکرام کا
دِل سدا نعتوں سے زینؔب، تو محبّوں کے اُجال

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

وہ میرِ عرب ہیں، دو عالم کے سرورؐ — یتیموں کے والی، غریبوں کے دلبر
مراتب ہیں بعد از خدا، شہؐ کے عالی — نہیں کوئی کونین میں، اُنؐ کا ہمسر
وہاں پر نہ کیوں، رحمتوں کی ہو بارش — جہاں آپؐ کی، پیروی ہو برابر
یہ فیضانِ عشقِ شہِؐ دوسرا ہے — کہ دل عاشقوں کے، ہوئے مثلِ گوہر
اگر اُنؐ کی چشمِ کرم مہرباں ہو — تو ہو زیست کا ایک اک پَل معطّر
یہ طرزِ عمل ہے، محبّوں کو پیارا — کہ ہو روبرو پھر، نبیؐ کا حسیں دَر
دمِ آخریں، اُنؐ کی دہلیز پر ہو — مدینے کی ہو خاک ہم کو میسر
بہ اذنِ خدا ہیں، وہ مختار کُل کے — وہی اوّلیں، آخریں ہیں سَراسر
میں نسبت سے اُنؐ کی، رہوں باثمر یوں — دمِ نزع ہو شاہؐ کا دَر، مِرا سر
ملی پھر ہمیں، حاضری کی بشارت — سنوارا اُنھیؐ کے، کرم نے مقدر
وہ خیرُ البشرؐ ہیں، شفیعُ الاُممؐ ہیں — نہیں کوئی اُنؐ سا، زمانے میں رہبر
فلک پر مہ و مہر و انجم نے پائی — دمکتی ضیائے رُخِ ماہِ انور
نوازیں نہ کیوں، شاہؐ اُن کو ہمیشہ — جو تن من لٹاتے ہیں، آلِ نبیؐ پر
ہمیں اپنی جاں سے بھی، بڑھ کر ہیں پیارے — رسولوں کے سرورؐ، وہ محبوبِؐ داور
فقط اک تمنّا ہے، زینبؔ کے دل میں — ابد تک رہے، شاہِؐ دیں کی ثناگر

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

مبشّر، وہ ساقئ تسنیم و کوثر
ہیں دریائے وحدانیت کے شناور

تصوّر میں ہے ارضِ جنت کا منظر
عجب کیف اور جذب طاری ہے دل پر

بنے رب کے مہمان عرشِ بریں پر
وہ اسرا کے دولہا، مقدس، مطہر

سبھی کے دلوں میں، وہؐ گھر کر گئے ہیں
شہِؐ دوسرا، ہاں وہ محبوبِؐ داور

بھلادوں میں کیسے، وہ مینار و گنبد
وہ روضے کی جالی، وہ محراب و منبر

ہیں یکتا، یگانہ ابد تک، وہ بے شک
نہیں اُنؐ کا ہمعصر کوئی، نہ ہمسر

چلے جب ہوائے سحر گنگنا کر
فضاؤں میں گھولے، سدا مشک و عنبر

مہ و مہر و انجم، سدا پا رہے ہیں
ضیائے رُخِ سرورِؐ دیں برابر

وہاں پر نہ کیوں، رحمتوں کی ہو بارش
جہاں آپؐ کی پیروی ہو سراسر

مراتب ہیں بعد از خدا، بس اُنہیؐ کے
ہیں مختارِ کُل، وہ رسولوں کے سرورؐ

نگاہیں ہیں مشتاق دیدِ نبیؐ کی
ہے اُنؐ کے درِ ناز پر خم، مرا سر

ثمر بار ہوں آپؐ کی نسبتوں سے
عطا ہو مجھے بھی، حضوری کی چادر

تہِ دل سے محوِ ثنائے نبیؐ ہوں
ہو بیدار میرا بھی، سویا مقدر

جگہ اُنؐ کے قدموں میں، مجھ کو عطا ہو
قریب اُنؐ کے گھر کے ہو یارب! مرا گھر

چلا کارواں عاشقوں کا مدینے
چلو تم بھی زینبؔ کہ ہے بخت یاور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

سیّدِؐ عالم مدینے کے ہیں والی، تاجدار
سر جھکائیں اُنؐ کی چوکھٹ پر، گدا و شہریار

رحمتوں اور برکتوں کا، ہے مدینے پر نزول
ہیں دیارِ نُور کی، ٹھنڈی ہوائیں مشکبار

وہ بہ اِذنِ رب ہوئے، مختارِ کُل کونین کے
اُنؐ کی ذاتِ پاک پر ہے، زیست کا دار و مدار

اک تبسّم سے ہی اُنؐ کے، ہو گئے تحلیل غم
اور آمد سے ہوئے، شاداب سارے مَرغزار

جنبشِ ابرو پہ، شاہِ انبیا کے بے دریغ
دِل ہے کیا، جاں بھی لٹا دیں، عاشقانِ زار زار

آپؐ کے ذکرِ جَلی سے، جگمگائیں قلب و جاں
آپؐ کی ہستی ہے، دُرِّ شاہوارِ تابدار

سرفرازی دین و دنیا کی، اُسے حاصل ہوئی
سرورِؐ کونین سے، جس نے وفا کی اختیار

آپؐ کے نقشِ قدم کی، پیروی میں ہے نجات
جو چلا خود ساختہ رستے، ہوا وہ شرمسار

چاہتا ہے کامیابی، دین و دنیا کی اگر
زندگی ساری، شہؐ والا کی یادوں میں گزار

پھر دیارِ نُور جائیں، دیکھنے کو اہلِ دل
جالیاں، وہ خوبصورت سبز گنبد، بار بار

گنبدِ خضرا کا ہے جو، دلنشیں نُوری حُباب
ہے وہ روضے کی جبیں کا، ایک دُرِّ شاہوار

شاہؐ کی حرمت پہ، آنچ آنے نہ دیں گے وہ کبھی
ہر گھڑی تیار ہیں اُنؐ کے فدائی، بے شمار

ہو شفاعت شاہِؐ والا کی تجھے، زینبؔ نصیب
تیری بخشش کا ہو ساماں، اُنؐ کی مدحِ پُروقار

نعت رسولِ کریم ﷺ

ہم طوافِ آرزوئے دید ہی، کرتے رہے
بے خطر راہِ وفا صبح و مسا، چلتے رہے

اے خدا! اُن کو دکھا دے، روئے انور کا جمال
روز و شب جو سوزِ ہجرِ شاہ ﷺ میں، جلتے رہے

یوں چلے طیبہ کی جانب، عاشقانِ باصفا
ہر قدم پر ذکرِ محبوبِ ﷺ خدا، کرتے رہے

جن کے دِل میں آرزوئے دید ہے، شاہِ ﷺ امم
جستجو میں آپ ﷺ کی جیتے رہے، مرتے رہے

ہیں غمِ دوری سے افسردہ بہت، اہلِ وفا
اشک اُن کی آنکھ سے بے ساختہ، گرتے رہے

تاب لاتے ہم لقائے شاہِ ﷺ دیں کی کس طرح
خواہشِ دیدار کرنے سے سدا، ڈرتے رہے

چاہنے والے ہیں کب سے، سرورِ ﷺ دیں منتظر
راستوں پر اُن کی آنکھوں کے دیئے، جلتے رہے

راحتِ جاں، ذکرِ محبوبِؐ خدا ہے بے گماں
غم، خوشی میں عاشقوں کے بے طرح، ڈھلتے رہے

مِل گیا جن کو حضوری کا شرف، اُن پر کئی
راز بھی ہیں آشکارا، بھید بھی، کھُلتے رہے

جذبِ عشقِ سیّدِؐ عالم سے ہیں، جو فیض یاب
آرزو قدموں میں رہنے کی سدا، کرتے رہے

اہلِ دل، اہلِ نظر ہیں، آپؐ کے دَر کے غلام
وہ رہِ عشق و وفا میں بے خطر، چلتے رہے

دَر چمن ہیں، منتظر سوسَن، چنبیلی اور گلاب
غنچہ و گُل، آپؐ ہی کا دَم سدا، بھرتے رہے

سُوئے گلشن جب ہوئی، آمد شہِؐ ابرار کی
پھول زینبؔ راہ میں قدموں تلے، بچھتے رہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اُنہیؐ کی دید کو، ہم طالبِ دیدار آئے ہیں
تڑپ لے کر یہی دل میں، سرِ دربار آئے ہیں

بہارو! جھوم کر آؤ، فضا کو خوب مہکاؤ
مرے آقاؐ، مرے محسن، مرے سرکارؐ آئے ہیں

زمیں پر مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی، شان تو دیکھو
سراپا معجزہ بن کر، شہِؐ ابرار آئے ہیں

کرائی جائے گی دید آپؐ کی، دونوں جہانوں کو
سرِ فرشِ زمیں رَب کے، حسیں شہکار آئے ہیں

مُحبّ مخلوق ہے جِن کی، وہی محبوبؐ ہیں رب کے
زمیں پر ہادیؐ حق، آج پہلی بار آئے ہیں

مناؤ شوق سے تم، عیدِ میلاد النبیؐ، گھر گھر
خدا کے فضل سے آج، احمدِ ﷺ مختار آئے ہیں

جو دَر پر حاضری دینے کو آئیں گے محب، اُن کو
عطا کر دیں گے سب کچھ، طالعِ بیدار آئے ہیں

مرادیں پائیں گے دل کی، نہ لوٹیں گے تہی دامن
شِفا پائیں گے جو بھی، روح کے بیمار آئے ہیں

خدایا! اُن کی نظروں سے، سبھی پردے اُٹھا دینا
جو پڑھنے کو درُود اُنؐ پر، سرِ دربار آئے ہیں

وہی ہیں چارہ گر، زخمی دلوں کے ہیں، مسیحا بھی
انہیؐ کو دکھ سنانے، بے کس و لاچار آئے ہیں

اُنہیؐ سے تیرگی میں روشنی، زینبؔ دکھائی دے
ہیں جو اوڑھے ہوئے کملی، وہی دلدار آئے ہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دیکھا نہیں ہے آنکھ نے، اُنؐ سا حسیں کہیں
بے مثل و بے مثال ہیں، ثانی کہیں نہیں

انوار میں ڈھلا ہے وہؐ پیکر، حسیں بدن
رُخ ماہتاب، مطلعِ انوار ہے جبیں

کیسا ہے کیف، بر سرِ دربارِ مصطفیٰ ﷺ
پلکوں پہ آنسوؤں کے ہیں، بھیگے ہوئے نگیں

ہیں مہر و ماہ، محوِ طوافِ درِ نبیؐ
بادِ صبا ہے وجد میں، رقصاں یہیں کہیں

دل کو جو موہ لے، وہ تبسّم ہے آپؐ کا
الفاظ میں مٹھاس ہے، لہجہ ہے انگبیں

بے شک ہے بے مثال، مرے مصطفیٰ ﷺ کی ذات
رب نے نہیں بنایا، کوئی آپؐ سا حسیں

گزریں جدھر جدھر سے، مہک جائیں راستے
اطہر وجود کا ہے، پسینہ بھی عنبریں

طیبہ کی وادیوں کی، ترے بام و دَر کی خیر
تیرے نگر کی مثل نہیں، کوئی سرزمیں

انوار چار سو ہیں، فضائیں ہیں مشکبار
دَر پر ہیں شادماں، ترے عشاق بالیقیں

باغِ نبیؐ کے پھول تو، بے حد عزیز ہیں
طیبہ کے خار بھی رہیں، دِل کے بہت قریں

خاکِ درِ حبیبؐ لگا کر، جبیں پہ ہم
بھیجیں درُود اُنؐ پہ، محبت سے ہمنشیں

نخلِ خیال پر ہمیں، اکثر دکھائی دے
آقاؐ جہاں کہیں ہیں، یہ زینبؔ بھی ہے وہیں

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آمدِ شاہؐ سے، زندگی مل گئی
راستہ بھی ملا، راستی مل گئی

زیست بھی، عاشقوں کو نئی مل گئی
مشکِ عشقِ نبیؐ میں، رچی مل گئی

رہبری شاہِؐ ہر دو جہاں کی ہمیں
دَر زمان و مکاں، دائمی مل گئی

آپؐ کی چشمِ رحمت کے فیضان سے
چھٹ گئی تیرگی، روشنی مل گئی

آپؐ کے خُلق و سیرت کی، ہے یہ عطا
دل کو تسکین، شائستگی مل گئی

شاہؐ کا ذکر ہی، کام آیا مرے
میرے افکار کو، تازگی مل گئی

الفتِ ذاتِ اقدس کا اعجاز ہے
میرے ہر شعر کو، نغمگی مل گئی

وہ رہیں گے سدا، محوِ حمد و ثنا
معرفت کی جنہیں، روشنی مل گئی

جستجو جس کی، اہلِ محبت کو تھی
وہ مکاں مل گیا، وہ گلی مل گئی

دور رہ کر، دلِ زار غمگیں ہوا
آنکھ کو آنسوؤں کی، جھڑی مل گئی

پھر مدینے کی جانب، چلے قافلے
بخت یاور ہوا، حاضری مل گئی

سج گئی پھر، درُودوں کی محفل شہاؐ
پھر ہمیں ذکر کی، چاشنی مل گئی

آپؐ آئے، تو اُجڑا جہاں بس گیا
زیست کو سمت آقاؐ! نئی مل گئی

نفس کے شر سے، واللہ وہ بچ گیا
ہاں! جسے آپؐ کی، پیروی مل گئی

ترک زینبؔ نہ ہو، ذکر سرکارؐ کا
دل کو یوں، راحتِ سرمدی مل گئی

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تصدّق ہو گئے دونوں جہاں، ایسا تبسّم ہے
فرشتے وجد میں آئیں، وہ لہجے کا ترنّم ہے

خدا کے بعد ہیں وہ ذی حشمؐ، ہر ایک سے بڑھ کر
شمائل بہتریں اُنؐ کے، بڑا شیریں تکلّم ہے

تریؐ روشن جبیں کے نُور سے، واللہ دنیا میں
چمکتے چاند سورج ہیں، دمکتی بزمِ انجم ہے

تریؐ توصیف ہو کس سے بیاں، اے عظمتوں والے!
سوا رحمان کے جانِؐ جہاں، انسان گُم صُم ہے

دِلوں پر چھا گیا زینبؔ، وہ کیف و جذب کا عالم
کہ بے حد جوش پر، عشاق کی الفت کا قلزم ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رسولِؐ ہاشمی سے، ہے خدا سے
محبت ہے مجھے، آلِ عبا سے

یہ نور و نکہت و نزہت، جہاں کو
ملی ہے روئے شاہِؐ دو سرا سے

اُسی سے پیار ہے، میرے خدا کو
محبت ہے جسے، خیرالوراؐ سے

نبیؐ راضی ہے اُس سے، رب بھی راضی
جسے الفت ہے، آلِ مصطفٰےﷺ سے

نہ ہو جب تک وہ، عاشقِ نبیؐ میں
نہیں مطلب مجھے، اُس پارسا سے

خدایا واسطے خیرالوراؐ کے
سدا کر دَر گزر، میری خطا سے

شِفا ہے دارِ طیبہ، خاکِ طیبہ
ملے سرکارؐ کی، چشمِ عطا سے

اُسی سے حالِ دل، اپنا کہیں گے
اُسی غم خوار سے، درد آشنا سے

اسیرِ عشقِ محبوبِ خدا ہوں
ملا دے مجھ کو، شاہِ انبیا سے

یہ حُسنِ صورت و سیرت کے چرچے
رہیں گے تا ابد، رب کی عطا سے

لحد میں ہو یقیں، گر دیدِ شہؐ کا
ذرا مہلت نہ مانگوں، میں قضا سے

کنارے آ لگے گی، میری کشتی
مرے پیارے پیمبرؐ کی دعا سے

رہِ حق پر ڈٹے رہنا، سدا تم
ادا مانگو یہ ابنِ فاطمہؓ سے

جلے وہ شے نہ ہرگز، آگ میں بھی
جو مَس ہو جائے، دستِ مصطفےٰ ﷺ سے

ہے جب تک عشقِ احمد ﷺ تیرے دل میں
نہ ڈر زینبؔ کبھی، روزِ جزا سے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ساری دنیا منتظر تھی، احمدِ ﷺ مختار کی
پیشوائے انبیا کی، سرور و سردارؐ کی

دیں گواہی اہلِ ایماں، سیّدِؐ ابرار کی
حُسنِ سیرت، خُلق کی، شیرینیٔ گفتار کی

ہو بیاں توصیف کیا، رب کے حسیں شہکار کی
منہ ہے چھوٹا اور باتیں ہیں، بڑی سرکارؐ کی

تذکرہ ہے دلنشیں، اُس حُسنِ عالمتاب کا
بات کیا ہو گی، اب اُن کے عالمِ دیدار کی

اُمّتی کی سن لے مولا، التجائیں اور پکار
جس نے بھی دی ہے دُہائی، یاں شہِؐ ابرار کی

آتے جاتے جیسے پڑ جائے، نظر اُن پر شہاؐ!
ڈوب جائیں الفتوں میں، گنبد و مینار کی

مسکرائیں آپؐ جب، انوار کی کرنیں پڑیں
جن سے ایک اک شے، چمکتی ہے دَر و دیوار کی

ہر جگہ چرچا ہے شہؐ کا اور اُن کا تذکرہ
دھوم ہے کون و مکاں میں، آمدِ سرکارؐ کی

غم مواجہ کے قریں، ہم بھول جاتے ہیں سبھی
بیٹھ جائیں اوٹ میں جب، سایۂ دیوار کی

دور ہو جائیں غم و آلام، سب حُزن و ملال
چوم لیں آ کر اگر، چوکھٹ کبھی دلدار کی

آپؐ کی ہستی یہاں پر، رحمت اللعالمیں
اک شجر کی مثل ہے، دنیا میں سایہ دار کی

پنج تن کے عشق پر قائم رہو، زینبؔ مُدام
ہیچ رکھ نظروں میں وقعت، درہم و دینار کی

اللهم صل على سيدنا محمد وسلم

قطعات

فکر پر مدح و ثنا کا جو ثمر لگتا ہے
یہ فقط اُنؐ کی عطاؤں کا اثر لگتا ہے
جس میں ذرّے بھی مہ و مہر سے بڑھ کر دیکھے
آپؐ کا شہر ہی وہ نور نگر لگتا ہے

محور ہیں نگاہوں کے، یکتائے زمانہ ہیں
ہیں خیرِ بشر آقاؐ، مولائے زمانہ ہیں
شاہانِ جہاں دَر پر، اُنؐ کے ہیں پڑے رہتے
مختار ہیں کُل کے وہؐ، آقائے زمانہ ہیں

اپنے اِکرام کی کرنوں سے منوّر کر دے
اَوج پر شاہِؐ اُمم، میرا مقدر کر دے
نعت کے فیض کا جاری رہے، دریا ہر دَم
تو نظر کر کے اسے، ایک سمندر کر دے

دلِ زار زار انؐ کے، درِ ناز کے قریں ہے
جو خوشی اِسے مِلی ہے، وہ بہار آفریں ہے
مرا قلب آئینہ ہے، تری مدحت و ثنا کا
اِسی آئینے میں آقاؐ، ترا عکسِ دلنشیں ہے

کیجئے چشمِ کرم ہم پر، سہارا دیجئے
ڈوبتی کشتی کو شاہِؐ دیں، کنارا دیجئے
جس کی سرشاری سے محشر تک، رہیں بے خود محب
دید کا ایسا حسیں، دلکش نظارا دیجئے

قافلہ عشق کا نکلا ہے، مدینے کی طرف
سیلِ عشاق ہے، بڑھتا ہے مدینے کی طرف
سلسلہ شہؐ سے مَودّت کا، نہ ٹوٹے گا کبھی
دھیان ہر دم مرا رہتا ہے، مدینے کی طرف

اُنہیؐ کے ذکر میں کی، زندگی بسر ہم نے
اُنہیؐ کے خواب ہی دیکھے ہیں، عمر بھر ہم نے
بروزِ حشر بھی چاہیں، رفاقتیں اُنؐ کی
نہیں کی غیر کی جانب کبھی، نظر ہم نے

تری آمد کی وہ پُر کیف ساعت، مشکبار آئی
جِلو میں نُور و نکہت کے، چمن میں بار بار آئی
بہ فیضِ مصطفےٰ ﷺ دلکش ہیں، منظر بزمِ ہستی کے
ہزاروں پھول گلشن میں، کھلانے کو بہار آئی

حبیبِ کون و مکاں نبیؐ ہیں
ہمارا مقصودِ جاں نبیؐ ہیں
یہاں نبیؐ ہیں، وہاں نبیؐ ہیں
جہاں کی روحِ رواں نبیؐ ہیں

مانگا تھا براھیمؑ نے جو اپنی دُعا میں
محبُوبِ خدا ہم کو مِلا، اُس کی جزا میں
دیدِ شہِؐ والا کو ٹھہر جائیں زمانے
نے حُسن میں ثانی، نہ شمائل، نہ اَدا میں

سِرِّ قدرت، تری ہستیٔ جاوداں
مُحرمِ راز ہے، ذاتِ جنّت نشاں
اُنؐ کی رحمت کا سر پر، رہے سائباں
ایک اِک پر ہے، چشمِ کرم بے گماں

سراپا اَزل کے، اَبد کے حسیں
نہیں آپؐ سا، حُسنِ کامل کہیں
مبارک نقوشِ قدم آپؐ کے
ہیں بوسہ گہِ عاشقیں، بالیقیں

چار سُو ہیں اہلِ دل، اہلِ نظر محوِ ثنا
دَر گلستاں نغمہ خواں ہیں، طائرانِ خُوشنوا
لا رہے ہیں در چمن تشریف، شاہِؐ دو سرا
چشم بَر راہِ نبیؐ ہیں غنچہ و گُل، مرحبا

جب بھی سرکارؐ! ترا نقشِ کفِ پا دیکھا
ایک دریائے عقیدت کو امڈتا دیکھا
روبرو اپنے تصوّر میں دمکتا دیکھا
سَر کی آنکھوں سے کہاں گنبدِ خضرا دیکھا

مُواجہ، روبرو محراب و منبر ہو، تو کیا کہنا
مرے پیشِ نظر سرکارؐ کا دَر ہو، تو کیا کہنا
ہجومِ عاشقاں دَر پر ہو، محوِ گریہ و زاری
سدا رہتا نگاہوں میں، یہ منظر ہو، تو کیا کہنا

دُرود پڑھ کے کیا جب، سرِ نیاز کو خَم
رکھا دُعا کا مری، ربِّ دو جہاں نے بَھرم
کسی کو چاہ دے اپنی، کسی کو عشقِ نبیؐ
کریم کی ہے عطا اور ہے اُسی کا کرم

جو بندہ رب کی چوکھٹ پر، سرِ تسلیم خم کر دے
عجب اس میں نہیں کچھ بھی، خدا اُس پر کرم کر دے
بچالے نفس کے شر سے، عطا کر دے پنہ اپنی
بحقِ شاہِؐ والا، دور سارے رنج و غم کر دے

وہ جو با شعور تھے باخبر
وہی بے خبر رہے عمر بھر
میرے کام آئی تری نظر
ترا شکریہ میرے چارہ گر

اے راستی کے پیمبر! تری وفا کو سلام
ترے خلوص کو مولاؑ، تری وفا کو سلام

مناقب

حَسنؓ حُسینؓ کو زہراؓ، علیؓ ولی کو سلام
عطا کو، اُن کی سخا، بندہ پَروری کو سلام

صمیمِ قلب سے پڑھتے رہو درُود اُن پر
وَفا کو، آلِ محمدﷺ کی راستی کو سلام

منقبت در شانِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

طاہرہ، طیّبہ، صابرہ، شاکرہ رضی اللہ عنہا
آپ ہیں بنتِ خیرُ الوراؐ، سیّدہ رضی اللہ عنہا

خُلق و کردار، بے مثل ہے آپؓ کا
کنزِ انوار ہے، ہستیٔ با صفا

کیسے حق ہو ادا، مدح و توصیف کا
فہم سے ماورا، آپؓ کا مرتبہ

اُمِّ حسنینؓ ہیں، زوجۂ مرتضیٰؓ
عابدہ، صالحہ، عکسِ ظلِ الٰہ

ہو بیاں کس طرح، دَر حروفِ ثنا
آپؓ کی مدح، بنتِ شہِؐ دوسرا

پارسائی میں ثانی، نہیں آپؓ کا
سجدہ گاہِ ملک، آپؓ کی ہے ردا

ہیں سراپا عطا، مہر و جُود و سخا
آپؓ لاریب، اُمّت کی ہیں شافعہ

رب نے حلم و بصیرت میں یکتا کیا
صادقہ، باحیا، ساجدہ، پارسا

نازِ روحانیت، آپؓ ہیں بالیقیں
اختیاری ہے فقر و غنا، سیّدہؓ

صبر اور شکر ہے، بے مثال آپؓ کا
آپؓ خیر النسا، رشکِ ہر دوسرا

فقر کے سلسلے، آپؓ ہی سے چلے
خیر کی انتہا، آپؓ کی ہے وِلا

آپؓ سے ہے ولایت کا، روشن جہاں
آپ ہیں سیّدہؓ، گوہرِ بے بہا

فخرِ انسانیت، آپؓ کی ذات ہے
آپؓ مقصود ہیں، مُدّعا ہیں مرا

ہیں خواتینِ جنت کی، سردار آپؓ
مشفقہ، کاملہ، عارفہ، ذاکرہ

آپؓ ملکہ ہیں، لاریب کونین کی
بے طرح، راستی سے ہیں آراستہ

آلِ اطہار کی، آپؓ سَر خَیل ہیں
اولیا کی جماعت کی، ہیں پیشوا

آپؓ ہیں باغِ شہؐ کا، گُلِ سَر سبد
آپؓ ہیں، منزلِ راہِ صدق و صفا

زینبؓ پُر خطا پر، سحابِ کرم
ہو سدا آپؓ کا، اے مری محسنہ!

علیؓ کی دید عبادت، علیؓ کی فِکر عبادت
علیؓ سے عشق عبادت، علیؓ کا ذکر عبادت
تصوّرِ شہِؓ مرداں سے، مشکبو ہے مشام
علیؓ کی نسبت و اُلفت، فراق و ہجر عبادت

مرا یہ فخر نہیں کم، منم غلامِ علیؓ
ستائے گا کوئی کیا غم، منم غلامِ علیؓ
علیؓ اِمام ہیں میرے، علیؓ مرے رہبر
کروں میں ذکر یہ پیہم، منم غلامِ علیؓ

منقبت در شانِ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ

حیدرؓ! عظیم خیر کے مظہر، علی علی رضی اللہ عنہ
ہیں گلشنِ نبیؐ کے گُلِ تر، علی علی رضی اللہ عنہ

ہیں تا ابد، زمانوں کے رہبر، علی علی رضی اللہ عنہ
گونجے گا نام آپ کا گھر گھر، علی علی رضی اللہ عنہ

طاقت میں لاجواب ہیں، جرأت میں بے مثال
شیرِ خدا و فاتحِ خیبر، علی علی رضی اللہ عنہ

عرفان و آگہی کی وِلا، آپ ہی کی ہے
اے بحرِ راستی کے شناور! علی علی رضی اللہ عنہ

بابِ دیارِ علمِ نبیؐ، آپ ہی تو ہیں
اے آسمانِ علم کے نیّر! علی علی رضی اللہ عنہ

ہیں صاحبِ فیوض و عطا، وہ غنی سخی
رہتا ہے عارفوں کی زباں پر، علی علی رضی اللہ عنہ

ہیں بے بہا فضیلتیں، دنیا میں آپ کی
دیں کی جبیں کے آپ ہیں جھومر، علی علی رضی اللہ عنہ

اللہ کے کرم سے ہیں، مولائے کائنات
بحرِ سخا، نبیؐ کے برادر، علی علی رضی اللہ عنہ

ہے منبعِ صفات و کمالات، ذاتِ پاک
اہلِ نظر کے سیّد و سرور، علی علی رضی اللہ عنہ

عم زاد بھی ہیں، ساتھ ہی دامادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بے شک حبیبِؐ شافعِ محشر، علی علی رضی اللہ عنہ

ہیں اہلِ دل کے واسطے، تسکینِ قلب و جاں
آقائےؐ دو جہان کے دِلبر، علی علی رضی اللہ عنہ

"دیدار آپ کا ہے عبادت"، حدیث ہے
نسبت سے شاہِؐ دیں کے منوّر، علی علی رضی اللہ عنہ

مولا علیؓ کا ذکر بھی، کارِ ثواب ہے
کرتے رہیں محب یہ برابر، علی علی رضی اللہ عنہ

مولائے کائنات ہیں بے شک، مرے اِمام
اک ایک اُمّتی کے ہیں یاوَر، علی علی رضی اللہ عنہ

مولا کہا حضورؐ نے بعد اپنے، آپؓ کو
اے نُورِ راستی سے منوّر، علی علی رضی اللہ عنہٗ

ہیں عجز و انکسار میں، یکتائے روزگار
میداں کے شہسوار، دِلاور، علی علی رضی اللہ عنہٗ

تھے آپ ہی کے لختِ جگر، جو ہوئے شہید
کربل کی تپتی ریت پہ جاکر، علی علی رضی اللہ عنہٗ

مشکل کشا کے لکھوں قصیدے، تمام عمر
دل میں علی علی ہے، زباں پر علی علی رضی اللہ عنہٗ

زینبؑ وہ سرخ رُو ہیں، سرِ بزمِ دو جہاں
سرکارؐ کی وفا سے معطّر، علی علی رضی اللہ عنہٗ

منقبت در شانِ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ

مرے سوالوں کا مولا علیؓ، جواب ہیں آپؓ
نبیؐ کے علمِ نہایت سے، فیضیاب ہیں آپؓ

جبیں پہ نورِ محمد ﷺ ہے ضوفشاں، مولا!
فلک پہ مُلکِ ولایت کے، آفتاب ہیں آپؓ

ضیا ہے آپؓ سے، قلبِ حزیں کے آنگن میں
نبیؐ سے عشق و وفا کا، حسین باب ہیں آپؓ

ازل سے، واقفِ اسرارِ ذات ہیں، لاریب
حضور! گوہرِ یکتا ہیں، بُوتُراب ہیں آپؓ

ہے ذات آپؓ کی، لعلِ یمن سے بڑھ کے حسیں
ہیں دُرِّ بیش بہا آپؓ، لاجواب ہیں آپؓ

ہیں عزم و ہمت و قوت کا، بے بہا مخزن
کتابِ عشق و وفا کا سبق، نصاب ہیں آپؓ

کوئی بھی معرکہ، گر زیست میں ہوا دَر پیش
قدم قدم پہ پیمبر کے، ہم رکاب ہیں آپؓ

لقب ہے شیرِ خدا آپؑ کا، وَصی اللہ
جری، دلیر، شجاعت میں بے حساب ہیں آپؑ

نوازا آپؑ کو رب نے، بڑے مراتب سے
حضورؐ کے درِ اقدس میں، باریاب ہیں آپؑ

ہے ذکر آپؑ کا، ایثار و بندگی میں شمار
وِلائے رحمت و برکت کی، آب و تاب ہیں آپؑ

پڑھی ہے سیّدہ زینبؑ نے بارہا، یہ حدیث
جو شہؑ کے بعد ہیں مولا، وہ آنجناب ہیں آپؑ

منقبت در شانِ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ

اَمیں ہیں بے شک، اماں علیؓ ہیں — ہمارا ایمان و جاں علیؓ ہیں
ہیں وجہِ تسکینِ قلبِ مُضطر — ضیائے چشمِ زماں، علیؓ ہیں
سخی یگانہ، دلیر یکتا — عظیم بے حد، مہاں علیؓ ہیں
انہی کی یادیں، بسی ہیں دِل میں — دِلوں کے اندر، نہاں علیؓ ہیں
وہ شہرِ علمِ نبیؐ کا دَر ہیں — ضیائے فکرِ جہاں، علیؓ ہیں
جوانمردی، بہادری میں — ہیں شیرِ یزداں، عیاں علیؓ ہیں
قریں ہیں دل کے، ہمارے مولا — ہمارا ایقان و شاں، علیؓ ہیں
نثار، اہلِ نظر ہیں، اُن پر — وِلائے حق کی، اذاں علیؓ ہیں
فصیح بھی وہ، بلیغ بھی وہ — کمال، شیریں بیاں علیؓ ہیں
تمام ولیوں کے پیشوا بھی — نشانِ منزل بھی، ہاں علیؓ ہیں
ہے ذکر و دیدِ علیؓ عبادت — مُحبّ کے دل میں، نہاں علیؓ ہیں
جہاں میں مثلِ قمر ہیں تاباں — نبیؐ کے جانانِ جاں، علیؓ ہیں
ہے راستوں سے، سما کے واقف — نہ پوچھ زینبؔ، کہاں علیؓ ہیں

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

لکھی ہے سَیل میں اشکوں کے، داستانِ حسین علیہ السلام
بنا ہوا ہے ہر اک لفظ، ترجمانِ حسین علیہ السلام

جہاں میں آج تلک، بازگشت کی صورت
فضا میں گونج رہی ہے، ابھی اذانِ حسین علیہ السلام

بتا رہی ہے زمانے کو، گردشِ دوراں
رواں دواں ہے زمانے میں، کاروانِ حسین علیہ السلام

قلم سے اشک رواں ہیں، حروف کی صورت
لعیں نے جب سے اجاڑا ہے، آشیانِ حسین علیہ السلام

نہ صرف غم میں ہیں مولا کے، سر تلک ڈوبے
اُنہی پہ جاں بھی لٹاتے ہیں، عاشقانِ حسین علیہ السلام

عَلَم وفا کا اٹھا کر چلے، وہ مقتل کو
لرز اٹھی ہے، زمیں اور آسمانِ حسین علیہ السلام

کٹھن ہے حق کے لئے، جان سے گزر جانا
اسی میں رازِ بقا ہے، اسی میں شانِ حسین علیہ السلام

کھڑے ہیں تربتِ انور پہ، چاہنے والے
وفورِ غم سے ہیں بے حال، زائرانِ حسین علیہ السلام

یہ آزمائشیں، آتی رہیں گی اُمّت پر
ہے اُمّتی کا حقیقت میں، امتحانِ حسین علیہ السلام

نہ بھول پائیں گے، ذبحِ عظیم کا منظر
فضا اداس ہے، غمگیں ہیں مخلصانِ حسین علیہ السلام

یہاں، وہاں بھی مگر سرخ رُو، وہی ہوں گے
قدم قدم پہ ملی ہے جنہیں، اَمانِ حسین علیہ السلام

جو آلِ سیّدہ زہراؓ سے پیار کرتے ہیں
تنا رہے گا سدا اُن پہ، سائبانِ حسین علیہ السلام

پیامِ حق و صداقت کا، ہے علَم بردار
علیؓ و فاطمہؓ زہرا کا خاندانِ حسین علیہ السلام

دُعا نہ لوٹ کے آئے، درِ اِجابت سے
ملے ہمیں، شرفِ دیدِ آستانِ حسین علیہ السلام

غمِ حسینؑ پہ، تا حشر لوگ لکھیں گے
رقم ہمیں نے، نہیں کی ہے داستانِ حسین علیہ السلام

فنا کے گھاٹ، یزیدی اُتر گئے زینبؑ
حسینؑ زندہ ہیں، رب خود ہے پاسبانِ حسین علیہ السلام

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

اے راستی کے پیمبر! تری وفا کو سلام
ترے خلوص کو مولاؑ، تری وفا کو سلام

ہو نورِ عینِ محمد ﷺ، علیؓ کے لختِ جگر
بتولؓ کے مہِ انور، تری وفا کو سلام

اے ذِی حشم! تری قربانیوں پہ ہم قرباں
رضا و شکر کے پیکر، تری وفا کو سلام

شجاعتوں کے نئے باب، کر دیے ہیں رَقم
نڈر، شجاع و دِلاور، تری وفا کو سلام

تھے زخم زخم مگر، پھر بھی کی نماز اَدا
تری ادا کو سراسر، تری وفا کو سلام

کھِلے دِلوں کے چمن میں، تری عطا کے گلاب
اے مشکبار و معطر! تری وفا کو سلام

رواں دواں ترا، دریائے فیض ہے مولا
مُدام سِبطِ پیمبر، تری وفا کو سلام

نہ خُلق ایسا، نہ سیرت کسی نے یوں پائی
نہیں ترا کوئی ہمسر، تری وفا کو سلام

نثار کر دیے دیں پر، تمام شہزادے
ہیں سرخ رُو سرِ محشر، تری وفا کو سلام

کمالِ حُسنِ بیاں، تیرے ذکر میں پایا
لکھوں قصیدے برابر، تری وفا کو سلام

چراغِ جادۂ منزل، ترا وجودِ کریم
ہم اِس کی لَو سے منوّر، تری وفا کو سلام

عظیم درسِ شہادت ہے، تیری ذاتِ کریم
دی حق پہ جاں، نہ جُھکا سر، تری وفا کو سلام

تو سَرفراز ہے یاں بھی، وہاں بھی ہے لاریب
ملا ہے کیسا مقدّر، تری وفا کو سلام

قلندروں نے، ترے ذکر سے جِلا پائی
ہیں سر بہ خم ترے دَر پر، تری وفا کو سلام

ہے شمعِ بزمِ ہدا، ذاتِ اطہر و اقدس
صدائے حق ترا زیور، تری وفا کو سلام

تھا نوکِ نیزہ پہ، محوِ تلاوتِ قرآں
سرِ مبارک و اطہر، تری وفا کو سلام

سدا رُلائے گا، ذبحِ عظیم کا منظر
اے صبر و شکر کے خُوگر! تری وفا کو سلام

کفن لپیٹے ہوئے سر پہ، سر بکف نکلے
رہِ وفا میں بہتّر، تری وفا کو سلام

لعیں نے توڑ دیں زینبؑ، قیامتیں کیا کیا
نہ کیوں بپا ہوا محشر، تری وفا کو سلام

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

کھول سرِّ لامکاں، اے آسماں! ذرّہ ذرّہ ہے نوائے کُن فکاں
ایک انجانا سفر دَر پیش ہے کُھل چکے ہیں کشتیوں کے بادباں
آشکارا قلبِ عاشق پر ہوا انتہائے عشق، صحرا کی اَذاں
موت مومن کے لئے آبِ حیات زندگی کا بھید ہے اُس پر عیاں
ہاں کبھی مرتے نہیں اہلِ وفا ہے فنا، اِن کی حیاتِ جاوداں
حرف کم ہیں، لفظ ہیں چھوٹے بہت کیسے لکھیں یہ وفا کی داستاں
پھر شہیدِ کربلا کا ذکر ہے دَرد میں ڈوبا ہوا ہے آسماں
کرب سے آنکھوں میں بینائی نہیں ہو گئی غم سے فضا ساری دُھواں
ہے لہو سے حرف تک بھیگے ہوئے ہو گیا غم سے قلم بھی خونچکاں
روشنائی اشکِ خامہ بن گئی لکھ رہی ہے قطرہ قطرہ داستاں
انتہا صبر و رضا کی ہو گئی اے حسینؑ ابنِ علیؓ! تیری کہاں
کب سے بہنے کو تھے زینبؑ، بے قرار ہو گئے بے ساختہ آنسو رواں

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

جس نے کی تیروں کی بارش میں عبادت، وہ امام علیہ السلام
جان دے کر کی شریعت کی حفاظت، وہ اِمام علیہ السلام

انتہائی جس میں تھا صبر و قناعت، وہ اِمام علیہ السلام
ہے جو شاہِ انبیا کے دِل کی راحت، وہ اِمام علیہ السلام

جس کی مظلومی پہ، ساتوں آسماں ہیں اشکبار
مومنوں کو جس سے ہے الفت نہایت، وہ اِمام علیہ السلام

ہیں وہی آوازِ حق اور آدمیت کی ہیں شان
چُن لیا رب نے جنہیں بہرِ شہادت، وہ اِمام علیہ السلام

دینِ حق کے واسطے، جس نے لٹا دی زندگی
ہے جو سِبطِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سردارِ جنّت، وہ اِمام علیہ السلام

وہ جو نانا جان کے شانوں پہ، ہوتے تھے سوار
تھے عدو اُن کے یزیدی، بے حمیّت، وہ اِمام علیہ السلام

تھی وہ افضل پاک گردن، بوسہ گاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
قاتلوں پر جن کے، دنیا بھر کی لعنت، وہ اِمام علیہ السلام

پھول ہیں جن کے گلستاں کے، نہایت باصفا
ذکر ہے جن کا مثالِ ابرِ رحمت، وہ اِمام علیہ السلام

جانتے اہلِ نظر ہیں، ذاتِ والاؑ کی صفات
جِن کو بخشی ہے خدا نے افضلیّت، وہ اِمام علیہ السلام

ہیں جوانانِ جناں کے، سرور و سردار وہ
دی جنہیں اللہ نے ایسی فضیلت، وہ اِمام علیہ السلام

بالیقیں جو ہیں، شہیدوں کی صفوں کے مقتدا
اور جِن پر بے بہا رب کی ہے رحمت، وہ اِمام علیہ السلام

حق پرستی راستی ہے، جِن کا مقصودِ حیات
نوعِ انساں کی بچائی جس نے حُرمت، وہ اِمام علیہ السلام

جانتے تھے وقت کم ہے، آخری سجدے کے بعد
لگ چکے تھے زخم، پھر بھی کی عبادت، وہ اِمام علیہ السلام

مُژدہ بخشش کا عطا کر دیں گے، وہ زینبؑ کو بھی
نُورِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی ہے جِن کی خلقت، وہ اِمام علیہ السلام

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

دیں کے پاسدار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!
سرِّ کردگار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

فاطمہؓ، علیؓ کے نورِ چشم، لاڈلے پسر
مہرِ تابدار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

شہریارِ قصرِ قلب و جاں ہیں، آپ سیّدی!
روحِ مشکبار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

صاحبانِ دل، مقام جانتے ہیں آپ کا
دُرِّ شاہوار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

روزِ حشر اختیار دیکھ کر، ہیں شادماں
تیرے جاں نثار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

ریگ زارِ کربلا میں، لٹ گیا بتولؓ کا
چین اور قرار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

تھے ہزارہا لعیں، ستم شعار سامنے
قطار دَر قطار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

جب اُجڑ گیا چمن، بہار منہ لپیٹ کر
روئی زار زار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

بوسہ گاہِ مصطفےٰ ﷺ پہ غم سے ہوگئی سیہ
خنجروں کی دھار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

ہے اُفق لہو سے سرخ اور اہلِ آسماں
سب ہیں سوگوار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

مبتلا بڑے عذاب میں، سبھی لعین ہیں
ہیں سپردِ نار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

کوئی غم بڑا نہیں، غمِ حسین علیہ السلام کے سوا
اگر ہوں صد ہزار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

زینبؑ حزیں ہے، یاد میں اُداس بے طرح
پھر ہے اشکبار، اے شہیدِ کربلا حسین علیہ السلام!

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

وعدۂ عشق و وفا، کیسے نبھاتے ہیں حسین علیہ السلام
اپنے خوں سے دیں کی، پیشانی سجاتے ہیں حسین علیہ السلام

کس خوشی سے بارِ غم، دل پر اُٹھاتے ہیں حسین علیہ السلام
راہِ حق میں حوصلے، کیا آزماتے ہیں حسین علیہ السلام

چار سو انوار کے، موتی لٹاتے ہیں حسین علیہ السلام
جب خطابت کے حسیں، دریا بہاتے ہیں حسین علیہ السلام

سر بسجدہ ہیں سرِ مقتل بھی، وہ رب کے حضور
سر کٹا کر عشق کی، قیمت چکاتے ہیں حسین علیہ السلام

قلزمِ صبر و رضا، پُر جوش ہے اتنا کہ بس
ہر قدم قربانیاں ہی، دیتے جاتے ہیں حسین علیہ السلام

آبیاری دین کی، کربل میں کرنے کے لئے
رِہ میں حائل ساری، دیواریں گراتے ہیں حسین علیہ السلام

دیں پہ نانا جان کے جب زَد پڑی، تو بے دریغ
اِستقامت سے، جگر گوشے لٹاتے ہیں حسین علیہ السلام

پاک ہستی کے اجالوں سے، ہمیشہ دَہر میں
ظلمتِ شب کے نشاں، سارے مٹاتے ہیں حسین علیہ السلام

کربلا کی جلتی تپتی ریت پر، دیں کے لئے
گھر کا گھر اپنا، سرِ میداں لُٹاتے ہیں حسین علیہ السلام

زخم تیروں اور تلواروں کے، جسمِ پاک پر
صبر و استقلال سے، کھاتے ہی جاتے ہیں حسین علیہ السلام

تیرگی کا نام ہے روئے زمیں پر، اب یزید
روشنی بن کر، اُفق پر جگمگاتے ہیں حسین علیہ السلام

دینِ حق کی سر بلندی، چاہیے زینبؑ اُنہیں
اس لئے اپنے قدم، آگے بڑھاتے ہیں حسین علیہ السلام

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

ڈٹے کھڑے رہے حق پر، نہ ڈگمگائے قدم
بلند تابہ ابد دیں کا، کر دیا پرچم

یہ ٹھان لی تھی، کہ نانا کا دیں بچانا ہے
لہو کے آخری قطرے تلک، ہے جب تک دَم

رکیں گے منزلِ عشق و وفا پہ، سبطِ نبیؐ
مگر نہ پیچھے ہٹیں گے، نہ عزم ہو گا کم

نہیں جہاں میں نہیں، آپؑ کی مثال کہیں
حسینؑ! آپ سا کوئی نہیں، خدا کی قسم

کتابِ زیست کا عنواں، بنی ہے آپ کی ذات
ہر ایک باب پہ جس کے، شہادتیں ہیں رقم

حسینؑ زندہ ہیں واللہ، اُنھی سے قائم ہے
تمام عالمِ امکاں کی، راستی کا بھرم

ترے نثار، تری آل پر نثار آقا
نہ آنے دیں گے کوئی آنچ، ہے جو دَم میں دم

ستم جو ٹوٹ پڑے، آلِ مصطفےٰ ﷺ پہ وہاں
گلہ کسی سے نہیں تھا، ہٹے نہ پیچھے قدم

وہ سرخ رُو ہوئے، رب کے حضور، یوں زینبؑ!
تمام جنتیں اُنؑ کی ہیں، اُن کے زیرِ قدم

منقبت در شانِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

سامنے غدّار ہیں، مولا حسینؑ!
دَر پئے آزار ہیں، مولا حسینؑ!

دشتِ کربل میں قیامت ہے بپا
حشر کے آثار ہیں، مولا حسینؑ!

امتحاں ہے صبر کا بے حد کٹھن
راستے پُر خار ہیں، مولا حسینؑ!

سر اُٹھا کر جانبِ مقتل چلے
صاحبِ کردار ہیں، مولا حسینؑ!

بیش قیمت ہیں وہ دُرِّ شاہوار
رب کو جو درکار ہیں، مولا حسینؑ!

آل و مال و جان بھی قرباں کریں
صاحبِ ایثار ہیں، مولا حسینؑ!

بے طرح محصور بھی، مجبور بھی
عابدِ بیمار ہیں، مولا حسینؑ!

لشکرِ اعدا سے بے خوف و خطر
بر سرِ پیکار ہیں، مولا حسینؑ!

قتل میں جو آپ کے شامل ہوئے
لعنتی کردار ہیں، مولا حسینؑ!

شاہ سے واصل ہوئے سب تِشنہ کام
طالبِ دیدار ہیں، مولا حسینؑ!

خُونچکاں چشمِ فلک ہے، قُدسیاں
درد سے دوچار ہیں، مولا حسینؑ!

نوجوانانِ جناں کے بے گماں
سرور و سردار ہیں، مولا حسینؑ!

واں شہیدوں کے اَزل سے منتظر
خُلد کے گلزار ہیں، مولا حسینؑ!

ایک اک مظلوم کی جائے پنہ
آپ ہی دلدار ہیں، مولا حسینؑ!

اشک زینبؑ سُن کے یہ رکتے نہیں
کس قدر لاچار ہیں، مولا حسینؑ!

منقبت در شانِ سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا

ہیں مرا مان، سیّدہ زینبؑ
میرا ایقان، سیّدہ زینبؑ

آپ پر جان، سیّدہ زینبؑ!
میری قربان، سیّدہ زینبؑ!

آپ کی رفعتوں کا کیا کہنا
آپ ذیشان، سیّدہ زینبؑ!

عشقِ آلِ نبیؐ کا صدقہ ہے
میرا ایمان، سیّدہ زینبؑ!

آپ سے کر لئے وفاؤں کے
عہد و پیمان، سیّدہ زینبؑ!

آپ سے ہی وفا، ہے عقبیٰ کا
ساز و سامان، سیّدہ زینبؑ!

آپ کے دَر کی حاضری پاؤں
ہے یہ ارمان، سیّدہ زینبؑ!

آخرت کو سنوار دیں میری
گُل بداماں، سیّدہ زینبؑ!

آپ دکھ، درد کا مداوا بھی
آپ درمان، سیّدہ زینبؑ!

آپ کی خوبیوں کے گُن گائیں
حُور و غلمان، سیّدہ زینبؑ!

آپ بے مثل ہیں، کہے مجھ سے
میرا وجدان، سیّدہ زینبؑ!

حق پرستوں کی ہر زمانے میں
آپ پہچان، سیّدہ زینبؑ!

بے کسوں کی ہیں آپ جائے پنہ
فضلِ رحمان، سیّدہ زینبؑ!

قصۂ درد و غم سنے کیسے
قلبِ حیران، سیّدہ زینبؑ!

سُن کے دُکھ آپ کا لرزتا ہے
کوہِ فاران، سیّدہ زینبؑ!

اپنے پیاروں کی قتل گاہوں سے　　آئیں ویران، سیّدہ زینبؓ
آپ کے دکھ پہ محوِ گریہ ہیں　　جن و انسان، سیّدہ زینبؓ!
بھیجتے ہیں کروڑوں بار سلام　　ہم غلامان، سیّدہ زینبؓ!

منقبت در شانِ حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہ

ناموسِ شہؓ دیں کے نگہدار ہیں عباسؓ
ہر گام پہ آقاؓ کے وفادار ہیں عباسؓ

بیدار ہیں لشکر کے، علم دار ہیں عباسؓ
مولا پہ فدا ہونے کو تیار ہیں عباسؓ

بے خوف و خطر بر سرِ پیکار ہیں عباسؓ
دشمن کے لئے برہنہ تلوار ہیں عباسؓ

ذیشان ہیں، کیا صاحبِ کردار ہیں عباسؓ
یکتا ہے جو دنیا میں، وہ سالار ہیں عباسؓ

ہر خوف سے آزاد ہیں، ایسے ہیں دِلاور
دل شیر کا سینے میں ہے، جی دار ہیں عباسؓ

اُس عشق کا اعجاز، یہ اندازِ وفا ہے
جس میں وہ برادر کے گرفتار ہیں عباسؓ

آقا ہی فقط شہؓ کو بلاتے تھے ادب سے
مولاؓ کے لئے سایۂ دیوار ہیں عباسؓ

ہے محوِ طواف آبِ رواں، بر سرِ تربت
اللہ رے! کیا صاحبِ اَسرار ہیں عباسؓ

اک آلِ محمد ﷺ سے ہے، بس اُن کو محبّت
دنیا کی ہر اک چیز سے بیزار ہیں عباسؓ

بچوں کا تڑپنا نہیں دیکھا گیا اُن سے
پہنچے لبِ دریا، بڑے جی دار ہیں عباسؓ

حرمت پہ وہ شبیر کے دیتے رہے پہرہ
خوشنودیٔ مولاؓ کے طلبگار ہیں عباسؓ

کیا کیا نہ مراتِب اُنہیں اللہ نے بخشے
زینبؔ حدِ ادراک سے اُس پار ہیں عباسؓ

منقبت در شانِ سیدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ

حسینؑ ابنِ علیؓ کے دل کی، راحت ہیں علی اکبرؓ
حریمِ فاطمہ زہراؓ کی، زینت ہیں علی اکبرؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہو بہو، تصویر ہیں واللہ
مثالِ جدِّ امجد، خوبصورت ہیں علی اکبرؓ

ہے اُن کی یاد آنکھوں کی ضیا، تسکینِ قلب و جاں
علیؓ کی، سیّدہ زہراؓ کی چاہت ہیں علی اکبرؓ

جگر ہیں حیدرؓ کرار کے، کیا شان ہے اُن کی
سُرورِ قلب و جاں ہیں، رشکِ جنت ہیں علی اکبرؓ

نوازا ہے شہادت کے، بڑے اونچے مراتب سے
ارادہ لم یزل کا ہیں، مشیّت ہیں علی اکبرؓ

خزانے ہیچ ہیں سب، جس کے آگے، ہر دو عالم کے
نبیؐ کا دیں بچانے کی، وہ قیمت ہیں علی اکبرؓ

لہو کے رنگ سے گُل رنگ ہے، شبیرؑ کا گلشن
اِسی گلشن کی نکہت، زیب و زینت ہیں علی اکبرؓ

رہِ حق میں قضا آئے، شہادت کا شرف پائے
شہیدوں کی جماعت کی، عزیمت ہیں علی اکبرؓ

سنوارا آپ کو یوں، حُسنِ صورت اور سیرت سے
یقیناً آپ فخرِ آدمیت ہیں علی اکبرؓ!

زمیں پر زِین سے آئے، وہ گھوڑے کے، دمِ آخر
لبوں پر ذکر ہے، محوِ عبادت ہیں علی اکبرؓ

گلے سے لگ گئے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ کے جا کر
گلِ تر باغِ شہؓ کے بے نہایت ہیں علی اکبرؓ

سوئے مقتل چلے، شبیرؑ کے لختِ جگر دیکھو
شبِ ظلمت میں صبح کی، بشارت ہیں علی اکبرؓ

جواں مرگی پہ اُن کے، خوں کے آنسو آسماں رویا
شبیہِ شاہؓ، دُرِّ بیش قیمت ہیں علی اکبرؓ

علیؓ کے لاڈلے، حسنینؑ کی آنکھوں کے تارے ہیں
خدا کی بے بہا رحمت ہیں، نعمت ہیں علی اکبرؓ

منقبت در شانِ حضرت اصغرِ معصوم رضی اللہ عنہ

ہمیشہ یاد رکھی جائے گی، اصغرؓ کی قربانی
محرم میں ہمیں تڑپائے گی، اصغرؓ کی قربانی

کہیں اشکوں کا یم برسائے گی، اصغرؓ کی قربانی
کہیں آہوں میں ڈھل کر آئے گی، اصغرؓ کی قربانی

عقیدت سے بھرے، اشکوں کے تحفے پیش کر دینا
کسی کا غم نہیں دِکھلائے گی، اصغرؓ کی قربانی

دلوں میں روشنی بن کر، دیے کی مثل لَو دے گی
افق پر نُور بن کر چھائے گی، اصغرؓ کی قربانی

کسی کو گر ملا اولاد کا غم، تو اُسے زینبؑ
رلائے گی بہت یاد آئے گی، اصغرؓ کی قربانی

منقبت در شانِ شہزادی سکینہ سلام اللہ علیہا

شہیدِ وفا کی دُلاری سکینہؑ
وہ خاتونِؑ جنت کی پیاری سکینہؑ

ہوئیں مسکراہٹ پہ کلیاں تصدّق
گلوں کی مہک تجھ پہ واری سکینہؑ!

ہمارے بھی کاسے کو بھر دیں خدارا
ترے دَر کے ہم ہیں بھکاری سکینہؑ!

چلی خُلد کو اپنے پیاروں سے ملنے
نہ تنہائی سے جان ہاری سکینہؑ

ترے دکھ پہ بہتے رہیں گے مسلسل
یہ اشکوں کے جھرنے، ہماری سکینہؑ!

رُلاتا ہے جب یاد آئے، تمہاری
یتیمی کا دُکھ، آہ و زاری سکینہؑ!

وہ اصغر کو رو کر ترا یاد کرنا
جگر بھی کٹے، جاں ہماری سکینہؑ!

کبھی کوئی دیکھے، نہ پیاروں کے لاشے
یہ غم تجھ پہ بے حد ہے بھاری سکینہؑ!

لعینوں نے ڈھایا ستم پر ستم جو
غموں سے ہوئی چُور ساری سکینہؑ

تری یاد آتے ہی اشکوں کی رِم جِھم
رہے آنکھ سے دل پہ جاری سکینہؑ!

نہ جاں بر ہوئی وہ یتیمی کے غم سے
یوں دل پر سہے زخم کاری سکینہؑ

تری داستانِ اَلم سن کے روئیں
زمیں آسماں، جاں سے پیاری سکینہؑ!

لعینوں نے بابا بھی چھینا تمہارا
کرے کون اب پاسداری سکینہؑ!

نہ بابا ہیں اور ہیں نہ اکبر نہ اصغر
کہاں ہیں، کہے یہ دُلاری سکینہؑ

ترے دُکھ پہ زینبؑ بہائے ہمیشہ
یہ آنسو نہیں اختیاری سکینہؑ!

منقبت در شانِ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

دلنشیں، دلکش سراپا، عابدؓ بیمار کا
چاند گرویدہ تھا کس کا، عابدِؓ بیمار کا

مطلع انوار تھی اُن کی جبیں اور اُس پہ تھا
نُور کی کرنوں کا ہالہ، عابدِؓ بیمار کا

شدتِ غم سے نہ رکتے اشک، اور قلبِ حزیں
تھا دکھوں سے پارہ پارہ، عابدِؓ بیمار کا

اُف نہ کی دشتِ بلا کی، سخت گھڑیوں میں کبھی
شکر تھا لب پر ہمیشہ، عابدِؓ بیمار کا

بھولنا ممکن نہ تھا، پیاروں کا غم، اُن کو مگر
تھا نہ لب پر کوئی شکوہ، عابدِؓ بیمار کا

اپنے بابا کو جو دیکھا، زِین سے گرتے ہوئے
وردِ لب تھا اللہ اللہ، عابدِؓ بیمار کا

صبر اُن کا مُدعا تھا، شُکر مقصودِ حیات
تھا اگرچہ دِل شکستہ، عابدِؓ بیمار کا

دوڑتی آئیں خدا کی رحمتیں، میری طرف
نام جب میں نے پکارا، عابدِؓ بیمار کا

وہ نظر کر دیں، تو غفلت سے ملے دل کو شِفا
ہر طرف ہے بول بالا، عابدِؓ بیمار کا

جب غم و آلام نے، ہر سمت سے گھیرا مجھے
مل گیا مجھ کو سہارا، عابدِؓ بیمار کا

وہ اکیلا تھا مگر، زینبؑ وہی حاوی رہا
تھا بلندی پر ستارہ، عابدِؓ بیمار کا

منقبت در شانِ شہزادہ قاسم ابنِ اِمام حسن رضی اللہ عنہ

محتشم، ذِی حشم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ
مہر و لطف و کرم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

باحیا، خوش ادا، با صفا، با وفا
رشکِ باغِ اِرم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

نام شامل ہے اہلِ وفا میں ترا
سِبطِ شاہِؐ اُمم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

ہے نڈر، گرچہ کم سِن ہے، بے خوف ہے
شیر ہے ایک دَم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

ہم بُھلا دیں، ترے عزم و ایثار کو
یہ نہ ہو گا ستم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

اے نبی زاد! غم میں ترے سر بہ خم
چل رہا ہے قلم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

قتل پر آپ کے، اہلِ ارض و سما
غم زدہ ہیں بہم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

اِنس و جاں، قدسیاں، حُور و غلماں ترے
ہم نوا، ہم قدم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

آزمائش کا گھر ہے، یہ دنیا یہاں
بے تحاشا ہیں غم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

ظالموں نے بدن، پارہ پارہ کیا
یہ کیا، کیا ستم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

نام جس کا ہے کرب و بلا، وہ زمیں
ہے سراپا اَلم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

کیسے بھولے گی زینبؑ، وفائیں تری
اور تجھ پر ستم، قاسمؓ ابنِ حسنؓ

منقبت در شانِ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم

جو سراپا ہیں جہاں میں، عاشقانِ اہلِ بیتؓ
حشر میں لاریب پائیں گے، امانِ اہلِ بیتؓ

بعدِ شانِ مصطفےٰ ﷺ ہیں، اُن کی شانیں بے بہا
اِس قدر رب نے بڑھائی، عِزّو شانِ اہلِ بیتؓ

اِن میں ایک اک فرد ہے، سرکارؐ کا نُورِ نظر
خانوادوں میں ہے اعلیٰ، خاندانِ اہلِ بیتؓ

شیر ہیں اللہ کے، یہ خُوگرِ صبر و رضا
موت سے ڈرتے نہیں، پیر و جوانِ اہلِ بیتؓ

آرزو اِس دِل میں ہے، جس کی زیارت کی ہنوز
مرحبا! ہے مثلِ جنّت، آستانِ اہلِ بیتؓ

شاد ہوں گے کس قدر، کیا حشر میں ہو گا سماں
جب تنا ہو گا سروں پر، سائبانِ اہلِ بیتؓ

شیرِ یزداں، بے گماں، عثماں و بوبکر و عمر
جاں نثارانِ نبیؐ ہیں، پاسبانِ اہلِ بیتؓ

دستِ اطہر سے نبیؐ کے، جنّت الفردوس میں
جام کوثر کے پیئیں گے، تشنگانِ اہلِ بیتؓ

ہو گا اُن کا بھی، یزیدی فوج میں لو گو شمار
ہیں جو دنیا میں کہیں بھی، دشمنانِ اہلِ بیتؓ

اہلِ دل جب بھی سنیں، آنسو بہاتے ہیں سدا
خونِ شہدا سے ہے رنگیں، داستانِ اہلِ بیتؓ

اپنے اشکوں کی سیاہی سے، سرِ قرطاسِ دِل
لکھ رہے ہیں قصۂ غم، شاعرانِ اہلِ بیتؓ

دیدۂ نم سے سنائیں، شاہؑ کی رودادِ غم
اہلِ مجلس کو رُلائیں، ذاکرانِ اہلِ بیتؓ

انتہا ہے صبر کی، ثابت قدم ہے جس طرح
ہے یہاں جنّت نشاں ایک اک، جوانِ اہلِ بیتؓ

حرص و لالچ نے کیا، آمادۂ ظلم و ستم
بد خصال و کم نسب ہیں، قاتلانِ اہلِ بیتؓ

بڑھتی جائے گی، گلوں کی تازگی اس میں سدا
تا ابد مہکا رہے گا، گلستانِ اہلِ بیتؑ

سر بکف نکلے شہیدانِ وفا، زینبؑ تمام
سُوئے مقتل تھا رواں وہ، کاروانِ اہلِ بیتؑ

منقبت در شانِ شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم

ہر دل میں روشنی ہے، بہتّر نفوس کی
خوشبو گلی گلی ہے، بہتّر نفوس کی

غنچوں میں رنگ و نکہت و نزہت، اِنہی سے ہے
ہر گُل میں تازگی ہے، بہتّر نفوس کی

مثلِ چراغ دَہر میں روشن، ہر ایک ہے
کیا خوب رہبری ہے، بہتّر نفوس کی

سینچا ہے جب سے دیں کا شجر، اپنے خون سے
تب سے ہمیشگی ہے، بہتّر نفوس کی

آہوں سے، آنسوؤں سے، سجا کر یہ داستاں
قِرطاس پر لکھی ہے، بہتّر نفوس کی

اے دل! وفورِ درد سے، اشکوں کے سیل میں
اِک منقبت کہی ہے، بہتّر نفوس کی

بوسے نہ کیوں زبان کے لے، نُطق بار بار
توصیف کر رہی ہے، بہتّر نفوس کی

جو مبتلائے غم ہیں، شہادت پہ اشکبار
اُن پر عطا ہوئی ہے، بہتّر نفوس کی

ایماں ہے جن کا عشقِ نبیؐ، عشقِ اہلِ بیت
اُن کو دعا ملی ہے، بہتّر نفوس کی

حق، سچ کا درس ہیں، یہ شہیدانِ کربلا
تا حشر زندگی ہے، بہتّر نفوس کی

کی تپتی ریت پر، جو کٹی گردنوں کے ساتھ
کیا شانِ بندگی ہے، بہتّر نفوس کی

تھے جذبِ عشق سے وہ منوّر، تمام تر
دِل میں لگن لگی ہے، بہتّر نفوس کی

بجھنے دیا نہ حق کا دیا، جان دے کے بھی
ہر سمت روشنی ہے، بہتّر نفوس کی

پُرنم غمِ حسینؑ سے، زینبؑ ہے جس کی آنکھ
اُس پہ نظر ہوئی ہے، بہتّر نفوس کی

دیکھتا رہ گیا بے بس، لبِ دریا پانی

حشر تک بین کرے گا، سرِ دریا پانی
ختم ہو جائے گا اِک دن، نہ رہے گا پانی

شاہؑ کا حکم جو ملتا، چلا آتا پانی
تشنگی آپؑ کے پیاروں کی، بجھاتا پانی

آپؑ کے صبر و تحمل نے، گوارہ نہ کیا
ورنہ کربل میں نیا رنگ، جماتا پانی

روک لینے پہ بھی، رکتا نہ لعینوں سے کبھی
دوڑ کر خیمۂ مولاؑ سے، گزرتا پانی

جستجو میں سرِ کربل تھا، کہ پائے کیسے
لمس لبِ ہائے حسینؑ، آہ سسکتا پانی

تشنگی دیکھ کے معصومؑ کی، بے حد تڑپا
غم سے ساحل پہ تھا سر اپنا، پٹختا پانی

ایک قطرہ بھی نہ پینے کو، لعینوں نے دیا
دیکھتا رہ گیا بے بس، لبِ دریا پانی

گر لبِ اصغرؑ معصوم تلک آ جاتا
بے بہا فیض کی خوشبو سے، مہکتا پانی

کاش! عباسؑ سکینہؑ کو پلاتے آ کر
پھر امر ہو کے سدا، ناز ہی کرتا پانی

دستِ سرکارؐ سے کوثر کے، تمنائی تھے
اِس لئے پھر کسی پیاسے نے، نہ مانگا پانی

جام تھے کوثر و تسنیم کے، پینے والے
کس کی خواہش تھی، کہ جاتے ہوئے پیتا پانی

حُزن و فریاد کے بادل ہیں، سرِ قلبِ حزیں
اور آنکھوں کو بھگوتا ہے، سلگتا پانی

قدر و قیمت کسے معلوم، جہاں میں اِس کی
نیر کی شکل، جو آنکھوں نے بہایا پانی

قدر میں کوثر و تسنیم سے، بڑھ کر ہے یہ
غمِ شبیرؑ سے دامن کو، بھگوتا پانی

کام آیا نہ وہاں، پیاسے نبیؐ زادوں کے
تب سے ہر پل ہے، وہ جیتا، کبھی مرتا پانی

جب سے گزرا ہے الم، آلِ عبا پر زینبؑ
تب سے اک سانس سکوں کی، نہیں لیتا پانی

منقبت در شانِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ہیں زھراؓ کے لختِ جگر، غوثِ اعظمؒ
علیؓ کے ہیں نُورِ نظر، غوثِ اعظمؒ

یہاں آپ ہی کے کرم سے کٹے گا
کٹھن زیست کا یہ سفر، غوثِ اعظمؒ!

ہوئے ناخدا، آپ جن کشتیوں کے
وہ چلتی رہیں بے خطر، غوثِ اعظمؒ!

سدا چشمِ اکرام ہو، شاہِ جیلاں!
فقیروں پہ بارِ دِگر، غوثِ اعظمؒ!

ہے قائم تری حکمرانی دِلوں پر
ترا سلسلہ ہے جدھر، غوثِ اعظمؒ!

رہے آپ کا دستِ رحمت سروں پر
سدا لیں ہماری خبر، غوثِ اعظمؒ!

مِلیں آپ کو برکتیں بے بہا ہیں
نہیں اِن سے ہم بے خبر، غوثِ اعظمؒ!

وہاں فتح و نصرت کے جھنڈے گڑے ہیں
کہ جائے جہاں تک نظر، غوثِ اعظمؒ

قدم آپ کا سر پہ تسلیم کر کے
ہُوئے اولیا معتبر، غوثِ اعظمؒ!

وہ شانِ بزرگی، بیاں کر سکیں ہم
عطا ہو ہمیں وہ ہنر، غوثِ اعظمؒ!

قصیدے لکھوں آپ ہی کے برابر
ملیں فکر کو بال و پر، غوثِ اعظمؒ!

مساعی سے اُن کے قوی ہو گیا دیں
شبِ تارکی ہیں سحر، غوثِ اعظمؒ

ترے جاں نثاروں کے دونوں جہاں ہیں
عدو ہو گئے دَر بدر، غوثِ اعظمؒ!

رہوں سروری، قادری سلسلے میں
ہو عمرِ رواں یوں بسر، غوثِ اعظمؒ!

مشرف زیارت سے زینبؔ کو کر دیں
بلائیں درِ ناز پر، غوثِ اعظمؒ!

منقبت در شانِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مہرِ عالم تاب جلوہ آپؒ کا — چار سو عالم میں شُہرہ آپؒ کا

آسمانِ اولیا کے اَوج پر — اسمِ اطہر ہے چمکتا آپؒ کا

آپ میری منزلِ مقصود ہیں — ہے مبارک آستانہ آپؒ کا

تا ابد ہوں آپ ہی سے فیضیاب — ہر زمانہ ہے زمانہ آپؒ کا

سر بہ خم ہیں اولیا و اصفیا — جانتے ہیں سب وہ رتبہ آپؒ کا

وہ مقدر کا سکندر ہے، کہ جو — نام لے، کرتا ہے چرچا آپؒ کا

رب بھی اُس پر مہرباں ہے، جس نے بھی — عمر بھر دامن ہے تھاما آپؒ کا

ایک ہی دُھن ہے، ہمیں بغداد کی — ہے سمایا سر میں سودا آپؒ کا

اُڑ کے پہنچوں آستاں پر آپؒ کے — کاش آ جائے بلاوا، آپؒ کا

فاصلوں کی فکر سے ہوں ماورا — بن چکا ہے دل ٹھکانہ آپؒ کا

کاش دیکھوں میں کسی شب خواب میں — دلنشیں، دلکش مُواجہ آپؒ کا

حشر تک چھُوٹے نہ ہاتھوں سے کبھی — دامنِ رحمت، وسیلہ آپؒ کا

"میرے پیرو پر جہنم ہے حرام" — شوق افزا ہے یہ مُژدہ آپؒ کا

دستگیری کو ہیں آئے بالیقیں — نامِ نامی جب پکارا آپؒ کا

سن رہے تھے اِنس و جاں، باہم وہاں — وعظ تھا کیا روح افزا آپؒ کا

خوش نصیبی کا ملا مُژدہ اُسے　　جس نے بھی لکھا قصیدہ آپؒ کا
سیکھ لیتا ہے مریدِ قادری　　شاہبازی کا طریقہ آپؒ کا
سچ سنا تو راہزن تائب ہوئے　　کیا کرشمہ تھا وہ آقا آپؒ کا
پیر و مرشِد آپ ہی زینبؔ کے ہیں　　اِس کے لب پر ہے ترانہ، آپؒ کا

منقبت در شانِ شاہِ جیلاں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ترے نام سے جڑا ہے، مرا نام غوثِ اعظمؒ
تری عظمتوں پہ قرباں، یہ غلام غوثِ اعظمؒ

سرِ حشر تیری نسبت ہی، مرا احصار ہوگی
نہ سوال سخت ہوں گے، نہ کلام غوثِ اعظمؒ

ہو جسے یہاں میسر، ہے بڑے نصیب والا
ترے عشق کا چھلکتا، کوئی جام غوثِ اعظمؒ

مجھے ہر قدم ضرورت، ترے مہر و لطف کی ہے
میں ذرا جو لڑکھڑاؤں، مجھے تھام غوثِ اعظمؒ

سرِ بزم علم و عرفاں، کہ گہر لٹا رہے ہیں
کبھی بانٹتے ہیں سب کو، سرِ عام غوثِ اعظمؒ

ہیں امیدوار ہم بھی، تری بخشش و عطا کے
ترے جُود اور سخا کو، ہے سلام غوثِ اعظمؒ

ترے روضۂ مبارک، کی نصیب حاضری ہو
اِسی جستجو میں ہم بھی، ہیں مُدام غوثِ اعظمؒ

تو اگر قبول کرلے، مری عاقبت بنا دے
مرا ہدیۂ عقیدت، یہ کلام غوثِ اعظمؒ

مجھے دفعتاً مصائب نے کبھی جو آن گھیرا
مرے لب پہ آگیا ہے، ترا نام غوثِ اعظمؒ

وہ خطاب وجد آور، وہ کرامتیں الوہی
ہیں نرالے وصف سارے، ترے کام غوثِ اعظمؒ

تو حبیبِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے، تو علیؓ کا لاڈلا ہے
ترا گلشن نبیؐ میں، ہے مقام غوثِ اعظمؒ

ترا ہر ولی کی گردن، پہ ہے پائے سعد و اطہر
تو ہے پیشوا سبھی کا، تو اِمام غوثِ اعظمؒ

ترے سلسلے پہ آفتاؔ، ہے خدا کی خاص رحمت
ہے غلام قادری کا، یہ انعام غوثِ اعظمؒ

ترے سامعیں میں شامل، تھے جہاں میں انس و جاں بھی
تری ذات کے تصدّق، ہیں تمام غوثِ اعظمؒ

ہے تری مرید زینبؔ، بڑی خوش نصیب، آفتاؔ
ترے لطف سے ہے پایا، یہ مقام غوثِ اعظمؒ

منقبت در شانِ محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی رحمۃ اللہ علیہ

کرم ہو بے کس ولاچار پر، محبوبِ سبحانیؒ
بلالیں درگہِ انوار پر، محبوبِ سبحانیؒ

تصدّق ہم ترے کردار پر، محبوبِ سبحانیؒ
کہیں اخلاق کے معیار پر، محبوبِ سبحانیؒ

کہیں تو سامعیں بے خود ہیں، اِس شانِ خطابت پر
کہیں شیرینیٔ گفتار پر، محبوبِ سبحانیؒ

عطا کر دیں لمحے میں ولایت، ہے سخا ایسی
بٹے عرفاں درِ ضوبار پر، محبوبِ سبحانیؒ

خطابت کے تاثر میں ہیں گم، سب اہلِ دل لیکن
نظر ہے وعظ کے اَسرار پر، محبوبِ سبحانیؒ

ترے فیضِ نظر سے زائریں، سرشار ہو جائیں
سکوں پائیں درِ انوار پر، محبوبِ سبحانیؒ

جِلائے مردہ دِل لاکھوں، مرا دل بھی جِلا دینا
کرم ہو جائے مجھ بیمار پر، محبوبِ سبحانیؒ

بدل قسمت مری، اپنے تصرف سے شہِ جیلاںؒ
کُھلے بابِ کرم نادار پر، محبوبِ سبحانیؒ

جماعت میں رہوں تا زیست شامل، مرشدِ کامل
نظر ہو میرے قلبِ زار پر، محبوبِ سبحانیؒ

ازل سے لوح پر تحریر ہیں، ہم جاں نثاروں میں
بِکیں کیوں دِرہم و دینار پر، محبوبِ سبحانیؒ

اگر مانگیں مدینے کی دُعا، اُن کے وسیلے سے
وہ پہنچا دیں درِ سرکار پر، محبوبِ سبحانیؒ

محیٔ الدیں لقب پایا ہے، دیں کو زندگی بخشی
کہیں سب مرحبا! کردار پر، محبوبِ سبحانیؒ

مریدوں میں ہے شامل آپ کی، یہ پُر خطا زینبؔ
ہے نازاں قسمتِ بیدار پر، محبوبِ سبحانیؒ